وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ

(سورۃ الطلاق ۶۵:۳)

اور جو خدا پر بھروسہ رکھے گا تو وہ اس کو کفایت کریگا

(فتح الحمید)

مفصل

وسیلۂ نجات

تحقیق، ترمیم و ترتیب

حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ

نقشبندی مجدّدی توکّلی دامت برکاتہٗ

Zikra Foundation Trust (Regd.)
ذکریٰ فاؤنڈیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
علمی و تحقیقی ادارہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ

﴿ سورة الطلاق ؛ ۶۵:۳ ﴾

ترجمہ: اور جو خدا پر بھروسہ رکھے گا تو وہ اس کو کفایت کریگا۔ ﴿فتح الحمید﴾

مفصّل

وسیلۂ نجات

شَجْرَۂ عالِیَہْ

خاندان نقشبندیہ مجدّدیہ توکلّیہ محبوبیہ حبیبیہ مظہریہ

تصنیف لطیف

حضرت میر سیّد محمد یوسف علی شاہ نقشبندی مجدّدی توکلّیؒ م ۱۹۲۲ء

تحقیق، ترمیم و ترتیب

حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت برکاتہٗ

سابق چئیرمین : شعبہ عربی زبان و ادب، پنجاب یونیورسٹی لاہور

چئیرمین : ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ) لاہور

ناشر: ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ) لاہور ملتان روڈ، سندر اڈا، سندر رائیونڈ روڈ ایک کلومیٹر، لاہور

Marfat.com

(جملہ حقوق بحق ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ) لاہور محفوظ ہیں)

نام کتاب : مفصل وسیلۂ نجات : شجرہ عالیہ خاندان نقشبندیہ مجدّدیہ توکلّیہ محبوبیہ حبیبیہ مظہریہ

تصنیف حضرت میر محمد یوسف علی شاہ نقشبندی مجددی توکلی دہلوی م ۱۹۲۲ء

تقدیم، ترمیم و ترتیب: حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت برکاتہٗ

(۱) سابق چیئرمین شعبۂ عربی زبان و ادب پنجاب یونیورسٹی لاہور

(۲) بانی چیئرمین ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ) لاہور

ناشر : ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ) لاہور

مطبع : یونائیٹڈ آرٹ پرنٹرز، ۱۴۔ ایبٹ روڈ، لاہور

طباعت اوّل : ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ/اپریل ۲۰۰۹ء

تعداد : پانچ سو (۵۰۰)

قیمت : اندرون پاکستان : ۳۰۰ روپے بیرون پاکستان : U.S.$ 15

ملنے کا پتہ : ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ) لاہور

ملتان روڈ، سندر اڈہ، سندر رائیونڈ روڈ ایک کلومیٹر، لاہور

رابطہ : (92-42-5424988) zikrafoundation_pk@hotmail.com

ISBN 969- 8960-24-7

لائبریری کیٹلاگ کارڈ

۱۔ مفصل وسیلۂ نجات : شجرہ عالیہ خاندان نقشبندیہ مجدّدیہ توکلّیہ محبوبیہ حبیبیہ مظہریہ

۲۔ تصنیف: حضرت میر محمد یوسف علی شاہ نقشبندی مجددی توکلی دہلوی م ۱۹۲۲ء

لاہور، یونائیٹڈ آرٹ پرنٹرز، ۱۴ ایبٹ روڈ ۲۰۰۷ء ۔ ۱۔ پاکستان (۱۹۵۷ء ـــ ۲۰۰۷ء) ۲۔ تصوف ۳۔ شجرات سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

۳۔ تقدیم، ترمیم و ترتیب : حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی مجددی توکلی دامت برکاتہ

۴۔ شجرۂ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ توکلیہ محبوبیہ حبیبیہ مظہریہ کلاڈ نمبر: ۹۲۲٫۹۷

All rights reserved. No part of this book may be reprinted, reproduced or utilized in any form by any electronic, mechanical, or other means, now known or hereafter invented, including photocopying and recording, or in any information storage or retrieval system, without permission in writing from the writer.

Marfat.com

ترتیب

نمبر شمار	مضمون	تحریر	صفحہ نمبر
1-	منقبت پیر طریقت حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر دامت بر کاتھم العالیہ	ابوالبقاء بشیر احمد قدرآفاقی ایم اے	6
2-	حرف اوّل	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر	8
3-	حضرت میر سیّد یوسف علی شاہ نقشبندی مجددی توکلی دہلوی ثم انبالویؒ	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر	11
	(i) حواشی		33
	(ii) مراجع		40
4-	قطب الارشاد مجدّدِ زمان خواجہ محبوب عالم نقشبندی مجدّدی توکلیؒ:	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر	
	(i) احوال زندگی		42
	حواشی		56
	(ii) ازواج واولاد		103
	حواشی		106
	(iii) تلامذہ		113
	حواشی		119
	(iv) خلفاء		122
	حواشی		126
	(v) تصانیف		130
	(vi) سنین حیات		133
5-	حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانیؒ کے نزدیک آداب پیر کا بیان	حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ	140

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	تحریر	صفحہ نمبر
6-	حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانیؒ کے نزدیک پیروں کیلئے خاص ہدایات	حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ	150
7-	حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانیؒ کے نزدیک فوت شدہ لوگوں کو ایصال ثواب کرنے کا شرعی جواز اور اس کا طریقہ	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ	153
8-	ایصال ثواب اور اس کا طریقہ	حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ	165
9-	قطب الارشاد قیوم زمان حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندی کی مفصّل دُعائے ایصال ثواب	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ	171
10-	قطب الارشاد قیوم زمان حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ کی مختصر دعائے ایصال ثواب	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ	175
11-	شجرۂ طریقت کی شرعیّت واہمیّت حواشی	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ	176 204
12-	شجرۂ طریقت پڑھنے کی ہدایت اور تاکید	حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ	209
13-	اسماءُ السّاداتِ اھلُ البدرؓ	ابن ہشام	211
14-	فضائل سلسلہ عالیہ نقشبندیہ	حضرت مجدد الف ثانیؒ	232
15-	فِی سَبِیلِ الدَّعوَةِ النَّقشَبندِیَّةِ	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ	240
	(۱) حرفِ دعا	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ	240
	(۲) حرفِ دعوت	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ	245
	(۳) حرفِ تربیت	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ	248
	(۴) حرفِ مقصودِ طریقت	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ	250
	(۵) حواشی (حرفِ مقصودِ طریقت)		254

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	تحریر	صفحہ نمبر
16-	مناجات: خدایا نور سے اپنے مرے دل میں ضیاء کردے	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر	257
17-	نعت شریف : بنا ساری خدائی سے محمد مصطفےٰ پہلے	حضرت مولانا محمد طیب توکلیؒ	260
18-	نعت شریف: دو عالم کے تم رہنما بن کے آئے	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر	261
19-	مختصر شجرۂ طریقت	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر	262
20-	متن وسیلہ نجات / شجرہ طریقت	حضرت میر سیّد محمد یوسف علی شاہ توکلیؒ	264
21-	مناقب شریف		271
	(i) منقبت : حضرت خواجہ سیّد محمد توکل شاہ نقشبندیؒ	عبدالواحد واحدؔ توکلیؒ	271
	(ii) منقبت: حضرت خواجہ محبوب عالم ہاشمی نقشبندیؒ	خلیفہ محمد کریم نقشبندیؒ	273
	(iii) منقبت: قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر	275
	(iv) منقبت: قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر	278
	(v) منقبت: قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر	282
22-	ختمات شریفہ معمولات حضرت قطب الارشاد علیہ الرحمۃ	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر	284
23-	جدول وفیات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ توکلیہ محبوبیہ حبیبیہ رحمۃ اللہ علیھم	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر	292
24-	اشاریہ	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر	305

Marfat.com

منقبت

پیر طریقت حضرت پروفیسر
سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ

نتیجہء فکر: ابوالبقاء بشیر احمد قدرؔ آفاقی ایم اے

حضرتِ مظہرؔ، کبیر احمد، شـــہِ روشن ضمیر　　نقشبندی سلسلہ کے صاحب ارشاد پیر

عالم و عارف، فقیہہ و سیّدِ عالی نسب　　خوش بصیرت، خوب سیرت، جانِ حکمت، خوش لقب

اپنے شیخ عالی ہمّت کی عجب تصویر ہیں　　وہ حبیب اللہ کے علم و فضل کی تنویر ہیں

علم و حکمت، موعظت کے موتیوں کی کان ہیں　　در جہان کشف و استدلال اک برہان ہیں

فیض ساماں، فیض بار و فیض سے معمور ہیں　　نور افشانی میں گویا مثل کوہ طور ہیں

Marfat.com

آ گیا جو ان کے در پر جھولیاں بھر کر گیا   جبر و نخوت کا پجاری ان کے ہاں مر کر اٹھا

وہ رقابت کی روش سے دور رہتے ہیں سدا   سامنے رہتا ہے عالی شان قصد و مدعا

فیض و تربیت میں ہو سکتا نہیں یاں انحراف   جو ملا جھک کر ہمیشہ کر دیا اس کو معاف

گلستان عالی ظرفی کی ہیں پر سطوت بہار   سالکوں کے حق میں ہیں وہ اخلاص کا اک لالہ زار

ان کی خوشبو سے دل ہر غمزدہ ہشاش ہے   ان کے قدموں کی فضا میں ہر دکھی بشاش ہے

ہیں بشیر احمد قدّر پر مشفق و صد مہرباں   جو ہے فیض شیر ربانی کا اک طرفہ نشاں

Marfat.com

حرفِ اوّل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ توکلّیہ محبوبیہ حبیبیہ کے شجرۂ طریقت کی طبع جدید اس سلسلۂ عالیہ کے متوسلین کرام کی خدمت میں ہدیہ ہے۔ اس کے مشمولات مختصر تعارف وتوضیح کے ساتھ ترتیب وار درج ذیل ہیں۔

۱۔ شجرۂ طریقت کے منظومۂ یوسفی کی قبولیت

حضرت میر سیّد محمد یوسف علی شاہؒ سرخیل سلسلۂ عالیہ توکلّیہ حضرت خواجہ سیّد محمد توکل شاہ انبالویؒ م ۱۳۱۵ھ/ ۱۸۹۷ء کے برگزیدہ خلفاء میں شمار ہوتے ہیں۔ انہوں نے اس شجرۂ طریقت کو آپؒ کی اجازت سے اردو زبان میں نظم کر کے آپؒ کے حضور پڑھا اور شرفِ قبول پایا۔ یہاں تک کہ آپؒ کے تمام خلفاء اور متوسلین، شجرۂ طریقت کے اسی منظومہ کو پڑھتے آئے ہیں۔ چنانچہ سرخیل سلسلۂ عالیہ محبوبیہ حضرت خواجہ ابوالہاشم محمد مصطفےٰ محبوب عالم نقشبندیؒ م ۱۳۳۵ھ/ ۱۹۱۷ء اور سرخیل سلسلۂ عالیہ حبیبیہ حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ قدس سرہٗ م ۱۳۷۹ھ/ ۱۹۶۱ء اور ان کے خلفاء ومتوسلین بھی اسی منظومہ کو پڑھتے رہے ہیں۔ لہٰذا اس منظومہ کی جو قبولیت، برکت اور فضیلت تواتر اور تسلسل سے ہم تک پہنچی ہے، کسی اور منظومہ کو حاصل نہیں، اس لئے یہ منظومہ ہی اس شجرۂ طریقت کی اصل منظومہ ہے اور اسے ہی پڑھنا چاہیے۔

Marfat.com

۲۔ مختصر شجرۂ طریقت منظومہ از مرتب

مرتب نے اپنے مزاج کے مطابق اس شجرۂ طریقت کے انتالیس (۳۹) بابرکت اسمائے بزرگان کو اختصار کے ساتھ دس اشعار میں بزبان فارسی نظم کیا ہے۔ مقصود محض یہ ہے کہ مختصر سے مختصر وقت میں اسے پڑھا جاسکے اور اس کے اسمائے بزرگان کا ورد کرنا اور حفظ کرنا آسان ہو۔

حضرت طیبؒ کی نعت چونکہ محبوبی شجرہ شریف میں شامل تھی لہٰذا اسے برقرار رکھا گیا۔

مرتب کی نعت:

”دو عالم کے تم رہنما بن کے آئے“

قبلہ گاہی حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہؒ کے حضور مقبول ہوئی تھی اور انہوں نے ازراہِ لطف فرمایا تھا: ”یہ نعت ہمارے شجرہ شریف میں آئے گی۔“ چنانچہ آپؒ کی وفات اکتوبر ۱۹۶۱ء کے بعد آپؒ کے شجرۂ حبیبیہ کی اولین طباعت اکتوبر ۱۹۶۲ء میں ہوئی تو آپؒ کی حسب ہدایت اس میں یہ نعت شامل کی گئی تھی، اس لئے اسے بحال رکھا گیا ہے۔

حضرت واحدؒ نے حضرت خواجہ سید محمد توکل شاہ انبالویؒ کی جو مدح لکھی ہے گزشتہ طباعتوں کا زیور تھی۔ اس لئے اسے برقرار رکھا گیا ہے۔ نیز یہ بارگاہِ محبوبؒ و حبیبؒ میں مقبول اور وردِ زبان تھی۔

حضرت صوفی محمد کریمؒ، حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کے خلفاء میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنے پیشوا کی شان میں جو اشعار لکھے ہیں ان کی بارگاہ میں مقبول ہوئے تھے۔ متوسلین سلسلۂ محبوبیہ خصوصاً قبلہ گاہی حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہؒ انہیں محبت سے پڑھا یا

Marfat.com

کرتے تھے اور شجرہ شریف کی پہلی طباعتوں میں موجود تھے لہٰذا برقرار رکھے گئے۔

قبلہ گاہی حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ علیہ الرحمۃ کی شان میں مرتب کی گئی دو منقبتیں جو گزشتہ طباعت میں درج تھیں مزید اصلاح و اضافہ کے ساتھ برقرار رکھی گئی ہیں اور ایک جدید منقبت مزید شامل کی گئی ہے۔

اس شجرۂ طیبہ کا پیارا نام ''وسیلۂ نجات'' قطب الارشاد، بایزید زمان حضرت خواجہ محمد مصطفےٰ محبوب عالم ہاشمی قدس سرّہ م۱۳۳۵ھ/ ۱۹۱۷ء کا تجویز فرمودہ ہے۔ جو آپؒ کی دیگر کتب شریفہ ''ذکر خیر''، ''ذکر کثیر''، ''خیر الخیر''، ''خیر کثیر'' اور ''تنویر الابصار'' وغیرہ کے اسمائے مبارکہ کی طرح بے عدیل و بے مثیل ہے اور شجرۂ طریقت کے اصل تصور اور حقیقی مفہوم کا صحیح ترجمان ہے۔ لہٰذا اس نئی طباعت میں اس اسم مبارک کو اسی طرح برقرار رکھا گیا ہے جیسا کہ اس سے پہلے کی طباعتوں میں یہ موجود رہا ہے۔

اللّٰہ جلّ شانہ میری اس کوشش کو قبول فرمائے اور اسے حسن تاثیر سے نوازے۔ آمین!

مرتب

سیّد محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت برکاتہٗ

Marfat.com

حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی

میر سیّد محمّد یوسف علی شاہ
نقشبندی مجدّدی توکّلی دہلوی ثم انبالویؒ

(مصنف: دُعائے منظوم شجرۂ طیّبہ طریقہ نقشبندیہ مجدّدیہ توکّلیہ)

تعارف اور حضرت میر سیّد محمد یوسف علی شاہ نقشبندیؒ کا خواجہ خواجگان حضرت سیّد محمد توکّل شاہ نقشبندی مجدّدی انبالویؒ کے ممتاز خلفاء میں مقام و مرتبہ

آپؒ کا اسم گرامی سیّد محمد یوسف علی شاہؒ ہے مگر عام روایت میں میر یوسف علی شاہ کے نام سے معروف ہوئے ہیں(۱)۔ حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ (م ۱۸۹۷ء) کے تمام سوانحاتی تذکروں ملفوظات توکّلی، تذکرہ توکلّیہ، کمالات توکّلی، ذکر خیر اور تذکرہ مشائخ نقشبندیہ میں آپؒ کا ذکر ایک مقرب اور معتبر راوی کی حیثیت سے کیا گیا ہے(۲)۔ مگر اس کے باوجود آپؒ کے حالات با قاعدہ تفصیل سے کہیں نہیں ملتے البتہ جو تھوڑے بہت دستیاب ہوئے ہیں وہ انہی مذکورہ بالا تذکروں کے حوالے سے ذیل میں درج کیے گئے ہیں۔

Marfat.com

میر سیّد محمد یوسف علی شاہؒ دہلی کے رہنے والے تھے مگر بوجوہ انبالہ چھاؤنی میں آ کر آباد ہو گئے تھے (۳)۔آپؒ کا شمار حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ کے قریب ترین اشخاص میں ہوتا ہے۔آپؒ نے اپنے پیشوائے پاک کی طویل عرصہ تک صحبت اٹھائی تھی (۴)۔حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ کے خاص مقرّب اور رازدان کی حیثیت اختیار کر گئے یہاں تک کہ خلافت طریقت سے بھی سرفراز ہوئے بلکہ آپؒ کا شمار ممتاز خلفائے توکلّیہ میں ہوتا ہے۔اگرچہ مولانا نور احمدؒ کے بقول آپؒ کو خلافت وکالتاً حاصل تھی اصالتاً حاصل نہ تھی (۵)۔مولانا نور احمدؒ میر سیّد محمد یوسف علی شاہؒ کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ جب حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ نے اپنے پیشوا حضرت خواجہ قادر بخش جہان خیلانیؒ (م ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۷ء)(۶) کا سالانہ عرس شریف اپنے دادا پیر حضرت حاجی محمود علی جالندھریؒ (م ۱۳۰۶ھ/۱۸۹۱ء) کے حکم پر اپنے ہاں انبالہ شریف میں منعقد کروانا شروع کیا (۷) تو اس میں جن لوگوں کو اس تقریب کا مہتمم مقرر فرمایا ان میں میر سیّد محمد یوسف علی شاہؒ کا اسم گرامی خاص طور پر شامل تھا۔جبکہ دیگر حضرات میں حکیم فخر الدین خان دہلویؒ، حکیم محمد سمیع الدین خان دہلویؒ، خلیفہ محفوظ علی خانؒ اور شیخ محمد صدیق دہلویؒ سوداگر شامل تھے (۸)۔ چنانچہ مولانا نور احمدؒ کے یہ فقرات خاص طور پر حضرت میر سیّد محمد یوسف علی شاہؒ کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں:

''آخری ایّام میں حضرت خواجہ صاحب انبالویؒ کے شیخ طریقت حضرت

Marfat.com

خواجہ قادر بخش جہان خیلانیؒ کے عرس کا بندوبست یہ (میر سیّد محمد یوسف علی شاہؒ) کیا کرتے تھے"(۹)۔

حضرت خواجہ قادر بخش جہان خیلانیؒ کے سالانہ عرس ہی کی بات نہیں بلکہ حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ کے زمانہ حیات میں بھی آپؒ کی خانقاہ کا جملہ انتظام وانصرام میر سیّد محمد یوسف علی شاہؒ ہی کے سپرد تھا۔ حضرت خواجہ صاحب انبالویؒ ہر معاملے میں ان سے مشورہ کرتے تھے اور اکثر امور کا بندوبست انہی کو سونپتے تھے۔ یہاں تک کہ ۱۸۸۷ء میں حضرت خواجہ محبوب عالمؒ جو اپنے دور کے ممتاز عالم دین اور برگزیدہ مفتی تھے، خانقاہ عالیہ توکلیہ میں پہنچے، درویشی اختیار کی اور رہائش پذیر ہوئے۔ پھر ڈاکٹر عبدالرحمٰن نے دو روپے اور حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ نے ایک چونی آپؒ کو دی تا کہ مدرسہ عالیہ اسلامیہ توکلیہ جاری ہو تو اس وقت بھی حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ نے مدرسہ کا انتظام وانصرام میر سیّد محمد یوسف علی شاہؒ کے سپرد کیا۔ اس بارے میں صاحب ذکر خیر کا بیان حسب ذیل ہے:

"آپؒ (حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ) نے سیّد محمد یوسف علی شاہؒ کو جو آپؒ سے بہت انس رکھتے تھے اور آپؒ اکثر کاموں میں اُن سے رائے لیتے اور انہی کے سپرد کر دیتے تھے یہ کام بھی ان کے سپرد کیا۔ انہوں نے بندہ (حضرت خواجہ محبوب عالمؒ) کی تنخواہ مقرر کی اور کام مدرسہ کا جاری ہو گیا۔ طلباءِ بیرونی قرآن شریف اور کتابوں کے پڑھنے والے آنے لگے۔ ایک حافظ مقرر ہوا اور ایک مدرس فارسی کا ہو گیا۔ فقیر کو علوم عالیہ کی تعلیم اور فتویٰ نویسی کے واسطے مقرر کیا گیا اور توکلی مدرسہ خوب جاری ہوا"(۱۰)۔

Marfat.com

میر سیّد محمد یوسف علی شاہؒ اہم ترین مسائل کے حل اور واقعات کے بیان کے بارے میں حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ کے ارشادات اور نظریات کے معتبر راوی ہیں۔ چنانچہ مولانا نور احمدؒ سر سیّد احمد خان کے بارے میں خواجہ صاحب انبالویؒ کے ارشاد مبارک کو میر سیّد محمد یوسف علی شاہؒ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

''میر سیّد محمد یوسف علی شاہ دہلویؒ جو حضرت صاحبؒ کے فدائی مرید ہیں، کہتے ہیں کہ ایک دن لدھیانہ کے ایک مولوی صاحب آئے اور سر سیّد احمد خان کی نسبت فتویٰ چاہا۔ آپؒ (خواجہ صاحب انبالویؒ) نے فرمایا کہ علمائے دین سے پوچھو۔ یہ ہمارا کام نہیں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ ہم نے تو آپؒ سے پوچھنا ہے اور ہمارا آپؒ کے ہی قول پر اعتماد ہے۔ آپؒ نے فرمایا: ''وہ سیّد ہے اس سے کہہ دو کہ اٰمنت باللہ پڑھ لے'' (۱۱) سبحان اللہ حضرت توکل شاہ صاحبؒ کے ارشاد سے سر سیّد احمد خان کو توبہ کی توفیق ہوگئی۔ انہوں نے تفسیر حقانی کے مصنف مولانا عبدالحق حقانیؒ کے ہاتھ پر مرض وفات میں توبہ کی اور پھر ان کا یہ توبہ نامہ ایک عرصہ تک تفسیر حقانی کے پیچھے طبع ہوتا رہا'' (۱۲)۔

میر سیّد محمد یوسف علی شاہؒ کے بارے میں ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے سیّد اکرام حسینؒ لکھتے ہیں:

''مجمع میں سے کسی کے قلب میں (سلوک کے بارے میں) وسوسہ پیدا ہوا تو آپؒ (حضرت خواجہ توکل شاہ صاحبؒ) نے میر سیّد یوسف علی شاہؒ کو مخاطب کر کے فرمایا: یوسف شاہؒ! سلوک طے ہو جانا کچھ مشکل نہیں۔ سلوک تو اتنی دیر میں طے ہو سکتا ہے جتنی دیر میں گھوڑے کا سوار اپنا پاؤں گھوڑے کی

Marfat.com

رکاب میں رکھے اور دوسرا پیٹھ پر نہ رکھنے پائے تو سلوک کے کل مقامات طے ہو جائیں۔ لیکن کیا کریں ایسا حکمِ خداوندی اور مشیتِ الٰہی کے بغیر کوئی نہیں کرسکتا''(۱۳)۔

حضرت میر سیّد محمد یوسف علی شاہؒ کی باطنی ترقی کا حضرت خواجہ صاحب انبالویؒ کو کس قدر خیال رہتا تھا درج ذیل روایت سے واضح ہے:

''ایک دن ارشاد ہوا کہ ہم گویا مراقبہ میں قلندر صاحبؒ (حضرت بوعلی قلندرؒ) سے ملے۔ قلندر صاحبؒ نے اپنے کسی آدمی کے لئے سفارش کی اور ہم نے (ان سے) میر سیّد محمد یوسف علی شاہؒ کی سفارش کی۔ سبحان اللہ! حضورؒ کو اپنے مریدوں کا کتنا خیال تھا''(۱۴)۔

ایک مرتبہ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ نے، جو حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ کے مخلص مرید اور خلیفہ اعظم ہیں، محفل میلاد میں بوجوہ قیام نہ فرمایا تو میر سیّد محمد یوسف علی شاہؒ نے حضرت خواجہ صاحب انبالویؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ مولوی صاحبؒ نے محفل میلاد میں قیام نہیں کیا۔ مختصراً یہ کہ حضرت خواجہ صاحبؒ انبالوی نے حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کو فرمایا:

''تم اس نیت سے قیام کر لیا کرو کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے وقت حیوانات، نباتات، ملائک، حجر و شجر غرض تمام موجودات کی روحانیت نے آنحضرت ﷺ کی تعظیم کے واسطے قیام کیا تھا ہم اس کی نقل کرتے ہیں اور اس قسم کی نقل شریعت میں منع نہیں۔ دوسرا قیام کے وقت یہ مراقبہ کر لیا کرو کہ رسول

Marfat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض میرے دل میں آ رہا ہے'' (۱۵)۔

چنانچہ حضورؒ کی اس تقریر کے بعد دونوں اصحاب مطمئن ہو گئے اور خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ نے محفل میلاد میں قیام کرنا شروع کر دیا۔

مولانا نور بخش توکلیؒ تحریر کرتے ہیں کہ حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ سیّد ہونے کی وجہ سے میر صاحبؒ کا بہت احترام کرتے تھے۔ چنانچہ ان کا بیان ہے:

'' مولوی ظہور الدینؒ کا بیان ہے کہ حضرت شاہ صاحبؒ (خواجہ توکل شاہ انبالویؒ) سیّد اور مولوی کی بہت عزت فرماتے تھے۔ میر یوسف علی شاہ صاحبؒ چھاؤنی (انبالہ) والے آپؒ کے خاص مریدوں میں تھے مگر آپؒ سیّد ہونے کی وجہ سے ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ ان کی طرف پشت تک نہ کرتے تھے۔ ایک روز آپؒ کا سانس اکھڑا ہو گیا۔ رات کے دس بجے تھے۔ تکلیف زیادہ تھی میں اتفاقاً حاضر خدمت ہوا اور پاؤں مبارک کی طرف بیٹھ گیا۔ فوراً مجھ کو (آپؒ نے) سر مبارک کی طرف کھینچ لیا۔ فرمانے لگے سیّد ہو؟ صوفی ہو؟ مولوی ہو؟ میرا خیال تھا کہ اس وقت مولوی ہو تو بہتر ہے تو (مولوی ظہور الدین) ہی آ گیا۔ یعنی آپؒ نے اس خیال کے تحت کہ جو خادم پاؤں کی جانب آ کے بیٹھا ہے وہ کہیں میر سیّد یوسف علی شاہؒ نہ ہوں مولوی ظہور الدین کو فوراً اپنے سرہانے کی طرف کھینچ لیا۔ یہ تھا میر صاحبؒ کا ادب ان کے سیّد ہونے کی وجہ سے۔ تھوڑے عرصہ میں حضورؒ کو اس تکلیف سے آسائش مل گئی اور سانس دہرا آنے لگا (۱۶)۔

Marfat.com

شیخ طریقت کی مرض وفات کے وقت خدمات

حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ کی مرض وفات میں جو لوگ آپؒ سے بہت قریب تھے۔ میر سیّد یوسف علی شاہؒ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے۔اس ضمن میں چند واقعات حسب ذیل ہیں۔

حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ نے میر سیّد یوسف علی شاہؒ سے اپنے وصال کا ذکر یوں فرمایا:

''ہماری روح عشق الٰہی وچ موج کر دی جاندی اے۔ہم کہتے ہیں ذرا ٹھہر جا ابھی دیر ہے۔۔۔'' (۱۷)۔

پھر فرمایا:

''یوسف شاہ! آخر ایک دن چلنا ہے مگر تم کیوں گھبراتے ہو۔اولیاء اللہ مرتے نہیں ہیں البتہ چھپ جاتے ہیں ورنہ باطناً یہیں دنیا کی سیر کرتے رہتے ہیں'' (۱۸)۔

اسی طرح ایک مرتبہ میر سیّد محمد یوسف علی شاہؒ اور سائیں مغلی شاہؒ کی موجودگی میں ارشاد فرمایا:

''میری قبر ایسی جگہ ہونی چاہئے جہاں پرندوں کی بیٹ وغیرہ سے محفوظ رہے'' (۱۹)۔

حضرت خواجہ صاحب انبالویؒ کے آخری وقت میں جو خدّام آپؒ کی خدمت میں حاضر تھے۔ان میں خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ، مولوی عبد الرحیم مسکینؒ، سائیں مغلی شاہؒ، خلیفہ مظفر علی خانؒ، حاجی کریم بخشؒ، حاجی غلام محمد اور میر سیّد محمد یوسف علی شاہؒ شامل تھے (۲۰)۔

''۳ ربیع الاول کو حضرت (خواجہ توکل شاہ صاحب انبالویؒ) کے بائیں ہاتھ پر

Marfat.com

تشنج پڑا تو آپؒ نے میر سیّد محمد یوسف علی شاہؒ کو فرمایا کہ دم کرتے رہو‘‘ (۲۱)۔

حضرت خواجہ صاحب انبالویؒ کے آخری وقت میں میر صاحب کو آپؒ کے حضور دلائل الخیرات پڑھنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ یہ واقعہ کچھ یوں ہے:

’’حضرت صاحبؒ کی چار پائی دالان سے صحن میں لائی گئی۔ حضرت صاحبؒ کبھی اٹھتے تھے کبھی لیٹ جاتے تھے۔ دو خادم لٹاتے اور بٹھاتے تھے۔ میر صاحبؒ نے خیال کیا کہ اس وقت ملائکہ اور ارواح پاک کا نزول ہو رہا ہے۔ اس لئے حضورؒ تعظیم کے واسطے اٹھتے ہیں۔ چنانچہ میر صاحبؒ نے دلائل الخیرات پڑھنا شروع کی کہ اگر تعظیم ہی ہے تو دلائل الخیرات کی تلاوت کے دوران کسی کی تعظیم نہ کریں گے۔ چنانچہ جب تک میر صاحبؒ دلائل الخیرات پڑھتے رہے حضرت صاحبؒ نہ اٹھے اور توجہ سے سنتے رہے۔ جب پڑھ چکے تو پھر اٹھنا اور لیٹنا شروع کر دیا‘‘ (۲۲)۔

پھر آپؒ نے اشارہ سے فرمایا: صاف کپڑے پہناؤ۔ چنانچہ پہنا دیئے گئے۔ پھر آپؒ نے تیمّم کے لئے اشارہ فرمایا چنانچہ فوراً تیمّم کرا دیا گیا۔ پھر پوچھا کیا نماز کا وقت ہے؟ میر سیّد محمد یوسف علی شاہؒ نے عرض کیا حضور نماز کا وقت تو نہیں آپؒ اللہ کی طرف دھیان کریں (۲۳)۔

اسی حالت میں حضرت صاحبزادہ عبدالخالق جہان خیلاں شریف آپؒ کے سرہانے کی طرف آ کر شجرہ شریف سنانے لگے۔ آپؒ نے اشارہ فرمایا: ہوں۔۔۔ ہوں۔۔۔ یعنی مت پڑھو۔ وہ خاموش ہو گئے (مطلب یہ کہ اللھم الرفیق الاعلی کا وقت ہے۔ طویل شجرہ سننے

Marfat.com

کا وقت نہیں، آخری دم ہے۔) حضورؒ کی شدّت مرض دیکھ کر میر سیّد یوسف علی شاہؒ نے رونا شروع کر دیا تو آپؒ نے فرمایا:

''او۔۔تو بس بھی کرتا ہے'' (۲۴)۔

حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ نے اپنی زندگی کی آخری نماز ادا فرمائی تو میر صاحبؒ آپؒ کے دائیں جانب مقتدی تھے۔اس ضمن میں درج ذیل بیان ملاحظہ فرمائیے:

''۴ ربیع الاوّل یوم چہار شنبہ کو اوّل وقت (آپؒ نے) صبح کی نماز چار پائی پر لیٹے ہوئے ادا فرمائی۔ حافظ مولا بخش صاحبؒ امام تھے (آپؒ کے) بائیں جانب مغلی شاہؒ، عبدالکریمؒ اور دائیں جانب میر سیّد یوسف علی شاہؒ مقتدی تھے'' (۲۵)۔

شیخ طریقت کی وفات کے وقت خدمات

پھر جب حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ کا وصال ہو گیا تو اہل قرب اور اہل محبت کا عجیب عالم تھا۔کسی کو کچھ ہوش نہ تھا۔مگر ایسے نازک وقت میں بھی اللہ تعالیٰ نے میر صاحبؒ کو استقامت، صبر اور ہوش وحواس خاص طور پر عطا فرمائے تھے۔

چنانچہ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ لکھتے ہیں:

''مجھے تو کچھ ہوش نہیں تھا۔نالہ وفریاد زبان سے نکلتی تھی نہ آہ وفغاں۔کچھ ایسی محویت طاری تھی کہ تحریر میں نہیں آسکتی مگر خدا جزائے خیر دے میر سیّد یوسف علی شاہؒ کو۔ایسے نازک وقت میں بھی زمام صبر ہاتھ سے نہ دی اور سب لوگوں کو تسلی وتشفی اور دلاسہ دیتے رہے اور صبر کی ہدایت کرتے رہے'' (۲۶)۔

Marfat.com

پھر جب حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ کا جنازہ رکھنے کی نوبت آئی تو اس کے لیے ایک نیا پلنگ بھی میر صاحبؒ ہی نے مہیا کیا۔ ذکر خیر میں حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ فرماتے ہیں:

''جنازہ مبارک کے واسطے چارپائی کی جو ضرورت ہوئی تو میر سیّد یوسف علی شاہؒ رو پڑے اور کہا! چارپائی لانے کا مستحق میں ہی ہوں۔ چنانچہ انہی کے غیر مستعمل (نئے) پلنگ پر نعش مبارک لٹائی گئی'' (۲۷)۔

صاحب ذکر خیر میں مزید لکھتے ہیں:

''اور تجہیز و تکفین کے متعلق جس قدر ضروریات تھیں وہ بھی سب میر یوسف علی شاہؒ کے صرف سے خریدی گئی تھیں'' (۲۸)۔

گویا تجہیز و تکفین کے مصارف کی سعادت بھی میر صاحبؒ کے حصہ میں آئی۔ سبحان اللہ کیسے خوش قسمت اور محبوب مرد تھے۔

حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ کو غسل دینے والوں میں میر یوسف علی شاہؒ شامل نہیں تھے۔ یہ فریضہ صرف خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ اور خواجہ عبدالخالقؒ نے اپنے ہاتھ سے سر انجام دیا (۲۹)۔ البتہ لحد مبارک میں رکھنے کے عمل میں میر صاحبؒ بھی شریک تھے۔ اس ضمن میں صاحب ذکر خیر کے الفاظ یہ ہیں:

''میں (خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ)، سائیں مغلی شاہؒ اور میر یوسف علی شاہؒ نے اور ایک دو دوسرے اصحاب نے بھی جو شامل تھے مگر مجھے یاد نہیں رہا، حضورؒ کو لحد میں رکھا'' (۳۰)۔

Marfat.com

شجرۂ طیبہ خاندان نقشبندیہ مجددیہ توکّلیہ کو نظم کرنے کی سعادت

خاندان نقشبندیہ مجدّدیہ توکّلیہ کے شجرہ طریقت کو نظم کرنے کا درجہ سعادت وقبولیت بھی آپؒ کو حاصل ہوا۔ مولانا نور احمدؒ میر یوسف علی شاہؒ کی زبانی اس واقعہ کو یوں بیان کرتے ہیں:

''میر صاحبؒ بیان کرتے ہیں کہ بیعت ہونے کے بعد میں شاہ عبدالرسول والی مسجد میں حاضر خدمت ہوا اور میں نے وہاں (حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ) سے شجرہ طلب کیا۔ چنانچہ آپؒ نے پنجابی زبان کا ایک شجرہ منگوا کر عنایت کیا۔ میں نے عرض کیا یہ پنجابی (زبان میں) ہے۔ اگر اجازت ہو تو میں خود شجرہ نظم کرلوں۔ فرمایا: ہم خود چاہتے ہیں کہ ایسا شجرہ ہو کہ دعا کی دعا اور شجرہ کا شجرہ۔ **ھم خرما و ھم ثواب**۔ شجرہ کے آخر میں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کے اسمائے مبارک بھی درج تھے۔ جب میں نے شجرہ لکھنا شروع کیا تو اس میں تردّد ہوا کہ یہ دو نام بھی رکھوں کہ نہ رکھوں۔ بعد نماز مغرب چھاؤنی انبالہ میں اپنے ایک تخت پر بیٹھ کر میں نے حضرت صاحبؒ کی طرف رجوع کیا تو مجھے غنودگی آگئی ایسا معلوم ہوا کہ حضرت صاحبؒ تشریف لائے ہیں اور میں شجرہ سنا رہا ہوں۔ پھر میں نے ان ناموں کے ساتھ استفسار کیا۔ فرمایا کہ ان ناموں کی ہمارے شجرہ میں ضرورت نہیں۔ جب کئی روز بعد حضرت صاحبؒ جہاں خیلاں سے واپس تشریف لائے اور میں نے ظاہر میں شجرہ سنایا پھر اسی طرح استفساراً عرض

Marfat.com

کیا تب حضرت صاحبؒ نے یہ جملہ فرمایا ''کہہ دیا ناں'' ساڈے شجرہ میں ان ناموں کی ضرورت نہیں'' (۳۱)۔

سیّد نذیر حسین شاہؒ سے روایت ہے کہ میر صاحبؒ نے جب شجرہ شریف نظم کیا تو اس میں درج ذیل اسماء نہیں تھے۔

۱۔ حضرت خواجہ ابوالقاسم گورگانیؒ / کرگانی م ۴۵۰ھ (۳۲)

۲۔ حضرت خواجہ محمد محسنؒ م ۱۱۲۷ھ (۳۳)

۳۔ حضرت خواجہ محمد عابد نقشبندیؒ م ۱۱۶۰ھ (۳۴)

حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ نے اپنے الہامی علم سے ان ناموں کا اضافہ کروایا (۳۵)۔ یہ صحیح ہے کہ نقشبندیہ سلاسل کے اکثر شجرہ جات طریقت میں ان بزرگوں کے نام درج نہیں ہیں لیکن حضرات مشائخ کے تذکرے ان ناموں کے بارے میں حضرت خواجہ توکل شاہ صاحب انبالویؒ کے الہامی علم کی تصدیق کرتے ہیں (۳۶)۔

میر سیّد یوسف علی شاہؒ نے منظوم دعائے شجرہ کے آخر میں اپنے تخلص کا جو مقطع کہا تھا وہ حسب ذیل ہے:

ابر رحمت کی ہو یوسفؔ پر ترشح حشر تک
استجب هٰذا دعائی مصطفٰی ﷺ کے واسطے (۳۷)

منشی محمد سعید خان مرید حافظ عبدالرحمٰن پنجابیؒ خلیفہ حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ نے خاندان توکّلیہ کے شجرات میں ایک خوبصورت شجرۂ مثلث کا اضافہ کیا جس کا پہلا بند حسب ذیل ہے:

۱۴۱۷۷۵

Marfat.com

یا الٰہی بادہ وحدت کا دے دے ایک جام
محو ہو جس سے دوئی ، باقی رہے بس تیرا نام
اپنی ذات لم یزل ، دائم بقا کے واسطے (۳۸)

حضرت میر سیّد محمد یوسف علی شاہؒ کے وسیلہ ءنجات پر ایک مخمس مولانا اصغر علی رادوریؒ معروف بہ حضرت جرنیل صاحبؒ خلیفہ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کے شجرہ میں بھی ہے جو نہایت خوبصورت ہے۔ حضرت جرنیل صاحبؒ کے مطبوعہ شجرہ کا نام بھی ''وسیلہ ءنجات'' ہے۔ یہ مسلم پرنٹنگ پریس، لاہور سے طبع ہوا تھا۔ اس مخمس کا پہلا بند یہ ہے:

ہاتھ میں پھیلا رہا ہوں مدعا کے واسطے
بخش دے عصیاں مرے شاہ ھُدا ﷺ کے واسطے
فضل کر یا رب محمد مجتبیٰ ﷺ کے واسطے
عیب پوشی کر مری بدرالدجیٰ ﷺ کے واسطے
شافع امت محمد مصطفٰے ﷺ کے واسطے (۳۹)

الغرض میر صاحبؒ کی یہ منظوم دعائے شجرہ اس قدر مقبول ہوئی کہ سلسلہ توکلیہ کے تمام خلفاء اور ان کے خلفاء میں ابھی تک یہی مروج معمول اور مقبول ہے۔ اور سبحان اللہ! ہے بھی بہت خوب، پُر تاثیر اور نہایت بامعنی۔ میر صاحبؒ کا ایک نہایت ہی خوبصورت شعر جو حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ کی مدح میں ہے حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ نے نقل فرمایا ہے:

دنیا ملتی ہے جدا دین جدا ملتا ہے
سچ ہے یہ شاہِ توکل سے خدا ملتا ہے (۴۰)

Marfat.com

آپؒ کی منظوم کردہ دعائے شجرہ اور مندرجہ بالا شعر سے واضح ہوتا ہے کہ آپؒ نہایت نغز گو شاعر تھے۔ آپؒ کی تاریخ ولادت، وصال، شادی اور اولاد وغیرہ کے بارے میں زیادہ معلومات زیر دست نہیں ہیں۔

حضرت میر سیّد محمّد یوسف علی شاہؒ حضرت خواجہ سیّد محمّد توکّل شاہ انبالویؒ کی پہلی زوجہ محترمہ کے اقارب میں سے تھے

برادرم سیّد نذیر حسین نے اپنے استاد گرامی حافظ جمال الدینؒ کے حوالے سے راقم کے سامنے روایت کی کہ میر سیّد یوسف علی شاہؒ حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ کی دوسری زوجہ محترمہ حضرت محمدی بیگم (۴۱) کے پہلے شوہر خدا بخش حوالدار پنشن خوار اور بروایت دیگر بابو عبدالستار کے بیٹے تھے (۴۲)۔ جبکہ حضرت خواجہ صاحب انبالویؒ کے تذکرہ نگاروں میں سے کسی نے بھی اس بات کی تصدیق یا تردید نہیں کی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت محمدی بیگم کا پہلے شوہر سے ایک فرزند تھا جس کا ذکر تذکرہ توکلیہ میں مولانا نور احمدؒ نے یوں کیا ہے:

> ''حضورؒ کی دوسری زوجہ محترمہ (حضرت محمدی بیگم) کا ایک بیٹا ان کے پہلے شوہر سے تھا چنانچہ انہوں نے انتقال کے بعد انہی کے لڑکے کو اپنا وارث تسلیم کیا اور سب نقد اس کو دے دیا کیونکہ وہ اپنے پہلے خاوند کی بہت عزت کرتی تھیں'' (۴۳)۔

''تذکرہ توکلیہ'' اور ''کمالات توکلی'' دونوں کتابوں میں حضرت محمدی بیگم کے

Marfat.com

پہلے شوہر سے ایک فرزند کا ذکر تو ہے مگر اس فرزند کا نام درج نہیں البتہ خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ نے ''ذکر خیر'' میں چھوٹی (یعنی دوسری) مائی صاحبہ کے فرزند کا نام بھی درج کیا ہے۔ آپؒ فرماتے ہیں:

> ''آپؒ (حضرت محمدی بیگم) کی تدفین کے وقت سر کی طرف سے میں نے اور پاؤں کی طرف سے (غلام حسین مائی صاحبہ کے پہلے شوہر کے بیٹے) نے پکڑ کر اور کئی ایک دیگر مخلصوں نے مل کر جنازہ مبارک لحد کے اندر رکھا'' (۴۴)۔

خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کے اس بیان سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ میر سیّد یوسف علی شاہؒ حضرت خواجہ صاحب انبالویؒ کی دوسری زوجہ محترمہ حضرت محمدی بیگم کے فرزند نہیں تھے کیونکہ حضرت محمدی بیگم کے پہلے شوہر کے فرزند کا نام غلام حسین تھا جو انکی وفات کے وقت حیات تھے اور انبالہ ہی میں مقیم تھے اور وہ چھوٹی مائی صاحبہ کی تجہیز و تکفین کے عمل میں شریک ہوئے تھے۔

البتہ راقم کی رائے میں میر یوسف علی شاہؒ حضرت خواجہ صاحب انبالویؒ کی دوسری زوجہ محترمہ سے نہیں بلکہ پہلی زوجہ محترمہ کے اقارب میں سے تھے کیونکہ درج ذیل قرائن اس طرف راہنمائی کرتے ہیں۔

۱۔ حضرت محمدی بیگمؒ کے سیّد ہونے کی کوئی روایت نہیں ملتی جبکہ حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ کی پہلی زوجہ محترمہ سیّد خادم حسین دہلوی کی دختر نیک اختر تھیں اور سیّدہ تھیں (۴۵)۔

۲۔ میر سیّد محمد یوسف علی شاہؒ سیّد تھے اور دہلی کے رہنے والے تھے اور بوجوہ انبالہ

Marfat.com

چھاؤنی میں آ کر آباد ہو گئے تھے (۴۶) اسی طرح حضرت خواجہ صاحب انبالویؒ کی پہلی زوجہ محترمہ کے والد گرامی سیّد خادم حسین دہلوی بھی دہلی کے رہنے والے تھے اور انبالہ چھاؤنی میں آ کر مقیم ہو گئے تھے (۴۷)۔

اس سے واضح ہوا کہ ان دونوں بزرگوں کے مابین مشترک عناصر حسب ذیل تھے۔

۱۔ یہ دونوں بزرگ دہلی کے رہنے والے تھے۔

۲۔ اب یہ دونوں انبالہ چھاؤنی میں مقیم تھے۔

۳۔ اوران دونوں کا قریبی تعلق ایک ہی بزرگ ہستی حضرت خواجہ سیّد محمد توکل شاہ انبالویؒ کے ساتھ تھا۔

لہٰذا ان دونوں کے درمیان قرابت کے تعلق کا ہونا بعید نہیں ہے۔ صرف اس مذکور قرینہ سے جو ضعیف ہے یا قوی ہے یہ کہا جا سکتا ہے کہ حضرت میر سیّد محمد یوسف علی شاہؒ حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ کی پہلی زوجہ محترمہ کے اقارب میں سے تھے جو سیّد تھیں۔

شادی اور اولاد

مولانا نور بخش توکلیؒ کی ایک روایت سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ میر صاحبؒ شادی شدہ اور صاحبِ اولاد تھے۔ وہ لکھتے ہیں:

"ایک دفعہ چھاؤنی انبالہ میں آپؒ (میر صاحب) نے اپنی صاحبزادی کو عشاء کی نماز کے لئے زور سے آواز دی۔ انبالہ شہر میں میاں صاحبؒ (خواجہ توکل شاہ انبالویؒ) مراقبہ سے چونک اٹھے اور کریم بخش سے کہا کہ دیکھو سیّد کس طرح زور سے لڑکی کو پکار رہا ہے" (۴۸)۔

Marfat.com

ملازمت

مولانا نور بخش توکلیؒ ہی کی ایک اور روایت سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ میر سیّد یوسف علی شاہؒ ملازمت بھی کرتے تھے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

''مولوی اکرام حسین کرنالیؒ بیان کرتے ہیں کہ دس بجے دن کا وقت تھا میں حاضر خدمت تھا۔ میر یوسف علی شاہؒ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا حضرت صاحب میں نے چھاؤنی انبالہ کی نوکری چھوڑ دی ہے اب مجھ کو نوکری دلوایئے مگر سو روپے سے کم کی نہ ہو۔ حضرت صاحبؒ نے فرمایا جاؤ ہو جائے گی۔ چنانچہ اگلے ہی دن ایک سو دس روپے ماہوار کی جگہ پٹیالہ میں مل گئی''(۴۹)۔

انبالہ میں قیام

اس مندرجہ بالا روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپؒ کے دہلی سے انبالہ چھاؤنی آ کر آباد ہونے کی اصل وجہ ملازمت تھی۔ آپؒ وہاں کسی باعزت سرکاری عہدے پر فائز تھے۔ اسی قیام کے دوران کسی وقت آپؒ حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت ہوئے۔ بعد میں بوجوہ انبالہ چھاؤنی کی ملازمت ترک کر دی تو خواجہ صاحب انبالویؒ کی دعا سے پٹیالہ میں ملازمت مل گئی۔ مگر یہ بات یقینی ہے کہ وہ ہر حالت میں حضرت خواجہ صاحب انبالویؒ سے نہایت قریب رہے اور پٹیالہ کی ملازمت بھی حضورؒ کی صحبت میں بُعد اور دوری پیدا نہ کر سکی۔

Marfat.com

درگاہ عالیہ توکلیہ کے پہلے متولی حضرت سائیں مغلی شاہؒ

پھر جب حضرت خواجہ سیّد محمد توکّل شاہ انبالویؒ وصال فرما گئے تو آپؒ کے بعد حضرت سائیں مغلی شاہؒ آپؒ کے پہلے سجادہ نشین مقرر ہوئے (۵۰)۔اس بارے میں علامہ نور بخش توکّلی لکھتے ہیں:

''حضورؒ (حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ) کے بعد آپؒ کے خلیفہ سائیں مغلی شاہؒ آپؒ کے جانشین ہوئے''(۵۱)۔

اس ضمن میں سیّد اکرام حسینؒ کا بیان حسب ذیل ہے:

''ایک دفعہ حضرت صاحبزادہ عبدالخالقؒ نے آپؒ (حضرت خواجہ صاحب انبالویؒ) سے عرض کیا کہ آپؒ اپنی موجودگی میں کسی کو اپنا قائم مقام یعنی سجادہ نشین مقرر کر دیجئے۔اس کے جواب میں آپؒ نے ارشاد فرمایا میرا نام توکل شاہ ہے۔میرے توکلی بوٹے ہیں۔خدا پرورش کرنے والا ہے لہٰذا کوئی ضرورت سجادہ نشین کی نہیں''(۵۲)۔

ازاں بعد پھر فرمایا:

''اگر بالفرض و التقدیر میں اپنے دوستوں میں سے کسی ایک کو سجادہ بنا بھی دوں تو کیا میرے بہت سے لائق دوست نہیں ہیں وہ اپنے دلوں میں مایوس ہوں گے۔اس لئے اس کام کو توکل پر چھوڑتا ہوں۔جس کو مولا چاہے گا خود ہی سجادہ ہو جائے گا۔ورنہ سجادگی میں رکھا کیا ہے۔زیادہ سے زیادہ آپؒ کو اجرائے سلسلہ کا فکر ہے۔چنانچہ اس کے واسطے میرے متعدد خلیفے صاحب مجاز جن کو میں اپنی

Marfat.com

موجودگی میں اجازت تلقین و بیعت کرنے کی دے چکا ہوں۔ میرے بعد بیعت کریں گے۔ علاوہ ان کے، بہت لائق لائق نام اللہ کا لینے والے میرے درویش موجود ہیں۔ میرے بعد ان سے بہت سلاسل جاری ہوں گے اور آپؒ دیکھیں گے'' (۵۳)۔

اس کے بعد حضرت خواجہ عبدالخالقؒ نے اصرار کیا کہ آپؒ کسی کو اپنی قبر کی جاروب کشی کے لئے مقرر فرمادیں تو آپؒ نے ارشاد فرمایا:

''مغلی شاہؒ ہماری قبر پر جاروب کشی کرے گا'' (۵۴)۔

حضرت سائیں مغلی شاہؒ کی وفات

تذکرۂ توکلیہ میں مغلی شاہ کا ذکر زندہ شخص کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔ جیسے

''مغلی شاہ قابل زیارت شخص ہیں اور اپنے پیر کے پورے عاشق ہیں'' (۵۵)۔

لیکن کمالات توکلی میں سجادہ نشین کے طور پر حضرت میر سیّد محمد یوسف علی شاہؒ کا ذکر کیا گیا ہے (۵۶)۔ مطلب یہ کہ جب ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء میں یہ کتاب طبع ہوئی تو اس وقت سائیں مغلی شاہؒ وصال فرما چکے تھے۔ اسی طرح تذکرہ مشائخ نقشبندیہ میں مولانا نور بخش توکلیؒ بھی سائیں مغلی شاہؒ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی وفات اور ان کے مزار کے بارے میں لکھتے ہیں:

''حضورؒ کے بعد سائیں مغلی شاہؒ حضورؒ کے جانشین ہوئے، حج کیا اور درِ محبوب کی خوب جاروب کشی کی ــــــ آخری وقت تک حضورؒ کے دربار پر خدمت کر کے حضورؒ کے در کے سامنے لیٹ گئے۔ اندر ہی آپؒ کا مزار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کی بارش برساوے۔ آمین'' (۵۷)۔

Marfat.com

درگاہ عالیہ توکلیہ کے دوسرے متولی حضرت میر سیّد محمد یوسف علی شاہؒ

سائیں مغلی شاہؒ کے وصال کے بعد درگاہ عالیہ توکلیہ کی خدمت حضرت میر سید محمد یوسف علی شاہؒ کے ذمہ آ گئی۔ تو آپؒ نے نہایت حسن وخوبی سے اس کو نبھایا۔ آپؒ کے بارے میں سیّد اکرام حسین توکلیؒ بیان کرتے ہیں:

"فخر اخوان طریقہ، سیّد السادات حضرت میر سیّد یوسف علی شاہ دہلوی ثم انبالویؒ بوجہ کمال انکساری کسی کو بیعت تو نہیں کرتے مگر عجیب سفید لباس میں چھپا ہوا فقیر ہے۔ جن کی نسبت بارہا میں نے اپنے روبرو حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ کو فرماتے سنا ہے کہ یوسف شاہ! تم لوگوں کو اللہ کا نام بتایا کرو۔"

"اور کرتا اور لنگی (دستار) بھی مرحمت فرمائی اور اکثر چھاؤنی انبالہ کے لوگوں کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ تم یوسف شاہؒ کی صحبت میں بیٹھا کرو۔ واقعی یہ شخص عاشق زار حضرت (کا ہے) آپؒ کا خلیفہ (ہے اور) متولی خانقاہ شریف ہے۔ اور نہایت عمدگی سے ہر سال حضرت صاحبؒ کا عرس کراتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں برکت فرمائے"(۵۸)۔

حضرت میر سیّد محمد یوسف علی شاہؒ کی وفات

۱۔ تذکرہ توکلیہ ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء میں طبع ہوئی۔ مذکور اس کی عبارت میر صاحبؒ کے تاہنوز (یعنی اس سن مذکور بالا ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء تک) بقید حیات ہونے کے بارے میں اطلاع دیتی ہے۔ مولانا نور احمدؒ اپنی کتاب تذکرہ توکلیہ میں میر سیّد یوسف علی شاہؒ

Marfat.com

کا ذکر ایک زندہ شخص کے طور پر یوں کرتے ہیں:

''حضرت میر سیّد یوسف علی شاہؒ حضرت صاحبؒ (خواجہ توکل شاہ انبالویؒ) کے فدائی مرید ہیں'' (۵۹)۔

۲۔ سیّد اکرام حسین نقشبندیؒ کی کتاب ''کمالات توکلی'' ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء میں طبع ہوئی اس میں مندرج (حاشیہ نمبر ۵۷) کی عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ اس سن میں حضرت میر سیّد محمد یوسف علی شاہؒ زندہ تھے اور درگاہ عالیہ توکلیہ کے سجادہ نشین اور منتظم تھے (۶۰)۔

۳۔ ازاں بعد جب حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ نے ۱۳۲۶ھ/ ۱۹۰۸ء میں ذکر خیر لکھی تو اس میں بھی حضرت میر سیّد یوسف علی شاہؒ کا ذکر زندہ شخص کے طور پر کیا (۶۱)۔ اور ذکر خیر میں کہیں بھی ان کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ نہیں آیا اور نہ ہی ان کی وفات کا کوئی قرینہ درج ہوا ہے۔

۴۔ حاشیہ نمبر ۵۷ میں سیّد اکرام حسین نقشبندیؒ کے حضرت میر سیّد محمد یوسف علی شاہؒ کے بارے میں بیان کردہ حالات مولانا نور بخش توکلی نے اپنی کتاب تذکرہ مشائخ نقشبندیہ طبع ۱۹۳۸ء میں بصیغہ ماضی میں درج کئے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

''آپؒ (میر سیّد محمد یوسف علی شاہؒ) حضرت صاحبؒ (خواجہ توکل شاہ انبالویؒ) کے شیدائیوں میں سے تھے۔ حضرت صاحبؒ نے بارہا فرمایا: یوسف شاہؒ! تم لوگوں کو اللہ کا نام بتایا کرو۔ اکثر چھاؤنی انبالہ کے لوگوں کو فرمایا کرتے تھے کہ تم یوسف شاہ کی صحبت میں بیٹھا کرو۔ مگر آپؒ (میر صاحب)

Marfat.com

بوجہ انکساری کسی کو بیعت نہیں کرتے تھے۔ آپؒ خانقاہ (خواجہ توکل شاہ انبالویؒ) کے متولی تھے اور ہر سال حضرت صاحبؒ کا عرس شریف نہایت عمدگی سے کراتے تھے'' (۶۲)۔

یہ عبارت مزید تائید کرتی ہے کہ ''تذکرہ مشائخ نقشبندیہ'' کی طباعت کے سال ۱۹۳۸ء تک میر صاحبؒ وصال فرما چکے تھے اور یہ کہ آپؒ سائیں مغلی شاہؒ کے بعد خانقاہ توکلیہ کے دوسرے سجادہ نشین اور متولی تھے اور عرس کروایا کرتے تھے۔

مزید یہ کہ میرے برادر طریقت سیّد نذیر حسین شاہؒ م ۱۹۹۸ء نے راقم کو بتایا کہ وہ اپنے مرشد پاک قطب الارشاد مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ سے ۱۹۲۲ء میں بیعت ہوئے تو آپؒ کی ہمراہی میں عرس کے موقع پر انبالہ شریف حاضر ہوئے۔ اس وقت درگاہ عالیہ توکلیہ کے سجادہ نشین منشی محفوظ علی خان تھے اور میر سیّد یوسف علی شاہؒ کچھ عرصہ قبل ۱۹۲۲ء ہی میں فوت ہو چکے تھے (۶۳)۔ میر سیّد یوسف علی شاہؒ کا مزار حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ کی درگاہ عالیہ توکلیہ کے احاطہ میں ہے (۶۴)۔

راقم کی ان سطور سے قارئین کرام اس مرد یگانہ اور مصنف دعائے منظوم شجرہ طیبہ خاندان نقشبندیہ، مجدّدیہ، توکلیہ کا اک مختصر عکس جمیل ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی روح مبارک پر اپنی ہزار ہار حمتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

Marfat.com

حواشی

ا۔ (i) ''کمالات توکلی'' میں آپؒ کے بارے یہ عبارت درج ہے۔

''فخر اخوان طریقہ، سیّد السادات، حضرت میر یوسف علی شاہ''

(الہامات غیبی معروف بہ کمالات توکلیؒ، اکرام حسین نقوی نقشبندی توکلی، سیّد شاہ،، رہ ضلع انبالہ، ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ، بلالی پریس، ص: ۱۳۰)

(ii) ذکر خیر میں آپؒ کا نام ''میر یوسف علی شاہ'' درج ہے۔

(ذکر خیر المعروف بہ صحیفہ محبوب، محبوب عالم نقشبندی، حضرت مولانا خواجہ، گجرات، ۱۳۶۹ھ، محمد یونس بٹ پرنٹر پبلشر، ص: ۳۱۸)

(iii) تذکرہ مشائخ نقشبندیہ میں آپؒ کا نام ''میر یوسف علی شاہ دہلویؒ'' مذکور ہے۔

(تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، محمد نور بخش توکلی ایم اے، علامہ، چک سادہ گجرات، ۱۹۷۰ء، فضل نور اکیڈمی، ص: ۴۷۷)

(iv) تذکرہ توکلیہ میں آپؒ کا نام ''میر یوسف علی'' لکھا گیا ہے۔

(تذکرہ توکلیہ، نور احمد نور، سادھوڑہ ضلع انبالہ، ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء، بلالی پریس، ص: ۷۰)

مندرجہ بالا حوالوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپؒ کا نام یوسف علی تھا اور خاندان سادات سے تعلق کی وجہ سے میر اور سیّد مشہور ہو گئے تھے۔

Marfat.com

۲۔ ایضاً

۳۔ (i) تذکرہ مشائخ نقشبندیہ میں علامہ نور بخش توکلیؒ نے میر یوسف علی شاہؒ کے نام کے ساتھ لفظ ''دہلوی'' استعمال کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپؒ دہلی کے رہنے والے تھے۔ (تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، ص:۴۷۷)

(ii) تذکرہ توکلیہ میں نور احمد نورؒ نے میر سیّد یوسف علی شاہؒ کے انبالہ چھاؤنی میں ملازمت کا ذکر کیا ہے جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ میر سیّد یوسف علی شاہؒ بسلسلہ ملازمت انبالہ چھاؤنی میں مقیم ہو گئے تھے۔ (تذکرہ توکلیہ، ص:۸۳)

۴۔ ذکر خیر، ص:۲۴۶، ۲۴۷

۵۔ تذکرہ توکلیہ، ص:۱۱۱

۶۔ تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، ص:۳۲۴، ۳۲۵

۷۔ ایضاً، ص:۳۴۹

۸۔ تذکرہ توکلیہ، ص:۴۲

۹۔ ایضاً

۱۰۔ ذکر خیر، ص:۱۴

۱۱۔ تذکرہ توکلیہ، ص:۲۷

۱۲۔ تفسیر حقّانی کا جہازی سائز کا یہ اوّلین ایڈیشن راقم کے ذخیرہ کتب میں موجود ہے۔

۱۳۔ کمالات توکلیہ، کمال:۲۴، ص:۳۴، ۳۵

۱۴۔ تذکرہ توکلیہ، ص:۱۰۲/ ذکر خیر، ص:۲۹۰

Marfat.com

۱۵۔ ذکر خیر،ص:۳٦٦

۱٦۔ تذکرہ مشائخ نقشبندیہ،ص:۳۸٦

۱۷۔ کمالات توکلی،کمال:۱۴،ص:۲۱

۱۸۔ ایضاً

۱۹۔ ایضاً،ص:۲۳

۲۰۔ ذکر خیر،ص:۳۱۸

۲۱۔ تذکرہ توکلیہ،ص:۱۰۵/تذکرہ مشائخ نقشبندیہ،ص:۴۴۰

۲۲۔ ایضاً،ص:۱۰٦،ایضاً

۲۳۔ ذکر خیر،ص:۳۱۸

۲۴۔ تذکرہ توکلیہ،ص:۱۰۷

۲۵۔ تذکرہ مشائخ نقشبندیہ،ص:۴۴۰

۲٦۔ ذکر خیر،ص:۳۱۹،۳۲۰

۲۷۔ ایضاً

۲۸۔ ایضاً

۲۹۔ ایضاً

۳۰۔ ایضاً،ص:۳۲۱

۳۱۔ تذکرہ توکلیہ،ص:۷۰،۷۱

Marfat.com

۳۲۔ ابوالقاسم گورگانی/کرگانی م۴۵۰ھ (بروایت سفینۃ الاولیاء اردو ترجمہ،ص:۱۰۸ اور م۴۶۹ھ بروایت شذرات الذھب، ج۳،ص:۳۳۴)

شذرات الذھب کی عبارت حسب ذیل ہے۔

سنة تسع وستين واربعمائة

وفيها كرگان الذاهد القدوة ابو القاسم عبد الله بن على الطوسى شيخ الصوفيه وصاحب الدويرة والأصحاب. روىٰ عن حمزة المهلبى وجماعة. مات فى ربيع الاوّل.

اردو ترجمہ: سن چار سو انہتر (ھجری)

اس سال فوت ہوئے کرگان کے الزاھد ،القدوۃ ،ابوالقاسم ،عبداللہ بن علی طوسی جو صوفیہ کے عظیم شیخ تھے اور صاحب دویرہ (ڈیرا: خانقاہ) تھے اور صاحب اصحاب (جن کے اصحاب/خلفاء، عظیم ہوتے) تھے۔وہ حدیث نبوی کو حمزہ المھلبی سے اور کبار محدثین کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں۔ ربیع الاوّل میں فوت ہوئے۔

(شذرات الذهب فى اخبار من ذهب، عبد الحى بن العماد الحنبلى م۱۰۸۹ھ ، بیروت، دار الفکر، الجزء الثالث ،ص: ۳۳۴)

حضرت خواجہ ابوالقاسم گورگانی/کرگانی م۴۶۹ھ،خواجہ ابوالحسن خرقانی م۴۲۵ھ کے خلیفہ اور جانشین تھے اور حضرت بوعلی فارمدی م۴۷۷ھ کے پیر صحبت اور سسر تھے (اسرار التوحید فی مقامات الشیخ ابی سعید ابی الخیر،محمد بن منور،تہران ایران،س۔ن،)۔

Marfat.com

حضرت ابوالقاسم کرگانیؒ کا سلسلہ طریقت خواجہ ابوعثمان مغربیؒ م ۳۷۳ھ کے ذریعہ حضرت جنید بغدادی کے واسطہ سے سیّدنا امام حسینؓ تک منتہی ہوتا ہے۔اور یہ سلسلہ ذھبیہ کہلاتا ہے۔مزید یہ کہ دو عظیم سلاسل۔

۱۔ سلسلہ عالیہ کبراویہ ۲۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ

آپؒ سے متفرع ہیں اور آپ پر منتہی ہوتے ہیں۔اور آپ سے فیض یافتگان میں درج ذیل علماء اور اکابر کے نام آتے ہیں۔

۱۔ حضرت بوعلی فارمدی م ۴۷۷ھ

۲۔ حضرت داتا گنج بخش علی ھجویری م ۵۰۰ھ

۳۔ حضرت عبدالکریم القشیری م ۴۶۵ھ

۴۔ حضرت ابوبکر النساج م ۴۸۷ھ

(رشحات عین الحیات، ج:۱،ص:۵۴،۴،۶۴/ نفحات الانس بذیل حالات بزرگان مذکور بالا)

۳۳۔ خواجہ حافظ محمد محسن دہلویؒ م ۱۱۴۷ھ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کے نواسہ اور خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ کے خلیفہ تھے اور حضرت مولانا سیّد نور محمد بدایونیؒ م ۱۱۳۵ھ کے پیر صحبت تھے۔(لطائف خمسہ معروف بہ مقامات مظہری (فارسی)، غلام علی دہلوی، شاہ، دہلی ۱۳۰۹ھ، مجتبائی پریس، ص:۷،۸)

۳۴۔ خواجہ محمد عابد نقشبندی سُنامی م ۱۱۶۰ھ شیخ عبدالاحد وحدت گل م ۱۱۲۷ھ کے خلیفہ تھے اور حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہیدؒ کے پیر صحبت تھے/ مقامات مظہری (فارسی)، ص:۱۱،۱۲

۳۵۔ گفتگو سیّد نذیر حسین شاہؒ بتاریخ ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء

Marfat.com

۳۶۔ ایضاً

۳۷۔ کمالات توکلّی، ص: ۱۲۰

۳۸۔ ضیائے مجددی یعنی تعلیم توکلّی، محمد اکرام حسین توکلی، حضرت سید، خلیفہ حضرت خواجہ سید محمد توکل شاہ نقشبندیؒ، انبالہ (سادھوڑہ)، ۱۹۰۳ء، کارخانہ بلالی سٹیم پریس، ص: ۳۲ تیسرا شجرۂ مثلث، نظم از محمد سعید خان، منشی، مرید حضرت عبدالرحمٰن پنجابی خلیفہ حضرت خواجہ سیّد محمد توکل شاہ نقشبندیؒ

۳۹۔ وسیلہء نجات، اصغر علی رادوریؒ، حضرت مولانا، لاہور، س۔ن، مسلم پریس، ص: ۲

۴۰۔ ذکرِ خیر، ص: ۳۵۶

۴۱۔ تذکرۂ توکلیہ میں حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ کی دوسری زوجہ محترمہ کا نام محمدی بیگمؒ درج ہے۔ (تذکرۂ توکلیہ، ص: ۵۵)

۴۲۔ تذکرۂ توکلیہ میں محمدی بیگمؒ کے پہلے شوہر کے نام کے حوالے سے دو روایات درج ہیں۔ مصنف کی اپنی روایت کے مطابق ان کا نام خدا بخش (حوالدار پنشن خوار) جبکہ کسی نامعلوم شخص کی روایت کے مطابق ان کا نام عبدالستار تھا۔ (تذکرہ توکلیہ، ص: ۵۸) سیّد نذیر حسین شاہؒ کے مطابق میر سیّد یوسف علی شاہؒ مائی صاحبہ کے پہلے شوہر کے اقارب میں سے تھے۔ (گفتگو سیّد نذیر حسین شاہؒ، بتاریخ ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۹۲ء)

۴۳۔ تذکرۂ توکلیہ، ص: ۵۸

۴۴۔ ذکرِ خیر، ص: ۳۲۶

۴۵۔ تذکرۂ توکلیہ، ص: ۲۱، ۲۲

۴۶۔ ملاحظہ کیجیے حاشیہ نمبر ۳

Marfat.com

۴۷۔ تذکرۂ توکلیہ، ص: ۲۱، ۲۲

۴۸۔ تذکرۂ مشائخ نقشبندیہ، ص: ۴۱۲

۴۹۔ ایضاً، ص: ۴۱۲، ۴۱۳

۵۰۔ ایضاً، ص: ۴۷۸

۵۱۔ ایضاً، ص: ۴۶۱، ۴۶۲

۵۲۔ کمالاتِ توکلیؒ، کمال: ۱۳، ص: ۱۹

۵۳۔ ایضاً، ص: ۲۰

۵۴۔ ایضاً، ص: ۱۹، ۲۰

۵۵۔ تذکرۂ توکلیہ، ص: ۸۹

۵۶۔ کمالاتِ توکلیؒ، کمال: ۷، ص: ۱۳

۵۷۔ تذکرۂ مشائخ نقشبندیہ، ص: ۴۷۸

۵۸۔ کمالاتِ توکلی، کمال: ۷، ص: ۱۳

۵۹۔ تذکرۂ توکلیہ، ص: ۷۶

۶۰۔ کمالاتِ توکلی، کمال: ۷، ص: ۱۳

۶۱۔ ذکرِ خیر، ص: ۲۴۷، ۲۴۸

۶۲۔ تذکرۂ توکلیہ، ص: ۷۶

۶۳۔ گفتگو سیّد نذیر حسین شاہؒ، بتاریخ ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء

۶۴۔ ایضاً

Marfat.com

مــــراجــــع

۱۔ اسرار التوحید فی مقامات الشیخ ابی سعید ابی الخیرؒ (فارسی) محمد بن منور، تہران، س۔ن
۲۔ الہامات غیبی معروف بہ کمالات توکلیؒ، اکرام حسین نقویؒ، سیّد، سادھوڑہ ضلع انبالہ، ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء، بلالی پریس
۳۔ انیس الطالبین وعدۃ السالکین (فارسی)، صلاح بن مبارک بخاری، تصحیح ومقدمہ خلیل ابراہیم، ڈاکٹر، تہران ایران، ۱۳۷۱ش، سازمان انتشارات کیہان
۴۔ تذکرۂ توکلیہ، نور احمد نورؒ، سادھوڑہ ضلع انبالہ، ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء، بلالی پریس
۵۔ تذکرۂ مشائخ نقشبندیہ، محمد نور بخش توکلیؒ، علامہ، گجرات، ۱۹۷۰ء فضل نور اکیڈمی
۶۔ حضرات القدس، دفتر اوّل، بدر الدین سرہندیؒ، حضرت علامہ، ترتیب و ترجمہ محمد اشرف نقشبندی، سیالکوٹ، جمادی الاوّل ۱۴۰۱ھ، مکتبہ نعمانیہ
۷۔ ذکر خیر المعروف بہ صحیفہ محبوبؒ، محبوب عالم نقشبندیؒ، حضرت مولانا خواجہ، گجرات، ۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰ء، محمد یونس بٹ پرنٹر پبلشر، طبع اول، ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء
۸۔ رسالہ صاحبیہ (فارسی)، عبد الخالق غجدوانیؒ، حضرت خواجہ، مقدمہ و تصحیح، سعید نفیسی، پروفیسر، مجلّہ فرہنگ ایران زمین، ج:۱، شمارہ اوّل، تہران
۹۔ رسالہ قدسیہ (فارسی)، محمد پارساؒ، خواجہ، مقدمہ وتحشیہ وتصحیح وتعلیقات، محمد اقبال، ملک، راولپنڈی، ۱۳۹۵ھ، مرکز تحقیقات فارسی ایران وپاکستان
۱۰۔ رشحات عین الحیات (فارسی)، فخر الدین علی بن حسین واعظ الکاشفی، مولانا، مقدمہ و تصحیحات وحواشی وتعلیقات: علی اصغر معنیان، ڈاکٹر، جلد اوّل، تہران ایران،

Marfat.com

۲۵۳۶ شاہنشاہی، انتشارات بنیاد نیکوکاری نوریانی

۱۱۔ سفینتہ الاولیاء (فارسی) دارالشکوہ، اردو ترجمہ، محمد اقبال سلیم گاھندری، طبع ششم، کیمبل روڈ کراچی، آفسٹ ایڈیشن ۱۹۷۲ء، نفیس اکیڈمی آفسٹ پرنٹرز

۱۲۔ شذرات الذهب، ابن العماد الحنبلی م ۱۰۸۹ھ/ ۱۶۷۸ء، قاہرہ

۱۳۔ ضیائے مجدّدی یعنی تعلیم توکلیؒ، اکرام حسین شاہؒ، مولوی سیّد، سادھوڑہ ضلع انبالہ، ۱۹۰۳ء، بلالی سٹیم پریس

۱۴۔ طبقات الصوفیه (فارسی)، خواجہ عبداللہ انصاری، کابل غزنی، س۔ن

۱۵۔ طرائق الحقائق (فارسی)، جلد دوم، محمد معصوم شیرازی، تصحیح محمد جعفر مجحوب، تہران، ایران، س۔ن، کتاب خانہ سنائی

۱۶۔ کشف المحجوب (فارسی)، علی بن عثمان ھجویری المعروف بہ داتا گنج بخشؒ، نسخہ ڈاکٹر مولوی محمد شفیع، لاہور، اپریل ۱۹۶۷ء، نوائے وقت پرنٹرز

۱۷۔ کلیّات باقی باللہؒ (فارسی) مجموعہ کلام و رسائل و ملفوظات و مکتوبات، مرتبہ زید فاروقی، مولانا ابوالحسن، برہان احمد فاروقی، ڈاکٹر، لاہور، س۔ن، ملک دین محمد اینڈ سنز

۱۸۔ معمولاتِ مظہریہ و محبوب العارفین (فارسی)، نعیم اللہ بھڑائچی دہلوی، لاہور، ۱۳۱۰ھ مطبع محمدی

۱۹۔ مقامات مظہری (فارسی)، غلام علی دہلویؒ، حضرت شاہ، دہلی، ۱۳۰۹ھ/۱۸۹۲ء، مجتبائی پریس

۲۰۔ مقامات مظہری، غلام علی دہلویؒ، شاہ، اردو ترجمہ و تحقیق محمد اقبال مجدّدی، لاہور، ۱۹۸۳ء، اردو سائنس بورڈ

۲۱۔ نفحات الانس من حضرات القدس (فارسی)، نورالدین عبدالرحمٰن جامی، مقدمہ، تصحیح و تعلیقات محمود عابدی، ڈاکٹر، تہران، ۱۳۷۰ش، انتشارات اطلاعات

Marfat.com

حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ نقشبندی

قطب الارشاد مجدّد زمان
حضرت خواجہ محبوب عالم
نقشبندی مجدّدی توکلّیؒ

(۱۲۶۶ھ/۱۸۵۰ء ــــــ ۱۳۳۵ھ/ ۱۹۱۷ء)

(i) احوال زندگی

حضرت خواجہ محمد مصطفٰے محبوب عالمؒ (۱) بن رکن عالمؒ بن فیض عالمؒ کا نسب ۳۵، ۳۶ واسطوں سے حضرت عباس علمدار بن امیر المومنین حضرت علیؓ تک منتہی ہوتا ہے (۲)۔ اس لئے آپؒ ہاشمی کہلاتے ہیں (۳) اور ابو الہاشم کنیت کرتے ہیں (۴)۔ آپؒ کا خاندان ۶۵۶ھ/ ۱۲۵۸ء میں بغداد پر ہلاکو خان کے حملہ کے بعد ہجرت کر کے وہاں سے برصغیر پاک و ہند میں آ گیا اور دہلی میں آباد ہوا (۵)۔ مغل حکمران شاہ عالم ثانی کے دور حکومت (۱۱۳۳ھ/ ۱۷۶۰ء ـــــ ۱۲۲۱ھ/ ۱۸۰۶ء) میں آپؒ کے اجداد میں سے مولانا درویش محمد کے ایک بڑے بھائی مولانا لطیف اللہ کو پرگنہ (اب قصبہ) پانڈو وال تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین کا قاضی مقرر کیا گیا اور اسّی (۸۰) بیگھہ زمین عطا ہوئی (۶)۔ مولانا درویش محمد تین بھائی تھے۔ مولانا لطیف اللہ، مولانا عبدالباری اور مولانا درویش محمد۔ یہ تینوں بھائی زہد و تقویٰ اور ولایت میں خاص درجہ رکھتے تھے۔ ان کی قبور اب بھی قصبہ پانڈو وال میں زیارت گاہ

Marfat.com

عوام وخواص ہیں (۷)۔ مولانا درویش محمد کی اولاد میں سے خواجہ فیض عالم نقشبندی مجدّ دیؒ یہاں سے ترکِ سکونت کر کے موضع سیدا تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں بہ سلسلہء امامت آ کر مقیم ہوئے (۸)۔

چنانچہ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کی ولادت موضع سیّدا شریف، تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاؤالدین میں ۱۲۶۶ھ/ ۱۸۵۰ء میں ہوئی (۹)۔ آپؒ کی تین بہنیں تھیں جن کی شادیاں ان کے ددھیال قصبہ پانڈووال میں ہوئی تھیں (۱۰) اور آپؒ دو بھائی تھے۔ محبوب عالمؒ اور نور عالمؒ (۱۱)۔ نور عالمؒ آپؒ سے بہت چھوٹے تھے (۱۲)۔ آپ علیہ الرحمۃ کے والد گرامی حضرت مولانا رکن عالمؒ عارف باللہ اور فقیہہ تھے (۱۳)۔ اور آپؒ کے دادا حضرت مولانا فیض عالم نقشبندی مجدّ دیؒ م ۱۲۷۷ھ/ ۱۸۶۰ء بھی جیّد عالم دین اور برگزیدہ ولی اللہ تھے (۱۴)۔ یہ دونوں بزرگ لِلہ شریف (تحصیل گوجرخان ضلع جہلم) کے مشہور نقشبندی بزرگ حضرت مولانا غلام نبی لِلہیؒ (۱۲۳۴ھ/ ۱۸۱۹ء ــــ ۱۳۰۶ھ/ ۱۸۸۹ء) کے مرید تھے (۱۵)۔ حضرت مولانا خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کی ولادت سے پیشتر آپؒ کے والد ماجد نے خواب میں دیکھا کہ ان کے پیٹ سے ایک آنت نکلی اور اس نے ایک بہتے ہوئے دریا کے دہانے پر منہ رکھ دیا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے سارا پانی پی لیا (۱۶)۔ انہوں نے یہ خواب اپنے شیخ طریقت کو سنایا (۱۷)۔ شیخ نے مبارک دی اور ایک سعادت مند فرزند کی پیدائش کی بشارت دی جو علم و عرفان کے دریا کو نوش کرنے والا ہوگا (۱۸)۔ آپؒ کی والدہ ماجدہ حضرت سیّدہ مریم بی بیؒ م ۱۳۴۴ھ/ ۱۹۲۵ء اسم بامسمیٰ، متقی اور باکرامت خاتون تھیں (۱۹)۔ آپؒ کے دادا جان حضرت مولانا فیض عالم نقشبندی مجدّ دیؒ م ۱۲۷۷ھ/ ۱۸۶۰ء آپؒ پر بہت شفقت فرماتے تھے (۲۰)۔ آپؒ نے ان سے (۱) پند نامہ، (۲) نام حق، (۳) کریما، (۳) کلید مصادر، (۴) بدایہ منظوم وغیرہ فارسی

Marfat.com

کی ابتدائی کتب پڑھیں (۲۱)۔ جب آپؒ کی عمر دس سال ہوئی تو وہ ۱۲۷۷ھ/۱۸۶۰ء میں فوت ہو گئے (۲۲)۔ آپؒ کا دل طلب علم میں بے تاب تھا اس لئے والدین سے اجازت لے کر حصول علم کے لئے نکل کھڑے ہوئے (۲۳)۔

یہ وہ دور تھا کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد پورے برصغیر میں برطانوی حکومت مستحکم ہو گئی تھی (۲۴)۔ علماء کی دارو گیر سے مدارس ویران ہو گئے تھے (۲۵)۔ اکابر علماء مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کر گئے تھے (۲۶) اور جو بچ گئے تھے وہ اپنے اپنے علاقے میں دبک گئے تھے (۲۷)۔ دور دور تک ہو کا عالم تھا اور کہیں کہیں کوئی چراغ ٹمٹماتا تھا اور کوئی عالم دین دو چار بچوں کو کوئی چھوٹی موٹی کتاب پڑھا دیتا تھا۔ باقاعدہ درس وتدریس کی بساط لپٹ چکی تھی۔ مسجدوں میں تالے لگ چکے تھے یا وہ بارود خانوں میں تبدیل ہو گئی تھیں (۲۸)۔ خصوصاً شاہی مسجد لاہور اور جامع مسجد نیلا گنبد لاہور (۲۹)۔ اس صورت حال میں حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ تلاش علم میں قصبہ بھابڑہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا پہنچے اور قدوۃ العلماء مولوی سلطان محمود نامی بندیالوی نقشبندی مجددی للہیؒ (۳۰) سے عربی صرف ونحو کی ابتدائی کتب مثلاً فن صرف میں (۱) صرف میر، (۲) ابواب الصرف، (۳) دستور المبتدی، (۴) زرادی، (۵) زنجانی، (۶) مراح الأرواح، (۷) فصول اکبری اور فن نحو میں (۱) نحو میر، (۲) شرح مائۃ عامل، (۳) هدایة النحو، (۴) الکافیه (۱) گلستان، اور (۲) بوستان وغیرہ پڑھیں (۳۱)۔

ازاں بعد مولوی سلطان محمود وہاں سے اپنے وطن بندیال (بندیال خوشاب سے میانوالی جانے والی سڑک پر ایک قصبہ ہے اور ضلع میانوالی میں شمار ہوتا ہے) چلے گئے تو آپؒ مڈھ رانجھا تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا تشریف لے گئے جو بھابھڑہ سے قریباً بیس کلومیٹر پر واقع ہے۔ جہاں آپؒ نے

Marfat.com

''شرح جامی'' تک پڑھا(۳۲)۔ یہاں اس سے آگے تعلیم کا کوئی استاد نہ تھا چنانچہ ۱۲۸۰ھ/۱۸۶۴ء میں مدرسہ رحیمیہ (۳۳) واقع جامع مسجد نیلا گنبد لاہور آ گئے (۳۴) جس کو اسی سال ایک مسلمان سوداگر منشی نجم الدین ٹھیکیدار ڈبل روٹی نے انگریزوں سے واگزار کروایا اور مرمت کر کے آباد کیا۔ پھر کچھ دن مولانا غلام رسول ساکن کوٹ میہاں سنگھ کی خطابت جمعہ کی وجہ سے یہ مسجد وہابیوں کی مشہور ہوگئی پھر جلد ہی ایک اور مسلمان سوداگر رحیم بخش نے یہاں اپنے نام پر مدرسہ قائم کر دیا۔ آپؒ یہاں حضرت مولانا احمد الدین بگوی نقشبندی مجدّدیؒ م ۱۲۸۶ھ/۱۸۷۰ء (۳۵) سے قریباً ایک سال تک تعلیم حاصل کرتے رہے۔ پھر مولانا احمد الدین بگویؒ اپنے گاؤں بگہ ضلع سرگودھا چلے گئے (۳۶)۔ اس ایک سال کے دوران آپؒ کے قیام وطعام کا بندوبست درس میاں وڈا لاہور میں تھا (۳۷) آپ نے وہاں کے سجادہ نشین حضرت مولانا حافظ احمد دین سہروردیؒ م ۱۳۰۶ھ/۱۸۸۸ء (۳۸) سے قرآن مجید حفظ کیا (۳۹)۔ ازاں بعد لاہور سے چل پڑے اور ۱۸۶۵ء میں لدھیانہ کے مشہور مدرسہ عربیہ واقع دومنزلی مسجد، محلّہ موج پورہ میں مجاہد جنگ آزادی ۱۸۵۷ء، حضرت مولانا عبدالقادر فاروقی لدھیانویؒ م ۱۲۷۷ھ/۱۸۶۰ء کے جانشین، ان کے دوسرے صاحبزادے اور مہتمم مدرسہ عربیہ حضرت مولانا شاہ محمد فاروقی لدھیانویؒ م ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء کی خدمت میں جا پہنچے اور ان سے موقوف علیہ کی اکثر کتب پڑھیں (۴۰)۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے دس سال بعد ۱۲۸۳ھ/۱۸۶۷ء میں برصغیر میں دہلی کے قریب ضلع سہارنپور کے قصبہ دیوبند میں سب سے پہلے دینی مدرسہ دارالعلوم دیوبند کا آغاز ہوا (۴۱) تو آپؒ اپنے استاد محترم حضرت مولانا شاہ محمد فاروقی لدھیانویؒ کے اشارے پر دارالعلوم دیوبند میں داخل ہو گئے (۴۲)۔ ۱۲۸۳ھ/۱۸۶۶ء سے ۱۲۸۹ھ/۱۸۷۲ء تک قریباً پانچ

Marfat.com

سال تک وہاں کے شیخ الحدیث اور صدر المدرسین مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ م ۱۳۰۲ھ/۱۸۸۴ء کے شاگرد خاص رہے (۴۳)۔ آپؒ نے ابتداء سے موقوف علیہ تک ساری کتب دہرائیں اور پھر موقوف علیہ کی بقیہ تمام کتب پڑھیں (۴۴) اور پھر دو سال میں ان سے پہلا دورۂ حدیث کیا (۴۵) اور ۱۲۸۹ھ/۱۸۷۲ء میں بائیس سال کی عمر میں یہاں سے امتیاز کے ساتھ فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپؒ گنگوہ چلے گئے (۴۶)۔ وہاں مولانا رشید احمد گنگوہیؒ (۴۷) سے ایک سال میں دوسرا دورۂ حدیث کر کے حدیث نبویؐ کی دوسری سند حاصل کی (۴۸)۔ پھر اپنے استاد مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ کے مشورے سے ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۳ء میں رامپور کے مشہور زمانہ مدرسۂ عربیہ وعلوم عالیہ نواب فیض اللہ خان رامپور (۴۹) میں داخل ہوئے۔ اور وہاں سے ایک سال تک علوم عقلیہ، منطق، فلسفہ، ریاضی، ہیئت، نجوم، موسیقی اور خصوصاً فقہ حنفی کی بڑی کتب پڑھیں اور فتویٰ نویسی میں تخصص حاصل کیا (۵۰)۔ یہاں حضرت مولانا مفتی محمد سعد اللہ خان رامپوریؒ م ۱۲۹۴ء/ ۱۸۷۷ء (۵۱) آپؒ کے خاص استاد تھے جو ریاست رامپور کی اعلیٰ ترین عدالت اپیل سلطانی (اجلاس ہمایونی) اور عدالت صدر مرافعہ (سپریم کورٹ آف رامپور سٹیٹ) کے مفتی اعظم تھے (۵۲)۔ اس وقت والی ریاست رامپور نواب سیّد کلب علی خان خلد آشیان نقشبندی مجدّدیؒ م ۱۳۰۴ھ/ ۱۸۸۷ء تھے (۵۳)۔

رامپور میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپؒ کو اتمام تعلیم کے بارے میں کافی حد تک اطمینان قلب حاصل ہوا تو گھر اور وطن کی یاد آئی۔ دس سال کی عمر میں گھر سے حصول تعلیم کے لئے نکلے تھے اور اب اس مقصد کو حاصل کرنے میں متواتر پندرہ سال گزرنے کے بعد آپؒ کی عمر مبارک پچیس (۲۵) سال ہو چکی تھی (۵۴)۔ لہٰذا صفر ۱۲۹۲ھ/ مارچ ۱۸۷۵ء

Marfat.com

میں اپنے گھر اور وطن سیدا شریف آئے (۵۵)۔قمیض اور شلوار میں ملبوس دیکھ کر لوگوں اور گھر والوں نے سرکاری ہرکارہ سمجھا اور شناخت کرنے سے انکار کر دیا۔ والد ماجد فوت ہو چکے تھے لیکن آپؒ کی والدہ ماجدہ حیات تھیں۔ آخر انہوں نے کچھ خاص علامات سے آپؒ کو پہچان لیا تو خوش ہوئیں اور پورے گاؤں نے خوشی منائی (۵۶)۔ چنانچہ آپؒ نے پندرہ دن گھر قیام کیا اور پھر والدہ ماجدہ کی اجازت سے واپس رام پور روانہ ہو گئے (۵۷) کیونکہ آپؒ کے ذہن میں اب حصول معاش کا مسئلہ درپیش تھا (۵۸)۔

مفتی اعظم ریاست رامپور مفتی محمد سعد اللہ خان رامپوریؒ م ۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء کی سن رسیدگی کی وجہ سے ان کی عدالتی مساعدت کے لئے نائب مفتی اعظم ریاست رامپور کا منصب تخلیق اور مشتہر ہوا (۵۹) تو آپؒ نے بھی اس کے تحریری اور زبانی امتحان میں شرکت کی (۶۰)، اوّل آئے اور گولڈ میڈل حاصل کیا (۶۱)۔ چنانچہ ۱۸۷۵ء میں آپؒ بہ عمر پچیس سال (۲۵) نائب مفتی اعظم ریاست رامپور متعین ہو گئے (۶۲) اور ۱۲۹۲ھ/۱۸۷۵ء سے ۱۳۰۲ھ/۱۸۸۴ء تک قریباً دس سال اس اعلیٰ منصب پر متمکن رہے (۶۳)۔ جن میں سے دو سال حضرت مولانا مفتی محمد سعد اللہ خانؒ رامپوری کے ساتھ رہے (۶۴) پھر ان کی وفات ۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا مفتی محمد لطف اللہ خانؒ ۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء ـــــ ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۷ء مفتی اعظم ریاست رامپور متعین ہوئے تو حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ ان کے ساتھ بھی قریباً آٹھ سال ۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء سے ۱۳۰۲ھ/۱۸۸۴ء تک نائب مفتی اعظم ریاست رامپور کے منصب پر متمکن رہے (۶۵)۔

حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ موسم گرما میں تعطیلات عدالت کے دوران اپنے استاد مولانا

Marfat.com

محمد یعقوب نانوتویؒ کے پاس دارالعلوم دیوبند چلے جاتے تھے اور ان سے کتب تصوف مثلاً مثنوی معنوی، احیاء علوم الدین اور عوارف المعارف وغیرہ پڑھا کرتے تھے۔ دارالعلوم دیوبند میں فتویٰ طلب کرنے والی درخواستوں کے جوابات اپنے استاد صاحب کی طرف سے لکھتے تھے (٦٦) جو دارالعلوم دیوبند میں مفتی بھی تھے (٦٧)۔ اور دارالعلوم دیوبند کے منتہی طلبہ کو بغیر معاوضہ کے فقہ اسلامی کی انتہائی کتب پڑھاتے تھے اور فتویٰ نویسی کی اعلیٰ تعلیم دیا کرتے تھے (٦٨)۔ اس بناء پر بھی اور اس بناء پر کہ آپؒ ریاست رامپور کے نائب مفتی اعظم تھے، وہاں کے اساتذہ اور طلبہ آپؒ کو خاص طور پر قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے (٦٩)۔

شوال ۱۳۰۲ھ/ستمبر ۱۸۸۴ء میں آپؒ کے دل میں طلب حق کی آگ بھڑک اٹھی تو آپؒ نے رامپور کے نائب مفتی اعظم کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا (٧٠)۔ اپنے استاد حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ سے بیعت ہونے کی غرض لیے رامپور سے ۱۲ ربیع الاوّل ۱۳۰۲ھ/۳۰ دسمبر ۱۸۸۴ء کی رات پچھلے پہر چلے اور ۱۵ ربیع الاوّل ۱۳۰۲ھ/۲ جنوری ۱۸۸۵ء کو دارالعلوم دیوبند حاضر ہوئے (٧١)۔ وہاں سے معلوم ہوا کہ چند روز پہلے ۳ ربیع الاوّل ۱۳۰۲ھ/۲۱ دسمبر ۱۸۸۴ء کو ان کا وصال ہو چکا ہے (٧٢)۔ شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ (۱۲۶۸ھ/۱۸۵۱ء ــــ ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) سے ملاقات ہوئی جو آپؒ کے ہمدرس رہ چکے تھے اور اب دارالعلوم دیوبند میں استاد تھے (٧٣)۔ انہوں نے نائب مفتی اعظم رامپور کے منصب جلیل کو چھوڑنے کے بارے میں آپؒ کے فیصلے پر افسوس کا اظہار کیا اور پیشکش کی کہ آپؒ یہاں دارالعلوم دیوبند میں اپنے استاد محترم مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ کی صدارت تدریس، افتاء اور شیخ الحدیث کی جگہ سنبھال لیں اور یہیں رہیں (٧٤)۔ مگر آپؒ کو استاد کی وفات کے درد و غم اور

Marfat.com

تلاش حق میں دل کی ناقابل برداشت بیقراری نے دارالعلوم دیوبند نہ رہنے دیا (۷۵)۔ آپؒ کسی مرد کامل کی تلاش میں دہلی آ گئے کہ دہلی کسی دور میں بھی اولیاء اللہ سے خالی نہ رہی تھی اور وہاں ربیع الاوّل ۱۳۰۲ھ/ جنوری ۱۸۸۵ء سے مدرسہ حسین بخش نزد بادشاہی جامع مسجد محلّہ شاہ جہاں آباد دہلی میں بطور شیخ الحدیث و صدرالمدرسین فرائض تدریس انجام دینے لگے (۷۶)۔ قریباً دو سال بعد بیتابی دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر دہلی کو بھی خیر باد کہہ دیا اور شوال ۱۳۰۴ھ/ جون ۱۸۸۷ء میں کرنال چلے گئے (۷۷)۔ وہاں آپؒ مدرسہ علوم عالیہ اسلامیہ کرنال میں بھی بطور شیخ الحدیث وصدرالمدرسین اپنے فرائض انجام دینے لگے (۷۸)۔ یہاں آئے ہوئے ابھی آپؒ کو ایک سال پورا نہ ہوا تھا کہ آپؒ نے انبالہ شریف کے ایک بزرگ حضرت خواجہ سیّد محمد توکل شاہ نقشبندی مجدّدیؒ م ۱۳۱۵ھ/ ۱۸۹۷ء کی ولایت کا شہرہ سنا تو ان کی خدمت اقدس میں ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ/ دسمبر ۱۸۸۷ء کو موسم سرما میں حاضر ہوئے (۷۹)، بیعت ہوئے اور باطنی تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے بعد خلافت پائی اور اپنے شیخ طریقت کی وفات ۱۳۱۵ھ/ ۱۸۹۷ء تک تقریباً گیارہ سال ان کے آستانے پر بسر کیے (۸۰)۔ اس دوران ان کے حکم سے وہاں۔

۱۔ مدرسہ علوم عالیہ اسلامیہ تو کلیہ جاری کیا۔

۲۔ شہر انبالہ کے مفتی اعظم رہے۔

۳۔ انبالہ شریف کی مرکزی جامع مسجد "مسلم مسجد" کے خطیب رہے۔

آپؒ نے انبالہ شریف میں اپنے قیام کے دوران اپنے پیشوا کے زیر ہدایت ریاضات اور مجاہدات کیے۔

۴۔ اسلام کی اشاعت اور طریقہ نقشبندیہ مجدّدیہ تو کلیہ کی تبلیغ کی۔

Marfat.com

۵۔ مولانا عبد الحق حقانی انبالوی ثم دہلوی مصنف تفسیر حقانی (۱۸۵۱ء / ۱۲۶۷ھ ـــــ ۱۹۱۷ء/ ۱۳۳۵ھ) کے ساتھ مل کر مرزا غلام احمد قادیانی (۱۲۵۳ھ/ ۱۸۳۷ء ـــــ ۱۳۲۶ھ/ ۱۹۰۸ء)، آریہ سماجیوں اور عیسائی پادریوں سے کامیاب مناظرے کیئے (۸۱)۔

پھر پیشوائے گرامی کی وفات ۴ ربیع الاول ۱۳۱۵ھ/ ۴ اگست ۱۸۹۷ء کے بعد آپؒ پر ان کے فراق اور جدائی میں بیقراری اور غم والم کا دور آیا جس میں آپؒ نے دو مرتبہ بلاد اسلامیہ کی سیاحت کی۔

ا۔ پہلی مرتبہ آپؒ جنوری ۱۳۱۶ھ/ ۱۸۹۸ء میں براستہ افغانستان ترکی پہنچے اور سلطان عبدالحمید ثانی (۱۲۹۳ھ/ ۱۸۷۶ء ـــــ ۱۳۲۷ھ/ ۱۹۰۹ء) کی افواج میں کرنل کے عہدہ پر فائز ہو کر ترکی کے علاقہ ازمیر/سمرنا کے مقام پر یونان کے خلاف جاری جنگ میں شریک ہو گئے (۸۲)۔ یہ جنگ بحر متوسط (Mediterranean Sea) میں کریٹ (Crete) اور تھیسلے (Thessaly) کے جزائر کے مسئلہ پر تھی (۸۳)۔ پھر حضرت خضر علیہ السلام سے معلوم ہونے پر کہ یہ جہاد اسلامی نہیں، بلکہ محض اقتدار کی جنگ ہے، آپؒ مستعفی ہو کر سکندریہ چلے آئے (۸۴) اور وہاں سے بحری جہاز کے ذریعے جدہ سے ہوتے ہوئے (۸۵) برصغیر واپس آ گئے اور بمبئی (ممبئی) میں قیام پذیر ہوئے۔

۲۔ بمبئی (ممبئی) میں قریباً دو ماہ قیام کے بعد پھر شیخ طریقت کے وصال کے درد فراق میں بیقراری غالب آئی تو آپؒ بمبئی (ممبئی) ہی سے حاجی محمد قاسم نقشبندی مجددیؒ مالک حاجی محمد قاسم شپ کمپنی بمبئی (ممبئی) کے ایک

Marfat.com

دخانی بحری جہاز پر سوار ہو کر بصرہ پہنچے (۸۶) اور وہاں سے خشکی کے راستے بغداد شریف حاضر ہوئے (۸۷)۔ اس وقت وہاں سجادہ نشین / نقیب الاشراف حضرت سیّد عبدالرحمن ظہیر الدین المحض القادری الجیلانی تھے (۸۸)۔ جن کا دورِ نقابت ۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء سے ۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۷ء تک تھا (۸۹)۔ حضرت غوث اعظمؓ کی روح مبارک کے حکم پر، جو ان کو ایک خواب میں ہوا تھا انہوں نے آپؒ کی خوب میزبانی کی (۹۰)۔ چنانچہ بغداد شریف میں قیام کے دوران:

۱۔ آپؒ حضرت غوث اعظمؓ کے روضہ شریف پر دو سال معتکف رہے اور درجہء نیابت پر فائز ہوئے۔

۲۔ آپؒ نے دریائے دجلہ کے کنارے درج ذیل کتب کے قریباً تمام بڑے بڑے چلّے کاٹے۔

(i) امام احمد بن علی البونی م ۶۲۲ھ کی کتاب شمس المعارف الکبریٰ و لطائف العوارف

(ii) ابن الحاج التلمسانی المغربی محمد بن محمد بن محمد العبدری م ۷۳۷ھ کی کتاب شموس الانوار و کنوز الاسرار

(iii) امام عبداللہ بن اسعد الیافعی م ۷۶۸ھ کی کتاب الدر النظیم فی فضائل وخواص القرآن العظیم اور ان کی کتاب "دائرہ نعیم"

Marfat.com

(iv) احمد بن محمد بن عیاد الشافعی کی کتاب المفاخر العلیّه فی المآثر الشاذلیة

۳۔ آپؒ نے بغداد کے مقامی مشائخ سے ان کے سلاسل طریقت مثلاً قادریہ اور شاذلیہ وغیرہ کی اجازات لیں اور وہاں کے ممتاز علماء سے ان کی اسناد حدیث حاصل کیں۔

۴۔ بغداد شریف کے بعض اکابر علماء اور مشائخ کی رہنمائی میں حضرت محی الدین ابن عربی (۵۶۰ھ/۱۱۶۴ء ـــــ ۶۳۸ھ/۱۲۴۰ء) کی کتب کا مطالعہ کیا اور ان کی کتب کے جدید ایڈیشن اپنے ساتھ لائے۔

۵۔ آپؒ نے تفسیر، حدیث، فقہ حنفی، تصوف اور دیگر اہم اسلامی موضوعات پر نادر اور نایاب کتب کا ایک ذخیرہ خرید لیا اور اسے اپنے ساتھ اپنے وطن لائے۔

۶۔ ایک روز حضرت خواجہ سیّد محمد توکل شاہ انبالویؒ کی روح اقدس نے واپسی کا حکم دیا تو آپؒ ازبکستان (بخارا) اور افغانستان کے راستے واپس برصغیر آ گئے (۹۱)۔

یہ دور فراق و سیاحت ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء سے ۱۳۲۱ھ/۱۹۰۳ء تک قریباً سات سال کے عرصہ پر محیط ہے (۹۲)۔ آپؒ برصغیر واپس آکر اپنے پیشوا کی روح مبارک کے حکم سے اپنے گاؤں سیدا شریف تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں متمکن ہوئے (۹۳)۔

یہاں آپؒ نے:

۱۔ مدرسہ علوم عالیہ اسلامیہ تو کلیہ جاری کیا۔ جس کے صدر المدرسین اور شیخ الحدیث آپؒ خود تھے۔

Marfat.com

۲۔ دارالافتاء قائم کیا۔ چنانچہ یہاں آپؒ کے فتویٰ لاہور، گجرات، گوجرانوالہ، سیالکوٹ اور جہلم کے علاقہ جات میں نہایت وقیع ہوئے۔

۳۔ متوسلین سلسلہ عالیہ کی تربیت کے لئے خانقاہ قائم کی۔

۴۔ طلبہ علوم عالیہ اسلامیہ کے لئے اور مریدین خانقاہ کے لئے:

(i)۔ باقاعدہ لنگر جاری کیا۔

(ii)۔ گندم کی پسوائی کے لئے خراس لگوایا۔

(iii)۔ اور میٹھے پانی کا کنواں بنوایا (۹۴)۔

۵۔ دارالتصنیف قائم کیا اور گراں قدر کتب تصنیف فرمائیں۔

۶۔ مولانا فتح محمد جالندھری کے اردو ترجمہ قرآن مجید بنام "فتح الحمید" پر ان کی درخواست پر نظر ثانی کی۔ ازاں بعد اسے تاج کمپنی لاہور نے طبع کیا (۹۵)۔

۷۔ نادر و نایاب اور جدید کتب کی ایک قیمتی اور ضخیم لائبریری قائم کی۔ جس کی مثال اس زمانے میں لاہور کی پنجاب یونیورسٹی لائبریری اور پنجاب پبلک لائبریری میں بھی نہیں تھی (۹۶)۔

۸۔ تبلیغ اسلام اور اشاعت طریقت کے لئے صوبہ سرحد، متحدہ پنجاب اور سارے ہندوستان کے تبلیغی دورے ترتیب دئے (۹۷)۔

۹۔ اخلاف کے لئے وسیع رقبہ پر جدید مکانات تعمیر کئے اور ان کے لئے دو مربع زرعی زمین خریدی۔ اپنے برادر اصغر مولانا نور عالم نقشبندی مجددیؒ کو بھی مکان بنا کر دیا اور زمین خرید کر دی (۹۸)۔

Marfat.com

اس طرح آپؒ نے اپنے مستقر سیدا شریف میں ۱۳۲۱ھ/۱۹۰۳ء سے جب آپ بغداد سے واپس آئے، اپنی وفات ۱۳۳۵ھ/ ۱۹۱۷ء تک چودہ سال تدریس، تبلیغ، تربیت اور تصنیف کے میدان میں گراں قدر اور ناقابل فراموش خدمات انجام دیں۔ کثیر خلقت نے آپؒ سے توسّلِ طریقت کی دولت حاصل کی اور بیشمار سالکوں نے بلند مقامات پائے۔ آپؒ کے ارشاد کے مطابق کم وبیش ایک لاکھ چالیس ہزار لوگ بیعت ہوئے اور قریباً اسی (۸۰) اصحاب نے خلافت پائی (۹۹)۔ یہ تعداد حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری حج کے موقع پر میدان عرفات میں موجود عام صحابہ کرامؓ اور کبار صحابہ کرامؓ کی تعداد کے مطابق ہے (۱۰۰)۔

۲۲ رمضان ۱۳۳۵ھ/۱۳ جولائی ۱۹۱۷ء کو آپؒ جمعہ کے دن سحری کے ختم ہونے پر صبح ۳:۳۰ بجے واصل باللہ ہوئے (۱۰۱)۔

حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کے وصال کے بعد آپؒ کے ایک خلیفہ حضرت مولانا نورالعین واعظ اسلام نقشبندی مجدّدی محبوبیؒ نے "قصیدہ فراق محبوب" کے عنوان کے تحت ۵۶ اشعار پر مشتمل ایک قصیدہ لکھا جس کے آخری شعر میں آپؒ کی تاریخ وصال بھی درج کی جو حسب ذیل ہے۔

گفت ہاتف از پئے تاریخِ آں قدسی نہاد

راہنمائے نقشبنداں رفت سوئے حرم یار (۱۰۲)

۵ ۳ ۳ ۱ ۵

راقم نے حضرت مولانا مفتی خواجہ محمد مصطفٰے محبوب عالم نقشبندیؒ کی درج ذیل دو تواریخ وصال کہی ہیں۔

Marfat.com

۱۔ آہ فیاض عظیم

۱۹۱۷ء

۲۔ بودہ "وماارسلنک الّا مبشّراً و نذیراً"

۱۹۱۷ء

آپؒ اپنے گاؤں سیّدا شریف تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں دفن ہوئے یہاں آپؒ کا مزار پرانوار نہایت شاندار تعمیر ہوا ہے اور زیارت گاہ عوام وخواص ہے۔ سیدا شریف جیسی دورافتادہ بستی میں اپنے وجود بابرکت کے بارے میں آپؒ نے ایک شعر کہا تھا جو درج ذیل ہے۔

سیدے دی اس بستی اندر نور وگائے بیڑے
نور دے وچ قصور نہ کوئی، قدر نہ کر دے بھیڑے (۱۰۳)

یہاں ہر سال ۲۶ رجب کو سالانہ عرس مبارک ہوتا ہے جس پر بہت ہجوم خلائق ہوتا ہے۔ آج کل آپؒ کے بڑے پوتے صاحبزادہ محمد احمد ایم ایس سی (کیمسٹری) سجادہ نشین ہیں۔ جبکہ چھوٹے پوتے صاحبزادہ الطاف محمود ہاشمی بی ایس سی (انجینئرنگ) ایم بی اے افواج پاکستان میں لیفٹینٹ کرنل کے عہدے پر فائز رہے ہیں اور حال ہی میں ۶ ستمبر ۲۰۰۸ء کو ریٹائر ہوئے ہیں۔ آپ نہایت اعلیٰ علمی وادبی ذوق رکھتے ہیں جسے انہوں نے اپنے والد صاحب حضرت صاحبزادہ سیّد صدیق احمد نقشبندی مجدّدیؒ سے اور اپنے دادا جان حضرت خواجہ محبوب عالم ہاشمی نقشبندی مجددی توکلیؒ سے وراثت میں پایا ہے۔ آپ اچھے لکھاری ہیں۔ آپ نے اپنے دادا جان کی شہرۂ آفاق کتاب ذکرِ خیر کی قاموس لغت ومصطلحات تیار کی ہے جو اس کتاب کے نئے ایڈیشن کے آخر میں لگائی گئی ہے۔

Marfat.com

حواشی

ا۔ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کا پورا نام ''محمد مصطفےٰ محبوب عالمؒ'' ہے۔
اس بارے میں چند شواہد درج ذیل ہیں۔

(i) یہی نام آپؒ کی مہر فتویٰ پر بھی درج ہے۔جسکی نقل اس کتاب کے باب تصاویر میں شامل ہے۔

(ii) آپؒ اپنی تصانیف پر یہ مہر فتویٰ لگا کر انہیں طالبوں کے سپرد کرتے تھے۔ چنانچہ راقم کے پاس خیر الخیر کا پہلا ایڈیشن ہے۔جس پر آپؒ کی یہ مہر فتویٰ ثبت ہے۔

(iii) حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کے والدین برگزیدہ علمائے زمانہ تھے۔ انہوں نے ہی آپؒ کا پورا نام محمد مصطفےٰ محبوب عالم رکھا تھا۔لیکن روزمرہ کے استعمال کیلئے آپؒ نے اپنے نام کے آخری حصے ''محبوب عالمؒ'' ہی کو ختیار کرلیا۔ (گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ)

۲ ذکر محبوب، صدیق احمدؒ، صاحبزادہ، طبع بار سوم، سیدا شریف، جولائی ۱۹۷۷ء، ص:۷۰/آپؒ کا ایک شجرہ نسب آپؒ کے پوتے لیفٹیننٹ کرنل الطاف محمود ہاشمی سے حاصل ہوا ہے اور وہ قارئین کرام کے استفادہ کے لئے درج ذیل ہے۔
حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ بن خواجہ رکن عالمؒ بن خواجہ فیض عالمؒ بن درویش محمدؒ بن عبد العزیزؒ بن عبد الباریؒ بن لطیف اللہؒ بن عبد الحفوظؒ بن شیخ احمدؒ

Marfat.com

عرف بڈھا بن عباد اللہؒ بن عبد الکریمؒ بن عنایت اللہؒ بن خیر محمدؒ بن خلیل الرحمٰنؒ بن محمد یحییٰ عرفؒ بن محمد صادقؒ بن محمد ناصرؒ بن محمد جعفرؒ بن خدا یارؒ بن اداہیؒ بن سیّد احمدؒ بن محمد زمان علیؒ بن عون معروف قطب شاہ بغدادیؒ بن قاسم یعلیٰؒ بن حمزہ ثانیؒ بن طیارؒ بن قاسمؒ بن علیؒ بن جعفرؒ بن حمزہ اوّلؒ بن محمد حسنؒ بن عبد اللہؒ بن حضرت عباس علمبردارؒ بن حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ۔

لیکن اس مذکور شجرۂ نسب میں اور احوال زندگی میں دیے گئے متن میں بزرگان خانوادہ کی حیثیت میں فرق ہے اور وہ یہ کہ احوال زندگی کے متن میں تین بزرگوں مولانا درویش محمد، مولانا لطیف اللہ اور مولانا عبد الباری کو تین بھائی بتایا گیا ہے مگر اس حاشیہ میں درج شجرۂ نسب میں ان تینوں کو سلسلہ نسب کے اجداد ظاہر کیا گیا ہے۔ مثلاً درویش محمد بن عبد العزیز بن عبد الباری بن لطیف اللہ۔ اب خدا جانے ان دونوں میں سے ٹھیک کیا ہے۔ راقم کے نزدیک مولانا درویش محمد مولانا لطیف اللہ اور مولانا عبد الباری تینوں بھائی تھے۔

۳۔ ذکر محبوب، ص: ۷۰/ خیر الخیر، محبوب عالم نقشبندیؒ، حضرت خواجہ، سیدا شریف، ۱۹۵۴ء، دیباچہ، ص: ۷/ آپؒ نے اپنے بارے میں لکھا ہے۔ ''ہاشمی نسباً'' خیر الخیر، ص: ۲۲ ''اے ہاشمی توکلی۔ اس بات کو رہنے دے''

۴۔ ذکر خیر، محبوب عالم نقشبندیؒ، حضرت خواجہ، دہلی، ۱۳۲۹ھ/ ۱۹۱۱ء، دیباچہ، ص: ۲ ''اما بعد بندہ ابوالہاشم محبوب عالم کہتا ہے''۔/ ایضاً، ص: ۱۴ ''العبد خادم شریعت ابوالہاشم محبوب عالم عفی عنہٗ'' / تنویر الابصار، محبوب عالم نقشبندیؒ، حضرت

Marfat.com

خواجہ، باردوم، تجلّی برقی پریس، دہلی، (س۔ن)، مقدمہ، ص:۱، ''ابوالہاشم محبوب عالم کہتا ہے''

۵۔ ذکرِ محبوب، ص:۶۸

۶۔ ایضاً

۷۔ ایضاً، ص:۶۹

۸۔ ایضاً

۹۔ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ م ۱۹۶۱ء بہ سال ۱۹۵۷ء

۱۰۔ گفتگو سیّدہ معصومہ بی بیؒ م ۱۹۷۴ء بنت حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ/ راقم نے دیکھا کہ حضرت صاجزادہ صدیق احمد شاہ صاحبؒ م ۱۹۷۴ء اپنی پھوپھیوں سے ملنے کے لئے پانڈووال جایا کرتے تھے۔اس خانوادے کے افراد پانڈووال والے مخدوم کہلاتے تھے۔

۱۱۔ ذکرمحبوب، ص:۱۳۰، ۱۳۶

۱۲۔ ایضاً، ص:۱۳۰

۱۳۔ تنویرالابصار، ص:۳۰، ''ابوالہاشم محبوب عالم ابن عارف باللہ رکن عالم عفی عنہٗ''۔

۱۴۔ ذکرمحبوب، ص:۶۹، ۷۲

۱۵۔ ایضاً، ص:۷۲

۱۶۔ ایضاً

Marfat.com

۱۷۔ ایضاً

۱۸۔ ایضاً

۱۹۔ ایضاً

۲۰۔ ایضاً، ص:۴۳ے

۲۱۔ گفتگو حضرت سیّدہ معصومہ بی بیؒ۔

۲۲۔ ذکر محبوب، ص: ۴۳ے ''جب حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کی عمر دس سال ہوئی تو آپؒ کے دادا جان حضرت فیض عالم نقشبندیؒ فوت ہو گئے۔ اس بنا پر ولادت ۱۸۵۰ء ہو تو دس سال کی عمر ۱۸۶۰ء میں ہوتی ہے۔ اسی سال آپؒ کے دادا جان حضرت فیض عالم نقشبندیؒ کی وفات کا حادثہ پیش آتا ہے۔ ازاں بعد حضرت فیض عالم نقشبندیؒ کی وفات ۱۸۶۰ء کے بعد آپؒ حصول تعلیم کے لئے گھر سے نکل پڑے''۔

۲۳۔ ایضاً

۲۴۔ تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت، سید ہاشمی فرید آبادی، جلد دوم، انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی، باب نہم، ص:۳۱۴ تا ۴۰۳

۲۵۔ ایضاً، ص:۴۰۹، ''جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے تقریباً ۲۰ (بیس) برس ان میں سکوت وقنوط کا عالم نظر آئے گا۔ جیسے کسی بہت اُونچے مکان سے گر کر کسی کی ہڈی پسلی شکستہ اور ہوش وحواس غائب ہو جاتے ہیں''۔

Marfat.com

۲۶۔ مثلاً شیخ العرب والعجم حاجی امداداللہ مہاجر مکی و مدنیؒ، رئیس المحدثین شاہ عبدالغنی مجددی دہلویؒ اور ان جیسے دیگر علماء و مشائخ برصغیر سے ہجرت کر کے مکہ مدینہ چلے گئے اور انہوں نے اپنی علمی و عرفانی خدمات وہاں انجام دیں۔
(مجلہ الرشید دارالعلوم دیوبند نمبر)

۲۷۔ تاریخ مسلمان پاکستان و بھارت، باب نہم و دہم

۲۸۔ تحقیقاتِ چشتی، نور احمد چشتی، مولانا، لاہور، ۱۹۹۳ء، ص: ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸/ تذکرہ علمائے اہلِ سنت و جماعت لاہور، اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ، مکتبہ نبویہ، لاہور، مئی ۱۹۸۷ء، ص: ۲۱۹

۲۹۔ شاہی مسجد لاہور کا حال

سکھوں نے اپنے عہد سلطنت میں جامع مسجد عالمگیری المعروف شاہی مسجد کو چھاؤنی میں تبدیل کر دیا تھا۔ سکھ فوجیوں کے گھوڑے مسجد کے وسیع صحن میں بندھتے اور حوض سے پانی پیتے۔ بارود خانہ مسجد کے حجروں میں تھا۔ جب کوئی دوسرا حملہ آور سکھ آتا تو مسجد کے مینار سے نصب شدہ توپوں سے گولے برسائے جاتے۔ جواباً گولہ باری ہوتی وہ اکثر مسجد کے محراب و منبر کو مجروح کرتی اور میناروں کو ہلا دیتی۔ انگریزوں نے ۱۸۴۹ء میں لاہور پر قبضہ کر لیا تو مسجد بدستور چھاؤنی ہی بنی رہی۔ تصور کیا جا سکتا ہے کہ اس زمانے میں لاہور کے مسلمانوں کے قلب و جگر پر کیا گزرتی ہوگی جب ان کی اتنی بڑی مسجد ان کی آنکھوں کے سامنے اس حالت میں ہو۔

Marfat.com

حالات معمول پر آئے تو مولانا غلام محمد بگویؒ نے ایک تحریک شروع کی جس کا مقصد مسجد کو خالی کرانا تھا۔ ان کی لگاتار جدوجہد نے لاہور کے مقتدر مسلمانوں کو بھی اس مطالبہ کا ہمنوا بنا دیا تھا اور وہ بھی جرأت اور دیانت داری کے ساتھ آپؒ کے معاون بن گئے۔ ڈپٹی برکت علی مرحوم، فقیر جمال الدین مرحوم اور دیگر اکابرین نے مولانا کے ساتھ مل کر اس مسجد کو مسلمانوں کی عبادت کے لیے حاصل کر لیا اور اسے پاک کیا گیا اور مرمت کر کے باقاعدہ اذان، خطبہ و جماعت کا اہتمام کیا گیا۔ مولانا غلام محمد بگویؒ ۱۲۵۵ھ/ ۱۳۱۸ھ کے برادر بزرگ مولانا احمد الدین بگویؒ کو نہ صرف شاہی مسجد کا پہلا خطیب اور امام مقرر کیا گیا بلکہ مسجد کی تولیت بھی آپؒ کے سپرد کی گئی۔ (تذکرہ علمائے اہلسنت و الجماعت، ص: ۲۱۸، ۲۱۹)

جامع مسجد نیلا گنبد کا حال مولوی نور احمد چشتی لکھتے ہیں:

بہ عہد سکھاں اس مسجد میں توپ خانہ کا اسباب رہتا تھا۔ اور ابتدائے عمل داری سرکار انگریزی میں یہاں مسکوٹ لال کرتی کا مقرر ہوا۔ اس وقت چھاؤنی میاں میر نہ تھی اور یہی انار کلی مقام چھاؤنی تھا۔ چند سال یہاں مسکوٹ رہا۔ جب چھاؤنی میاں میر مقرر ہوئی تو منشی نجم الدین ٹھیکدار ڈبل روٹی نے اسے واگزار کرا کر مرمت مسجد و سفیدی کرائی۔ اس روز سے اب تک آباد ہے۔ کوئی دن بسبب وعظ کرنے مولوی غلام رسول ساکن کوٹ مہیاں سنگھ بہ سرپرستی منشی نجم الدین (ٹھیکیدار ڈبل روٹی) کے یہ مسجد وہابیوں کی مشہور ہوگئی تھی۔ سن اٹھارہ سو

Marfat.com

باون (۱۸۵۲ء) میں اس مسجد کے امام مولوی احمد الدین صاحب بگہ والے مقرر ہوئے ہیں۔ اوران کی طرف سے ملا نور احمد، امام مسجد جوائی کنجری، نائب امام مقرر ہے جو لاہور کے موتی بازار میں بہ مسجد جوائی کنجری امام ہیں۔ اس مسجد میں اب ملا نور احمد، دست نشانیدہ مولوی صاحب بگہ والا کے امام ہیں اور ان کی طرف سے کریم بخش ایک درویش ساکن کندھوال ہمیشہ اس مسجد میں بطور درویش خادم مسجد ہو کر حاضر رہتا ہے۔ میاں رحیم بخش سوداگر مولوی احمد دین کو اپنے پاس سے ماہواری ارسال کرتے ہیں۔ اور تمام خرچ مسجد میاں رحیم بخش سوداگر کرتے ہیں۔

(تحقیقات چشتی، ص:۹۰۷، ۹۰۸)

۱۸۶۴ء میں جب خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ یہاں (مدرسہ رحیمیہ، جامع مسجد نیلا گنبد میں) پڑھتے تھے تو اس وقت قریباً تیس چالیس لڑکے یہاں پڑھتے تھے۔ مولوی نور احمد چشتی لکھتے ہیں:

''اب قریب تیس چالیس لڑکوں کے اس مسجد میں پڑھتے ہیں''

(تحقیقات چشتی، ص:۹۰۶)

۳۰۔ ذکر محبوب، ص:۳۰/۷/ قاضی سلطان محمود نقشبندی للہیؒ بھابڑہ میں استاد تھے۔ اس نام کی دو شخصیات ایک ہی زمانے میں ہوئیں۔

(۱) استاذ العلماء قاضی سلطان محمود سیالویؒ متوطن انگہ ضلع خوشاب، تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔ البتہ یہ انگہ کے مشہور و معروف علمی خاندان کے اکابر میں سے ہیں جو قاسمی خاندان کے نام سے مشہور ہے۔ مشہور شاعر، ادیب اور

Marfat.com

نقاد احمد ندیم قاسمی م ۲۰۰۷ء کا تعلق بھی اسی خاندان سے ہے۔ یہ قاضی سلطان محمود موقوف علیہ کتب کی تدریس میں ماہر تھے۔ حضرت پیر مہر علی شاہؒ نے یہ کتابیں ان سے پڑھی تھیں۔ حضرت پیر مہر علی شاہؒ کی سوانح ''مہر منیر'' تالیف مولانا فیض احمد فیض کے ص: ۶۸، ۶۹، ۷۰ اور ۷۱ پر ان کا ذکر آیا ہے۔

(۲) قدوۃ العلماء مولوی سلطان محمود متخلص نامیؔ ساکن بندیال ضلع میاں والی۔ ان کا تعلق مولانا غلام نبی نقشبندی للہی اور مولانا غلام مرتضیٰ نقشبندی بربلویؒ دونوں کے ساتھ تھا۔ ان کا ذکر ''انوار مرتضیٰ''، مولانا عبد الرسول بن مولانا قمر الدین، بیربل شریف ضلع سرگودھا، ۱۹۰۹ء، ص: ۱۲۷ پر ملتا ہے۔ یہ شخصیت بھی موقوف علیہ کتب کی تدریس میں ممتاز زمانہ تھی۔ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کی استاد یہ دوسری شخصیت تھی۔

۳۱۔ ذکر محبوب، ص: ۴۷

۳۲۔ ایضاً

۳۳۔ ایضاً / گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ م ۱۹۶۱ء بہ سال ۱۹۵۷ء/ مدرسہ رحیمیہ جامع مسجد نیلا گنبد لاہور کا ذکر حاشیہ نمبر ۲۹ میں مولانا نور احمد چشتی کے حوالہ سے پہلے درج ہو چکا ہے۔

۳۴۔ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ م ۱۹۶۱ء بہ سال ۱۹۵۷ء/۱۸۶۴ء میں جب حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ یہاں داخل ہوئے تھے اس وقت یہاں تیس چالیس کے قریب لڑکے پڑھتے تھے۔

(تحقیقات چشتی، ص: ۹۰۶)

Marfat.com

۳۵۔ ''مولانا احمد الدین بگویؒ (۱۲۲۳ھ/۱۲۸۲ھ) شاہ اسحاق دہلویؒ کے شاگرد اور شاہ غلام علی دہلویؒ کے خلیفہ تھے''۔ مزید تفصیل کیلیے۔ (تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور، اقبال احمد فاروقی، ص:۱۵۲تا۱۵۴/ حدائق الحنفیہ، فقیر محمد جہلمی، مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ، لاہور، طبع چہارم، ص:۵۰۴)۔ جن ایام میں حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ مدرسہ رحیمیہ جامع مسجد نیلا گنبد لاہور میں زیر تعلیم تھے ان دنوں مولانا نور احمد چشتیؒ اپنی تصنیف ''تحقیقات چشتی'' لکھنے میں مصروف تھے۔ وہ قریباً روزانہ مولانا احمد الدین بگویؒ کے پاس مدرسہ رحیمیہ جامع مسجد نیلا گنبد آتے انہیں اپنا کام دکھاتے اور ان سے مشورہ لیتے تھے۔

(گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ م ۱۹۶۱ء)/ تحقیقات چشتی، ص:۴۸، دیباچہ، مصنف مولوی نور احمد چشتی نے یہاں لکھا ہے کہ تحقیقات چشتی ۱۸۶۴ء میں لکھی گئی۔ مفتی غلام سرور چودھری نے اس کی تاریخ تالیف کے بارے میں یہ اشعار لکھے ہیں:

بنی ہے واہ واہ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ اس دم
عجب عمدہ یہ خاطر خواہ تحقیقات چشتی کی
مسیحا نے زبہر سال تألیف اس کے سرور سے
کہا بولو عجب ہے، واہ تحقیقات چشتی کی

۱۸۶۴ء

Marfat.com

۳۶۔ تذکرہ علمائے اہلسنت و جماعت لاہور، ص: ۱۵۲، ۱۵۳ / گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۳۷۔ آپؒ کے تفصیلی حالات دستیاب نہیں ہوئے البتہ محمد دین کلیم نے اپنی کتاب ''لاہور کے اولیائے سہرورد'' میں حضرت مولانا حافظ محمد اسماعیلؒ المعروف میاں وڈا (۹۹۵ھ/ ۱۵۸۶ء ـــ ۱۰۸۵ھ/ ۱۶۷۴ء) کے پانچویں سجادہ نشین کے طور پر چند سطور میں آپؒ کا ذکر کیا ہے۔

حافظ میاں احمد دین سہروردی ولد حافظ میاں شرف الدین سہروردی کا دور سجادہ نشینی اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد ۱۲۷۰ھ/ ۱۸۵۳ء سے ۱۳۰۶ھ/ ۱۸۸۸ء تک قریباً چھتیس (۳۶) سال ہے۔ اس دوران بے شمار لوگوں کو آپؒ سے ناظرہ قرآن مجید پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور ایک کثیر جماعت نے آپؒ سے حفظ قرآن کی دولت پائی۔

(لاہور کے اولیائے سہرورد، محمد دین کلیم، لاہور، ۱۹۶۵ء، ص: ۲۸۸، ۲۸۹)

حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ جب ۱۲۸۰ھ/ ۱۸۶۴ء میں موقوف علیہ کتب پڑھنے کے لیے مدرسہ رحیمیہ واقع جامع مسجد نیلا گنبد، لاہور میں داخل ہوئے تو وہاں آپؒ کے استاد حضرت مولانا احمد الدین بگویؒ تھے (برادر خورد مولانا غلام محمد بگوی، خطیب و متولی بادشاہی مسجد لاہور) اور وہاں آپؒ کے ساتھ تیس چالیس طلبہ اور بھی پڑھتے تھے۔ چنانچہ مولوی نور احمد چشتی لکھتے ہیں:

''اب قریب تیس چالیس لڑکوں کے اس مسجد میں پڑھتے ہیں''

(تحقیقات چشتی، ص: ۹۰۶)

Marfat.com

لیکن ان سب طلبہ کے قیام و طعام کا بندوبست وہاں نہیں تھا۔ حضرت مولانا احمدالدین بگویؒ نے حضرت میاں وڈا سہروردیؒ کی درگاہ واقع باغبان پورہ، شالیمار لنک روڈ مغلپورہ لاہور کے معاصر سجادہ نشین حافظ میاں احمد دین سہروردیؒ سے بات کر کے ان تیس چالیس طلبہ کے قیام وطعام کا بندوبست درگاہ میاں وڈا میں کر دیا۔ یہ طلبہ دن کے وقت مدرسہ رحیمیہ جامع مسجد نیلا گنبد میں آجاتے تھے اور رات کے وقت درگاہ میاں وڈا میں چلے جاتے تھے۔ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ بھی ان کے ساتھ درگاہ میاں وڈا میں رہائش پذیر تھے اور آپؒ کو اپنی خاندانی شرافت کی بناء پر حافظ میاں احمد دین سہروردیؒ سے قرب ہو گیا تھا۔ وہ بھی آپؒ پر بہت شفقت کرتے تھے۔ اسی زمانہ قیام کے دوران آپؒ نے ان سے حفظ قرآن میں استفادہ کیا۔ یہاں آپؒ کا قیام ایک یا ڈیڑھ سال رہا۔

(گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ)

۳۸۔ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۳۹۔ ایضاً

۴۰۔ ذکر محبوب، ص: ۳۰۷ پر لکھا ہے: ''آپؒ لدھیانہ میں مولانا عبدالقادر فاروقیؒ کے پاس کچھ عرصہ ٹھہرے''۔

یہ عبارت حقیقت کے خلاف ہے کیونکہ مولانا عبدالقادر فاروقی لدھیانویؒ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں رئیس الاحرار تھے اور برصغیر کے علمائے وقت میں نہایت

Marfat.com

ممتاز ثقہ حیثیت کے مالک تھے۔ انہوں نے لدھیانہ میں دو منزلی مسجد محلہ موج پورہ میں مدرسہ عربیہ کی بنیاد رکھی تھی۔ جس نے برصغیر کی تعلیمی تاریخ میں ایک نمایاں کردار ادا کیا۔ یہ مولانا عبد القادر فاروقی لدھیانویؒ ۱۸۶۰ء میں وفات پا گئے تھے۔ جبکہ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ اسی سال ۱۸۶۰ء میں اپنے وطن سیدا شریف سے حصول تعلیم کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ اور امر واقع یہ ہے کہ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ مولانا عبد القادر فاروقی لدھیانویؒ کی وفات ۱۸۶۰ء کے بعد ۱۸۶۵ء میں لدھیانہ میں ان کے مدرسے میں داخل ہوئے تھے۔ اس وقت مولانا عبد القادر فاروقی لدھیانویؒ کے دوسرے فرزند مولانا شاہ محمد فاروقی لدھیانویؒ جہاں برصغیر میں شمع آزادی کو جوش میں رکھنے والے علماء کے سردار تھے وہاں انہوں نے لدھیانہ میں اپنے والد ماجد کے مدرسہ کو دوبارہ زندہ کیا اور علمی تحریک کو ترقی دی۔ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ انہی کے شاگرد ہوئے۔ واضح رہے کہ مشہور کانگرسی احراری لیڈر مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ انہی مولانا شاہ محمد فاروقی لدھیانویؒ کے بیٹے مولانا محمد زکریا کے بیٹے ہیں۔

مولانا عبد القادر فاروقی لدھیانویؒ، شاہ عبد القادر دہلویؒ مؤلف ''موضح قرآن'' کے ممتاز شاگرد اور خلیفہ ہیں۔ انہوں نے حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ سے بھی پڑھا تھا۔ یہ صوفیانہ مسلک میں نقشبندی اور مجدّدی تھے۔ ان کے دوسرے فرزند مولانا شاہ محمد فاروقی لدھیانویؒ بھی دہلی کے مکتب حدیث کے امام حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی میراث علمی کے امین تھے اور نقشبندی مجدّدی

Marfat.com

مسلک رکھتے تھے۔ (رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ اور ہندوستان کی جنگ آزادی، عزیز الرحمٰن جامی لدھیانویؒ، دہلی، ۱۹۶۱ء، ص: ۸۵، ۸۶، ۹۰، ۵۹۲، ۵۹۱)

مولانا شاہ محمد فاروقی لدھیانویؒ کی عظمت علمی کے لیے اتنا کافی ہے کہ ان کے شاگردوں میں مولانا عبدالرحیم رامپوریؒ اور مولانا احمد حسن کانپوریؒ (آپؒ پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے استاد ہیں) جیسے اکابر علماء کے نام آتے ہیں۔

(ایضاً، ص: ۱۱ / گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ)

۴۱۔ تاریخ دارالعلوم دیوبند، قاری محمد طیب، کراچی، دارالاشاعت، س۔ن، ص: ۱۴ / تذکرہ مشائخ دیوبند، مفتی عزیز الرحمٰن، کراچی، ۱۹۶۴ء، ص: ۱۸۳ تا ۱۸۶ / ماہنامہ الرشید ''تاریخ دارالعلوم دیوبند نمبر'' جامعہ رشیدیہ، ساہیوال، مارچ، اپریل، ۱۹۸۰ء، ص: ۵۸، ۵۹

۴۲۔ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۴۳۔ (i) ایضاً / گفتگو روح مبارک حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ اگست ۱۹۹۷ء

(ii) ذکر محبوب، ص: ۲۳۰ پر تحریر ہے کہ جب حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ دارالعلوم دیوبند میں داخل ہونے کے لیے گئے اس وقت دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرس حضرت مولانا محمود حسنؒ تھے۔

جبکہ ذکر محبوب ہی کے صفحہ ۲۷۳ پر مولانا اصغر علی شاہ صاحب محبوبی توکلی المعروف جرنیل صاحبؒ کے خلیفہ مجاز حضرت کالے خان نقشبندیؒ کا ایک انٹرویو درج کیا گیا ہے۔ حضرت کالے خان نقشبندیؒ اپنے پیر و مرشد حضرت

Marfat.com

مولانا اصغر علی (حضرت جرنیل صاحب) نقشبندیؒ کی زبان سے یہ فقرہ نقل کرتے ہیں:

''میں دیو بند میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوا جو میرے پیر و مرشد (حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ) کے ہم سبق تھے''۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسنؒ حضرت خواجہ محبوب عالمؒ کے استاد نہیں بلکہ ہم سبق تھے اور حقیقت بھی یہی ہے۔ حضرت شیخ الہندؒ اس وقت دار العلوم دیو بند میں زیر تعلیم تھے اور مولوی محمود نامی ایک عالم کے پاس ابتدائی کتابیں پڑھ رہے تھے۔ جب ۱۲۸۳ھ/ ۱۸۶۶ء میں دار العلوم دیو بند کا قیام عمل میں آیا اور حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ وہاں داخل ہوئے نیز مولانا محمود حسنؒ (۱۸۵۱ء/ ۱۹۲۱ء) حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ (۱۸۵۰ء/ ۱۹۱۷ء) کے ہم عصر تھے۔ شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ ۱۲۶۸ھ/ ۱۸۵۱ء کو بریلی میں پیدا ہوئے اور ۱۳۳۹ھ/ ۱۹۲۱ء کو فوت ہوئے۔ (ماہنامہ الرشید تاریخ دار العلوم دیو بند نمبر، ص: ۱۸۷، ۱۸۸) جبکہ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ ۱۲۶۶ھ/ ۱۸۵۰ء میں پیدا ہوئے اور ۱۳۳۵ھ/ ۱۹۱۷ء میں فوت ہوئے۔

قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ وثوق سے ارشاد فرماتے تھے کہ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کے استاد محترم مولانا محمود یعقوب نانوتویؒ تھے۔ مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ ۳ صفر ۱۲۴۹ھ/ ۱۸۳۱ء کو نانوتہ میں پیدا

Marfat.com

ہوئے اور ۳ ربیع الاوّل ۱۳۰۲ھ/ ۲۱ دسمبر ۱۸۸۴ء میں وہیں فوت ہوئے۔ (ماہنامہ الرشید، ساہیوال، مارچ، اپریل ۱۹۸۰ء، تاریخ دارالعلوم دیوبند نمبر، ص: ۱۸۷، ۱۸۸)

۱۲۸۳ھ/ ۱۸۶۶ء میں دارالعلوم دیوبند قائم ہوا تو مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ یہاں صدر مدرس کی حیثیت سے تشریف لائے اور اپنی وفات تک اس عہدہ پر متمکن رہے۔ وہ علم حدیث میں حضرت شاہ عبدالغنی مجدّدی دہلویؒ کے شاگرد تھے اور انہوں نے دیگر علوم منقول و معقول اپنے والد ماجد مولانا مملوک علی م ۱۲۷۶ھ/ ۱۸۵۱ء سے حاصل کئے۔ وہ دیوبند آنے سے پہلے گورنمنٹ کالج اجمیر میں بطور استاد متعین تھے۔ آپؒ کو ڈپٹی کلکٹر کا عہدہ بھی پیش کیا گیا تھا مگر آپؒ نے اسے قبول نہ کیا۔ البتہ بطور ڈپٹی انسپکٹر شعبہ تعلیم سہارنپور فریضہ انجام دیا۔ آپؒ علوم وفنون میں ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑے صاحب باطن اور شیخ کامل بھی تھے۔ آپؒ کو شاہ عبدالعزیز محدث ثانیؒ کا لقب دیا گیا تھا اور کہا جاتا تھا کہ آپؒ کا حلقہ درس آپؒ کا حلقہ توجہ بھی ہوتا تھا۔ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ نے مولانا محمد قاسم نانوتویؒ سے جو دارالعلوم دیوبند کے بانی تھے زیادہ استفادہ نہیں کیا۔ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ نے تمام استفادہ مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ سے ہی کیا تھا اور شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ قیام دیوبند کے دوران ہی حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کے اچھے دوست بن گئے تھے۔

(حوالہ سابق، ص: ۲۲۳ تا ۲۲۹)

Marfat.com

۴۴۔ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۴۵۔ ایضاً

۴۶۔ ذکر محبوب، ص:۴۳/ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۴۷۔ دارالعلوم دیوبند سے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے رسمی تعلق کا آغاز ۱۲۷۳ھ سے ہوتا ہے لیکن اکابر دیوبند کے ساتھ آپؒ کے تعلقات اس سے پہلے تھے۔ دارالعلوم دیوبند کے قیام کے بعد اس کے بعض طلبہ یہاں سے فراغت کے بعد گنگوہ حاضر ہوتے تھے اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے درس حدیث میں شریک ہو کر استفادہ کرتے تھے۔ چنانچہ اس روایت کے مطابق حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ بھی دارالعلوم دیوبند سے ۱۲۷۲ھ میں دو سال میں دورۂ حدیث سے فراغت پانے کے بعد گنگوہ حاضر ہوئے تھے اور آپؒ نے حضرت گنگوہیؒ سے ایک سال میں دوسرا دورۂ حدیث کیا تھا۔

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ ۹ ذی القعدہ ۱۲۴۶ھ/ ۴ جون ۱۸۲۷ء کو سوموار کے دن گنگوہ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کے والد ماجد مولانا ہدایت احمدؒ اپنے زمانے کے جید عالم دین تھے اور حضرت شاہ غلام علی مجدّدی دہلویؒ کے خلیفہ مجاز تھے۔ حضرت گنگوہیؒ نے قرآن مجید اپنے آبائی وطن (گنگوہ) میں ہی پڑھا۔ پھر کرنال جا کر اپنے ماموں سے فارسی کی کتابیں پڑھیں۔ ازاں بعد مولوی محمد بخش رامپوریؒ سے عربی زبان کی صرف و نحو پڑھی۔ ۱۲۷۲ھ/ ۱۸۵۶ء میں دہلی جا کر مولانا مملوک علیؒ سے تلمذ پایا۔ یہاں مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور مولانا محمد یعقوب

Marfat.com

نانوتویؒ سے تعلق قائم ہوا جو تمام عمر رہا۔ پھر دہلی میں معقولات کی بعض کتابیں مولانا صدر الدین آزردہؒ (م ۱۲۸۵ھ/ ۱۸۶۸ء) سے پڑھیں۔ آخر میں دہلی ہی میں حضرت شاہ عبدالغنی مجددیؒ سے علم حدیث کی تحصیل کی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ سے بیعت ہوئے۔ مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ (م ۱۳۰۲ھ/۱۸۸۴ء) لکھتے ہیں:

جناب مولوی رشید احمد گنگوہیؒ اور مولوی محمد قاسم نانوتویؒ سے اسی زمانے سے ہم سبقی اور دوستی رہی ہے۔ آخر میں حدیث شاہ عبدالغنیؒ سے پڑھی اور اسی زمانے میں دونوں صاحبوں نے قبلہ حاجی امداداللہ دام ظلہ سے بیعت کی اور سلوک شروع کیا۔ اور بڑی تیزی سے اس کی منزلیں طے کرلیں۔ چالیس دن کی قلیل مدت میں خلافت سے سرفراز ہوئے اور گنگوہ واپس جاکر حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ کے بے آباد حجرے کو اپنی قیام گاہ بنایا۔ اس دوران مطب کو ذریعہ معاش بنالیا۔

۱۸۵۷ء میں خانقاہ قدوسی سے نکل کر انگریزوں کے خلاف صف آراء ہو گئے اور حاجی امداد اللہؒ اور ان کے رفقاء کے ساتھ جہاد شاملی میں خوب دادِ شجاعت دی۔ جس کے نتیجہ میں پہلے سہارنپور جیل میں پھر مظفر نگر جیل میں کل چھ ماہ قید رہے۔ رہائی کے بعد گنگوہ میں سلسلہ تدریس شروع کر دیا۔ ۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۲ء میں تیسرے حج کے بعد آپؒ نے التزام کیا کہ ایک سال کے اندر اندر پوری صحاح ستہ کو ختم کرادیتے تھے۔ معمول یہ تھا کہ صبح سے ۱۲ بجے تک طلبہ کو پڑھاتے تھے۔ شہرت سن کر طلبہ حدیث دور دور سے آتے تھے۔ ان کی تعداد

Marfat.com

کبھی کبھی ستر اسی (۷۰،۸۰) تک پہنچ جاتی تھی جن میں ہند کے علاوہ بیرون ہند کے طلبہ بھی شامل ہوتے تھے۔ آپؒ ان کے ساتھ نہایت محبت و شفقت سے پیش آتے تھے۔ درس کی تقریر ایسی آسان اور جاذب ہوتی تھی کہ عام آدمی بھی سمجھ لیتا تھا۔

آپؒ کی سند حدیث وہی تھی جو دارالعلوم دیوبند میں شیخ الحدیث محمد یعقوب نانوتویؒ کی تھی البتہ دیوبند کے بعد وہاں کے طلبہ کے لیے آپؒ کے درس حدیث میں کشش کی وجہ آپؒ کا خاص اسلوب تدریس اور آپؒ کی برگزیدہ شخصیت سے انتساب ہوتا تھا۔ آپؒ کے درس حدیث کی ایک خاص خوبی یہ تھی کہ حدیث کا مضمون سن کر اس پر عمل کرنے کا شوق پیدا ہو جاتا تھا۔ دیوبند میں دورہ حدیث دو سال میں ہوتا تھا لیکن گنگوہ میں آپؒ کے ہاں دورۂ حدیث ایک سال میں ہوتا تھا۔ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی ایک سند اس لئے عالی تھی کہ انہیں یہ سند مولانا احمد علی سہارنپوریؒ سے حاصل تھی۔

آپؒ کی جامع ترمذی کی درسی تقریر ''الکوکب الدری'' کے نام سے طبع ہو چکی ہے جو مختصر ہونے کے باوجود ترمذی کی نہایت جامع شرح ہے۔ ۱۳۱۴ھ/ ۱۸۹۷ء تک آپؒ کا درس جاری رہا۔ ازاں بعد آنکھوں میں موتیا اترنے کی وجہ سے درس بند ہو گیا۔ البتہ ارشاد و تلقین اور فتاویٰ کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ اللہ کے ذکر کی تحریص و ترغیب پر بڑی توجہ تھی۔ جو لوگ حاضر ہوتے تھے۔ آخرت کی رغبت کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور لے جاتے تھے۔ اتباع سنت کا نہایت اہتمام

Marfat.com

فرماتے تھے۔

آپؒ سے دورہ حدیث کی تکمیل کرنے والے طلبہ کی تعداد تین سو سے زائد ہے۔
آپؒ کے آخری شاگرد حضرت مولانا محمد زکریا سہارنپوری کے والد ماجد مولانا محمد یحییٰ کاندھلویؒ تھے۔۱۳۱۴ھ/ ۱۸۹۷ء میں مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی وفات کے بعد دارالعلوم دیوبند کے سرپرست ہوئے۔ مشکل حالات میں دارالعلوم کی گتھیوں کو سلجھا دینا ان کی بڑی خصوصیت تھی۔ پھر ۱۳۱۴ھ/ ۱۸۹۷ء سے مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کی سرپرستی بھی قبول کر لی تھی۔ آپؒ نے فقہ اور تصوف پر چودہ (۱۴) کتب تصنیف فرمائیں۔ ۹ جمادی الاخریٰ ۱۳۲۳ھ/ ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء کو بروز جمعہ اٹھہتر (۷۸) سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپؒ کے تلامذہ اور خلفاء کا حلقہ بہت وسیع ہے۔ (ماہنامہ الرشید تاریخ دارالعلوم دیوبند نمبر، ص: ۵۲،۵۳)

۴۸۔ ذکر محبوب، ص: ۳۰۷/ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۴۹۔ تاریخ دارالعلوم دیوبند، مرتبہ محبوب رضوی، سید، دیوبند، ۱۹۹۲، دارالعلوم دیوبند، ص: ۸۰/ ہندوستان کی قدیم اسلامی درسگاہیں، مولانا ابوالحسنات ندوی، دارالمصنفین اعظم گڑھ، ص: ۳۳

۵۰۔ ذکر محبوب، ص: ۳۰۷/ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۵۱۔ مفتی محمد سعد اللہؒ ابن مولوی نظام الدینؒ قوم شیخ ۱۷ رجب ۱۲۱۹ھ کو مراد آباد (صوبہ آگرہ) میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں والد فوت ہو گئے تو بھائی نے کفالت کی۔ بھاوج نے سختی کی تو گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ شہر شہر گھوم کر

Marfat.com

علم حاصل کیا اور حسب ذیل علماء سے تلمذ پایا۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ (۱۱۵۹ھ/ ۱۷۴۶ء ــــ ۱۲۳۹ھ/ ۱۸۲۴ء)، مولانا محمد اسحاق محدث دہلویؒ (۱۲۶۲ھ/ ۴۶۔۱۸۴۵ء)، اخوند شیر محمد ولائتیؒ، مولوی صدر الدین صدر آزردہؒ (۱۲۰۴ھ/ ۱۷۸۹ ــــ ۱۲۸۵ھ/ ۱۸۶۸ء)، مولانا ظہور اللہ لکھنویؒ، مرزا ہاشم علی محدث لکھنویؒ تلمیذ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، ملا محمود حسن لکھنویؒ، شیخ جمال مکی محدث لکھنویؒ، مولوی محمد حیات پنجابی دہلویؒ م (۱۱۹۹ھ)، مولوی محمد اشرف لکھنویؒ، مولوی محمد اسمٰعیل مراد آبادیؒ، مولوی ظہور اللہ لکھنویؒ اور مرزا حسن علی صغیر محدث لکھنویؒ شاگرد شاہ عبد العزیز دہلوی (وفات ۲۶ صفر ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۴ء)

۱۲۴۳ھ میں فارغ التحصیل ہو کر لکھنؤ پہنچے اور عزیزوں کو اپنا پتا دیا۔ ۱۲۵۰ھ میں مراد آباد سے آپؒ کے عزیز آپؒ کو لے آئے۔ شادی ہوئی اور لکھنؤ میں مدرسہ شاہی میں مدرس ہوئے پھر تاج العروس شرح قاموس کے دفتر میں ملازم ہوئے۔ کچہری کوتوالی میں مفتی مقرر ہوئے۔ لکھنؤ میں ۲۹ برس ملازمت کی۔ ۱۲۶۰ھ میں مولوی محبوب علی مراد آبادی سے توحد جمعہ پر مناظرہ کیا۔ ۱۲۷۰ھ میں حج کیا۔

پریس نہ ہونے کی وجہ سے آپؒ اکثر کتب اپنے ہاتھ سے نقل کرتے تھے۔ لکھنؤ کے مدرسہ میں تقریباً ایک سو (۱۰۰) کتب آپؒ کے خط سے نقل کردہ موجود ہیں۔ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء سے پہلے نواب یوسف علی خان نے آپؒ کو رام پور بلا کر آپؒ کی شاگردی اختیار کی اور آپؒ کو عہدۂ قضا و افتاء دیا اور حاکم

Marfat.com

مرافعہ بنایا۔ آپؒ انتقال تک اسی عہدہ پر مامور رہے۔ آپؒ کے شاگردوں کی تعداد شمار سے باہر ہے۔ چند ممتاز نام یہ ہیں:

مولانا رحمت علی مہاجر مکیؒ، ملا نواب مہاجرؒ، ملا نجف ولائتیؒ، مولوی عبدالکریم خان رام پوریؒ، مولوی حکیم علی حسین خان لکھنویؒ، حکیم محمد ابراہیم لکھنویؒ، مولانا ہادی علی لکھنویؒ، مولانا شاہ عبدالغفار کانپوریؒ، مولانا شاہ عبدالحق کانپوریؒ، حکیم فرزند علی شاہجہاں پوریؒ، مولوی حکیم احمد سعید امروہیؒ، حکیم شبیر علی امروہیؒ، مولوی فریدالدین کاکورویؒ، مولوی عبدالمالک رامپوری ثم ٹونکیؒ اور مولانا مفتی دوست محمد ولائتیؒ (مفتی ریاست ٹونک)۔

آپؒ عربی اور فارسی علوم میں بے مثل تھے۔ عربی، فارسی اور اردو تینوں زبانوں میں اچھے شعر کہتے تھے اور فارسی میں آشفتہ تخلص کرتے تھے۔ کثیر التصانیف تھے۔ کہا جاتا تھا کہ اس جامعیت کا آدمی اس وقت تک اور کوئی نہیں ہوا۔

آپؒ کا کتب خانہ آٹھ صد کتب پر مشتمل تھا اور وقف تھا۔ اخیر عمر میں رامپور کی ملازمت ترک کرنے کا ارادہ تھا اور رئیسہ بھوپال نے عہدہ قضاء کے واسطے طلب کیا تھا۔ اسباب سفر کی درستی ہو رہی تھی کہ ۱۴ رمضان المبارک ۱۲۹۴ھ/ ۱۹۲۹ء کو رام پور میں آپؒ کا انتقال ہو گیا اور شاہ بغدادیؒ کے مزار میں دفن ہوئے آپؒ کے دو فرزند تھے۔ مولوی لطف اللہؒ جو آپؒ کی وفات کے بعد آپؒ کی جگہ مفتی اعظم عدالت عالیہ سرکار رامپور مقرر ہوئے اور مولوی بشارتؒ۔

مفتی سعد اللہؒ کے ''مسئلہ ہنومان گڑھی'' اور ''جہاد اور دارالحرب'' کے بارے میں دو فتوے تاریخ میں ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔

(تذکرہ علمائے ہند، رحمان علی، مولوی، ترجمہ، محمد ایوب قادری، کراچی، ۱۹۶۱ء، پاکستان)

Marfat.com

ہسٹاریکل سوسائٹی، ص:۲۱۴ تا ۲۱۶/ تذکرہ کاملان رام پور، احمد علی خان شوق، دہلی، ۱۹۲۹ء، ص:۱۵۱ تا ۱۵۴/ حدایق الحنفیہ فقیر محمد جہلمی، طبع چہارم، لاہور، ۱۴۰۰ھ، حسن سہیل اکیڈمی، ص:۵۰۶)

۵۲۔ ایضاً

۵۳۔ نواب سید کلب علی خان ۲۰ ذوالحجہ ۱۲۵۰ھ/ ۱۹ اپریل ۱۸۳۵ء کو اتوار کے دن صبح کے وقت ریاست رامپور کے نواب سید یوسف علی خان (۱۲۷۱ھ/ ۱۸۵۵ء ـــــ ۱۲۸۱ھ/۱۸۶۴ء) کے ہاں پیدا ہوئے۔ انہوں نے درج ذیل ممتاز زمانہ اساتذہ سے تعلیم پائی۔

غیاث الدین عزتؒ، فضل حق خیر آبادیؒ، عبدالحق خیر آبادیؒ، ملا محمد نواب افغانیؒ، منشی امیر احمد مینائی اور میر عوض علی عدیل خوشنویس۔

نواب سیّد کلب علی خان اپنے والد نواب سید یوسف علی خان کی وفات کے بعد تیس سال کی عمر میں ۱۲۸۱ھ/۱۸۶۴ء کو تخت حکومت پر متمکن ہوئے۔ احمد علی خان شوقؔ نے انہیں ارسطوئے زمانہ لکھا ہے۔ وہ علوم وفنون کے قدر دان اور علماء پرور تھے۔

نواب سیّد کلب علی خان نومبر ۱۸۷۲ء میں حج کے لئے گئے تو اپنے بیٹے نواب مہدی علی خان کو ریاست کے امور کی انجام دہی کے لیے مقرر کر دیا اس وقت عدالت کے چار درجے تھے۔

۱۔ محکمہ عدالت (دیوانی وفوجداری/سول وکریمینل کورٹ)

۲۔ محکمہ مرافعہ (ہائی کورٹ)

۳۔ محکمہ صدر مرافعہ (سپریم کورٹ)

Marfat.com

۴۔ اجلاس ہمایونی (نواب صاحب کے حضور اپیل کی آخری عدالت)

اجلاس ہمایونی میں جو اپیل کی آخری عدالت تھی، نواب صاحب خود بیٹھتے تھے اور ان کی کرسی عدالت کے دائیں جانب دو اور کرسیاں ہوتی تھیں درمیانی کرسی نائب مفتی اعظم ریاست کے لیے جبکہ تیسری کرسی مفتی اعظم ریاست کے لیے مخصوص تھی۔ یہ اس ریاست کی اعلیٰ ترین عدالت تھی جس میں مفتی اعظم مقدمات کی تحقیق نائب مفتی اعظم سے کروا کے اور خود جانچ پرکھ کے انہیں نائب مفتی اعظم کے ذریعے ہی نواب صاحب کی خدمت میں پیش کرتے تھے۔ پھر نواب صاحب جو فیصلہ دیتے تھے وہ مفتی اعظم کی اجازت سے نائب مفتی اعظم عدالت میں سنا دیتے تھے۔ نواب صاحب کا عہد حکومت از ۱۲۸۱ھ/۱۸۶۴ء تا ۱۳۰۴ھ/ ۱۸۸۷ء تقریباً ۲۳ سال پر محیط ہے۔

اس تیئس سالہ دور میں درج ذیل دو اشخاص مفتی اعظم ریاست رامپور کے منصب جلیل پر فائز ہوئے۔

۱۔ مفتی محمد سعد اللہ خان مراد آبادیؒ (۱۲۱۹ھ/۱۸۰۴ء ــــ ۱۲۹۴ھ/ ۱۸۷۷ء)

۲۔ مفتی محمد لطف اللہ خان رام پوریؒ (۱۲۹۴ھ/ ۱۸۷۷ء ــــ ۱۳۰۴ھ/ ۱۸۸۷ء)

نواب کلب علی خان پکے سنی تھے جبکہ ان کے والد شیعہ تھے۔ نواب صاحب کی درخواست پر دہلی کے ایک نقشبندی مجددی بزرگ مولانا عبدالرشید مجددیؒ بن شاہ احمد سعید مجددیؒ بن ابوسعید مجددیؒ اپنے والد ماجد حضرت شاہ احمد سعید مجددیؒ کے حکم سے ماہ صفر ۱۲۷۳ھ میں رام پور تشریف لائے۔ نواب صاحب نقشبندی

Marfat.com

اور مجددی سلسلہ میں ان کے مرید ہوئے۔ ایک ماہ انہیں مقیم رکھا اور ان سے تعلیم باطنی حاصل کی۔ نواب صاحب کے علاوہ شہر کے بہت سے اور لوگ بھی آپؒ سے بیعت ہوئے۔ نواب صاحب ساری زندگی اپنے پیشوا کی خدمت کرتے رہے۔

نواب سیّد کلب علی خان نے حضرت عبدالرشید نقشبندی مجددیؒ کے بعد ان کے حکم سے رام پور کے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے ایک اور بزرگ مولانا ولی النبی مجددیؒ (م ۱۲۴۴ھ ـــــ ۱۳۲۱ھ) سے بھی فیض پایا۔

(تذکرہ کاملان رام پور، ص: ۱۵۱، ۱۵۴، ۲۲۰، ۳۲۸، ۳۳۹، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۹۳)

۵۴۔ ذکر محبوب، ص: ۳۰۷/ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ/ گفتگو سیدہ معصومہ بی بیؒ بنت حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ

۵۵۔ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کی حیات کے سنین وتواریخ کا شیڈول راقم نے بڑی محنت سے بنایا ہے اور اس کی تیاری میں کئی منابع اور قوی قرائن استعمال ہوئے ہیں۔ یہ شیڈول راقم کی کتاب ''ابو الوقت'' طبع اوّل ۱۹۹۸ء اور حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی مجدّدی توکلیؒ (۱۸۵۰ء ـــ ۱۹۱۷ء) احوال وآثار، لاہور، طبع دوم، ۲۰۰۷ء کے آخر میں درج کیا گیا ہے۔

۵۶۔ ذکر محبوب، ص: ۳۰۷/ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ/ گفتگو سیدہ معصومہ بی بیؒ بنت حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ

۵۷۔ ایضاً

Marfat.com

۵۸۔ ایضاً

۵۹۔ ایضاً / ذکر محبوب میں مصنف نے ''نائب مفتی اعظم'' کی بجائے صرف ''نائب مفتی'' لکھا ہے اور یہ غلط ہے۔ کیونکہ ''نائب مفتی'' کا ذکر زیریں عدالت کے کسی عام مفتی کی نیابت کا تاثر دیتا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ نے نائب مفتی اعظم ریاست رامپور کے منصب جلیلہ کیلئے مقابلے کا تحریری اور زبانی امتحان دیا تھا۔ رامپور کی تواریخ واضح کرتی ہیں کہ ریاست میں نائب مفتی اعظم صرف ایک ہی شخص تھے جبکہ زیریں عدالتوں میں مفتی دیوانی بہت تھے اور نائب مفتی یا نائب مفتی دیوانی کی کوئی اسامی نہیں تھی۔ نواب کلب علی خان والی ریاست رام پور کی اپیل کی انتہائی عدالت میں نواب صاحب کے پاس صرف مفتی اعظم ریاست رام پور اور نائب مفتی اعظم ریاست رام پور ہی کی کرسیاں ہوتی تھیں اور نواب صاحب مذکور انہی دو حضرات کی علمی تحقیقات کو تسلیم کرتے تھے اور انہوں نے انہی دو حضرات کو اپنے محل کے پہلو میں دو کوٹھیاں دے رکھی تھیں اور ان کے علاج معالجہ کے لئے سرکاری طبیب مقرر تھے اور ان کے لئے دو بگھیاں تھیں جن پر یہ سیر کرتے تھے یا عدالت میں آتے تھے۔ بگھیوں کے آگے نقیب چلتے تھے۔ لہٰذا حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ نائب مفتی اعظم ریاست رام پور کے جلیل القدر منصب پر فائز تھے اور اس وجہ سے نواب صاحب مذکور کے قریب تھے اور ان کو محبوب تھے۔

(تذکرہ کاملان رامپور، ص: ۱۵۱، ۱۵۴/ ریاست رامپور میں عدالتی نظام کے بارے

Marfat.com

میں مزید تفصیل کے لیے حاشیہ نمبر ۵۳ ملاحظہ ہو)

۶۰۔ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۶۱۔ ایضاً

۶۲۔ ایضاً

۶۳۔ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کی حیات کا یہ دس سالہ دور راقم کی سمجھ سے بالاتر تھا اور اس کے عدم فہم نے ان کی حیات کے سنین کا شیڈول برہم کر دیا تھا۔ راقم سخت پریشان تھا۔ حتیٰ کہ مئی ۱۹۹۸ء کی ایک رات حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کی روح مبارک سے ملاقات ہوئی تو راقم نے اس دس سالہ دور کے بارے میں ان سے دریافت کیا۔ آپؒ نے فرمایا میں نے یہ دس سال رام پور میں بسر کیے ہیں۔ میں نائب مفتی اعظم تھا اور اس ضمن میں کئی مزید باتیں ارشاد فرمائیں اور فرمایا۔ رامپور کی تواریخ دیکھیں وہاں سے میری بات کی تصدیق ہو جائے گی۔ چنانچہ راقم نے رام پور کی تواریخ کا مطالعہ کیا تو آپؒ کے بیان کی تصدیق ہوگئی۔ اگر اس روز روح مبارک سے ملاقات میں یہ انکشاف نہ ہوتا تو یہ دس سالہ دور آپؒ کی حیات کے سنین کو سخت برہم رکھتا۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذلک اور راقم اس امر کے بارے میں اللہ جل شانہ کا شکر گزار ہونے کے ساتھ ساتھ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کی روح مبارک کا بھی نہایت شکر گزار ہے۔

۶۴۔ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ/ گفتگو روح مبارک حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ

Marfat.com

۶۵۔ ایضاً

۶۶۔ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۶۷۔ تاریخ دارالعلوم دیوبند، ص: ۲۹، ۹۸، ۹۹/ ماہنامہ الرشید ''تاریخ دارالعلوم دیوبند نمبر''، ص: ۷۰، ۴۷/ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۶۸۔ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۶۹۔ ایضاً

۷۰۔ ذکر محبوب ص: ۸۷/ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۷۱۔ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۷۲۔ ایضاً

۷۳۔ ایضاً

۷۴۔ ایضاً

۷۵۔ ایضاً

۷۶۔ ایضاً/ ذکر محبوب میں رامپور کی عدالت عالیہ سے استعفٰی کے بعد آپؒ کا سفر ترکی درج کیا گیا ہے جو خلاف واقعہ ہے اور قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ کی روایت کے بھی خلاف ہے۔

۷۷۔ گفتگو قطب الارشادؒ حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۷۸۔ ایضاً

Marfat.com

۷۹۔ ذکر خیر، ص:۴، ۵/ ذکر محبوب، ص:۷۹، ۸۰ / گفتگو حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۸۰۔ ذکر خیر، ص:۱۴/ تنویر الابصار، ص:۳/ ذکر محبوب، ص:۸۳، ۸۵

۸۱۔ شیخ، عالم، فقیہ، مولانا عبد الحق حقانی بن محمد امیر حنفی دہلوی، مشہور مفسر حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کے ہم عمر اور معاصر ہیں۔ آپکا دور حیات بھی ۱۲۶۷ھ/ ۱۸۵۱ء ـــــ ۱۳۳۵ھ/ ۱۹۱۷ء ہے۔ آپؒ گمتھلا ضلع انبالہ کے رہنے والے تھے۔ آپؒ ۲۷ رجب ۱۲۶۷ھ/ ۲۹ مئی ۱۸۵۱ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی، پھر کانپور پہنچے اور مولانا عبد الحق بن غلام رسول حسینی سے بعض درسی کتابیں پڑھیں اور بلند پایہ کتب مولانا لطف اللہ علی گڑھیؒ بن اسد اللہ علی گڑھیؒ سے پڑھیں۔ پھر مراد آباد جا کر صحاح ستہ میں سے کچھ کتابیں مولانا عالم علی نگینویؒ سے پڑھیں پھر دہلی جا کر مولانا سیّد نذیر حسین محدث نگینویؒ سے بھی استفادہ کیا۔ ازاں بعد مدرسہ فتح پوری، دہلی میں تدریس پر مامور ہوئے اور درس افادہ کا سلسلہ ایک زمانہ تک جاری رہا۔ وہیں سکونت اختیار کر لی اور وہیں شادی بھی ہوئی۔ پھر تدریس کو ترک کر کے تصنیف میں مشغول ہوئے اور حیدر آباد سے وظیفہ حاصل کرنے کی کوشش کی جس میں بغیر خدمت کے کامیاب ہوئے۔ کتابیں تصنیف کیں جن سے برصغیر پاک و ہند میں ان کی شہرت پھیل گئی۔ بحث و مباحثہ میں قوی تھے، ملاحت اور حلاوت پائی جاتی تھی، خوش مزاج تھے، آخری عمر میں مدرسہ عالیہ کلکتہ کے اراکین نے بلا بھیجا اور ۵۰۰ روپے ماہانہ تنخواہ مقرر کی۔ اور انگریز حکومت کی طرف

Marfat.com

سے شمس العلماء کا خطاب ملا۔ ان کی تصانیف میں اصول فقہ کی کتاب حسامی کی عربی شرح ''التعلیق النامی شرح الحسامی فی اصول فقه حنفی''، اصول دین میں ''عقاید الاسلام'' (اردو)، مقدمہ تفسیر قرآن بنام ''البیان فی علوم القرآن'' (اردو) اور تفسیر قرآن بنام ''فتح المنان فی تفسیر القرآن'' (اردو) جو چھ بڑی اور ضخیم جلدوں میں ہے اور ''تفسیر حقانی'' کے نام سے مشہور ہے، شامل ہیں۔ ۱۲ جمادی الاوّل ۱۳۳۵ھ میں وفات ہوئی۔

(نزهة الخواطر، عبدالحیی، مولانا حکیم سید، حیدرآباد دکن، ۱۹۷۰ء، ج ۸، ص: ۲۳۲: ''اردو ترجمہ'')

۸۲۔ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ / گفتگو روح مبارک حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ

۸۳۔ تذکرہ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ، تصنیف مولوی فتح محمد امرتسری ثم لاہوری (فوٹو سٹیٹ قلمی نسخہ) مرسلہ صاحبزادہ خورشید عالم محبوبی توکلی فیصل آباد میں درج ہے کہ یہ جنگ کردستان میں انگریزوں کے خلاف تھی۔ یہ بات تاریخی حقایق کے خلاف ہے۔ ترکی کی کوئی جنگ کردستان میں انگریزوں کے ساتھ نہیں ہوئی۔ ۱۸۹۸ء میں جب حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ ترکی پہنچے تو ترکی کی جنگیں ازمیر کے علاقے میں یونان ہی کے ساتھ ہو رہی تھیں۔

(تاریخ ملت، زین العابدین سجاد میرٹھی، انتظام اللہ شہابی، ج سوم، لاہور، ۱۹۹۱ء، ص: ۱۷۳، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۸۲، ۱۸۳/ انسائیکلوپیڈیا تاریخ عالم، ولیم

Marfat.com

ایل لینگر، اردو ترجمہ، غلام رسول مہر، مولانا، ج اوّل، ص:۱۸۱)

درج ذیل دو کتب قطب الارشاد حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ نے خاص طور پر اپنے کتب خانے میں حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کے سفرِ ترکی کے حوالے کے لئے رکھی ہوئی تھیں اور راقم کو ان سے آگاہ کیا تھا۔

(i) سلطنت عثمانیہ اور اس کی باجگزار ریاستوں کی موجودہ حالت مع موازنہ ۱۸۹۶ء، مرتبہ انشاء اللہ، مولوی، لاہور، ۱۹۰۶ء، حمیدیہ سٹیم پریس، ص:۹

(ii) تاریخ جنگ روم و یونان ۱۸۹۷ء جلال الدین، ماسٹر، طبع مراد آباد، ۱۸۹۷ء

لہٰذا ترکی کی وہ جنگ جس میں حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ شریک ہوئے ازمیر کے علاقہ میں یونان کے ساتھ تھی کردستان کے ساتھ نہیں تھی۔ (گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ/ گفتگو حضرت مولانا سیّد محمد یوسف نقشبندیؒ/ گفتگو روح مبارک حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ جس میں آپؒ نے راقم کو ازمیر کا علاقہ مکاشفۃً دکھایا اور بتایا کہ ہماری جنگ یہاں ہوئی تھی۔ بلاشبہ یہ جنگ یونان کے خلاف تھی اور اس میں یونانیوں کے ساتھ انگریز بھی فریق تھے)

۸۴۔ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۸۵۔ ایضاً/ سکندریہ سے ایک دخانی بحری جہاز پر سوار ہو کر جدّہ پہنچے تو آپؒ کا دخانی بحری جہاز چند روز کے لئے وہاں ٹھہرا۔ آپؒ جہاز سے ساحل پر اترے کہ مدینہ منورہ حاضر ہو کر سلام عرض کر آئیں کہ معاً آپؒ کے ذہن وقلب پر حسب

Marfat.com

ذیل احادیث نبویؐ غلبہ کر گئیں جن کو علاّمہ السمھودی علی بن احمد نورالدین م ۹۱۱ھ نے درج کیا ہے۔(وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ، لبنان، بیروت ۲۰۰۶ء/ دار الکتب العلمیہ، ج ۴، ص: ۱۶۸-۱۷۶۔ الباب الثامن فی زیارۃ النبی ﷺ / سیرت رسول عربی، نور بخش توکلی، پروفیسر، تیسرا ایڈیشن، لاہور، ۱۹۵۷ء، تاج کمپنی، ص: ۷۹۸-۸۰۰، باب دسواں، درود شریف وزیارت قبر شریف)۔

۱۔ مَنْ جَاءَ نِیْ زَائِراً لَا تَحْمِلُهُ حَاجَةٌ اِلَّا زِیَارَتِیْ کَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَهٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ (المعجم الکبیر، سلیمان بن احمد، الحافظ الطبرانی، م ۳۶۰ھ، طبعۃ ثانیۃ ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۷۳ء بیروت، دار الاحیاء التراث العربی، ج ۱۲، ص: ۲۲۵)

ترجمہ: جو شخص میری زیارت کو اس طرح آئے گا کہ میری زیارت کے سوا کوئی اور ضرورت اس کو میرے پاس نہ لائی ہو گی تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں۔

۲۔ مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ (رواہ ابو جعفر العقیلی/ سیرت رسول عربی، ص: ۸۰۰، باب دسواں، درود شریف وزیارت قبر شریف/ وفاء الوفاء، ج ۴، ص: ۱۷۳)

ترجمہ: جو شخص میری زیارت کیلئے قصداً میرے پاس آئے گا وہ قیامت کے

Marfat.com

دن میرے پڑوس میں ہوگا۔

۳۔ مَنْ حَجَّ اِلٰی مَکَّۃَ ثُمَّ قَصَدَنِیْ فِیْ مَسْجِدِیْ کُتِبَ لَہٗ حَجَّتَانِ مَبْرُوْرَتَانِ (فردوس الأخبار بمأثور الخطاب، الديلمي، الحافظ شيرويه الكبير بن شهردار بن شيرويه، (۴۴۵ھ/ ۵۰۹ھ) بيروت ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء، دار الكتاب العربي، ۴: ۷۰، رقم الحديث: ۵۷۰۵، عن ابن عباسؓ)

ترجمہ: جو شخص مکہ مکرمہ کا حج کرے گا ازاں بعد وہ میری مسجد میں میرے پاس آنے کا قصد کرے گا۔ اس کے لئے دو مقبول حج کا ثواب لکھا جائے گا۔

۴۔ مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ

(حوالہ سابق: ۴: ۷۱: رقم الحدیث ۵۷۰۸)

ترجمہ: جو شخص بیت اللہ کا حج کرے گا لیکن میری (روضہ شریف) زیارت نہ کرے گا تو وہ مجھ پر ظلم کرے گا۔

۵۔ مَنْ حَجَّ بَعْدَ وَفَاتِیْ وَزَارَ قَبْرِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ (حوالہ سابق، ج: ۴، ص: ۷۲/ رقم الحدیث: ۵۷۰۹)

ترجمہ: جو شخص میری وفات کے بعد حج کرے گا پھر وہ میری قبر کی زیارت کرے گا۔ اس کی حیثیت اس شخص جیسی ہوگی جس نے میری زیارت میری زندگی میں کی تھی۔

Marfat.com

اس سے آپؒ کو شدید احساس ہوا کہ سرراہ روضۂ نبوی ﷺ کی زیارت کیلئے جانا خلاف ادب ہے لہٰذا جہاز پر واپس چلے گئے اور ارادہ کیا کہ حضور علیہ السلام کی زیارت کیلئے گھر سے باقاعدہ قصداً اور ارادۃً آؤں گا۔اوپر درج احادیث سے حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کے اس موقف کی تائید اور توضیح ہوتی ہے کہ روضہ نبوی ﷺ کی زیارت کے لئے گھر سے قصد کر کے آنا چاہیے۔سرراہ روضہ نبوی ﷺ کی زیارت کے لئے جانا بارگاہ نبوت میں حاضری کے آداب کے خلاف ہے اور سراسر گستاخی ہے۔لیکن روضہ نبوی ﷺ کی زیارت کے لئے گھر سے قصد کر کے آنے کو ابن تیمیہؒ ۷۲۸ھ نے شرک لکھا ہے وہ روضہ نبوی ﷺ کی زیارت کو عام قبور کی زیارت کی مانند شرک قرار دیتا ہے۔اس کے نزدیک قبور اور مشاہد بت ہیں لہذا ان کی زیارت کے لئے آنا شرک ہے۔اس کا مستدل درج ذیل صرف ایک حدیث ہے۔

عن ابی سعید الخدریؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلاَثَةِ مَسَاجِدٍ: مَسْجِدُ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدُ الْاَقْصیٰ وَمَسْجِدِی هَذا ۔ متفق علیه (مشکوٰة المصابیح (عربی) ، باب المساجد و مواضع الصلاۃ ، الفصل الاول ،طبع دیوبند/ کراچی، ص:۶۸،۶۷)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تین مساجد کے سوا (دیگر مساجد میں سے) کسی اور مسجد کی جانب

طویل سفر کے لئے اونٹوں پر کجاوے نہ باندھے جائیں۔ یہ تین مساجد حسب ذیل ہیں۔

۱۔ مسجد بیت اللہ ۲۔ مسجد اقصیٰ

۳۔ یہ میری مسجد (نبوی ﷺ)

ازاں بعد وہ کہتا ہے کہ قصد اور اہتمام کر کے سفر صرف ان مساجد کی زیارت کے لئے ہے کیونکہ یہ عبادت گاہیں ہیں۔

روضہ نبوی ﷺ کی زیارت کے بارے میں ابن تیمیہؒ کا موقف یہ ہے کہ گھر سے نیت اور قصد مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کا کیا جائے پھر جب مسجد نبوی ﷺ میں پہنچ جائے تو وہاں روضہ نبوی ﷺ پر حاضری دے سکتا ہے۔

واضح رہے کہ ابن تیمیہؒ اپنے اس موقف میں جمہور علماء کے موقف کے خلاف ہے اور منفرد ہے چنانچہ بڑے بڑے علماء نے اس کی تکذیب کی۔ مولانا نور بخش توکلی لکھتے ہیں:

بعض لوگ انبیاء کرام اور اولیاء و شہداء عظام کے مشاہد و مقابر کی طرف سفر کرنے کو ناجائز قرار دیتے ہیں اور حدیث لا تشد الرحال کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔

وہابیہ کے مورث اعلیٰ ابن تیمیہؒ نے تو کھلے الفاظ میں فتویٰ دے دیا کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ شریف کی

Marfat.com

زیارت کے قصد سے سفر کرنا سفرِ معصیت ہے جس میں نماز قصر نہ کرنی چاہئے۔ بنابریں زائرین کے علاوہ فرشتے بھی جو ہر روز صبح و شام آسمان سے اُتر کر روضہ شریف پر حاضر ہوتے اور درود شریف پڑھتے ہیں اسی معصیت میں مبتلا ہیں۔ یہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں کمال درجے کی گستاخی ہے۔

ابن تیمیہؒ کے اس فتوے سے شام و مصر میں بڑا فتنہ برپا ہوا۔ شامیوں نے ابن تیمیہؒ کے بارے میں استفتاء کیا۔ علامہ برہان بن الفرکاح فزاری نے قریباً چالیس سطر کا مضمون لکھ کر اسے کافر بتایا۔ علامہ شہاب بن جبل نے اس سے اتفاق کیا۔ مصر میں یہی فتویٰ مذاہبِ اربعہ کے چاروں قضاۃ پر پیش کیا گیا۔ بدر بن جماعہ شافعی نے لکھ دیا کہ ایسے مفتی یعنی ابن تیمیہ کو ایسے فتاویٰ باطلہ سے بزجر و توبیخ منع کیا جائے۔ اگر باز نہ آئے تو قید کیا جائے۔ محمد بن الجریری انصاری الحنفیؒ نے لکھا کہ اسی وقت بلا کسی شرط کے قید کیا جائے۔ محمد بن ابی بکر مالکیؒ نے کہا کہ اسے اس قسم کی زجر و توبیخ کی جائے کہ ایسے مفاسد سے باز آجاوے۔ احمد بن عمر مقدسی حنبلیؒ نے بھی ایسا ہی لکھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ابنِ تیمیہ شعبان ۷۲۶ھ میں دمشق میں قلعہ میں قید کیا گیا اور قید ہی میں ۲۰ ذیقعدۃ ۷۲۸ھ کو اس دنیا سے

Marfat.com

رخصت ہوا۔ (سیرت رسول عربی، ص: ۸۰۲)

مزید یہ کہ حدیث نبوی: لا تشد الرحال کا مقصد طبقات عالم میں تمام مساجد پر تین مساجد۔ مسجد حرام، مسجد نبوی ﷺ اور مسجد اقصیٰ کی فضیلت کو واضح کرنا ہے، اور ابن تیمیہؒ ۷۲۸ھ نے اس حدیث سے جو منفرد موقف نکالا ہے کہ قصداً سفر صرف مذکورہ بالا ان مساجد کی زیارت کے لئے ہی کیا جا سکتا ہے۔ اور روضہ نبوی ﷺ یا قبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے قصداً سفر کرنا شرک ہے۔ ابن تیمیہ کا یہ منفرد موقف سراسر غلط ہے کیونکہ روضہ نبوی ﷺ کی زیارت کے لئے قصداً سفر کرنا بالکل جائز ہے اور اس کے لئے راقم نے اوپر چند احادیث درج کی ہیں جن سے روضہ نبوی ﷺ کی زیارت کے لئے قصداً سفر کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

البتہ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے لا تشد الرحال والی حدیث سے مراد فقط یہ ہے کہ اگر کسی مسجد کی عظمت کے لئے اس کی جانب قصداً سفر کرنا ہو تو طبقات عالم کی تمام مساجد پر مذکورہ بالا تین مساجد کی عظمت اور فضیلت ہے۔ چنانچہ ان کے لئے قصداً سفر کرنا ان کی عظمت اور شان کے لائق ہے کیونکہ حدیث نبوی ﷺ کی رو سے مسجد بیت الحرام میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب ایک لاکھ نماز

Marfat.com

کے برابر ہے۔ جبکہ مسجد نبوی علیہ وسلم اور مسجد اقصیٰ میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب پچاس پچاس ہزار نماز کے ثواب کے برابر ہے۔ (مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیے : سیرت رسول عربی، ص:۸۰۶،۸۱۱)

کتب حدیثِ نبویؐ میں ''لا تشد الرحال'' والی حدیث کو باب المساجد میں ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً مشکوٰۃ المصابیح میں باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ کی الفصل الاوّل میں یہ حدیث مذکور ہے۔ چنانچہ امام الغزالی م ۵۰۵ھ نے اپنی اُمہات الکتب میں سے ایک کتاب احیاء علوم الدین کی کتاب آداب السفر کے الباب الاوّل کی القسم الثانی میں اس حدیث شریف کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس حدیث شریف کا تعلق باب المساجد سے ہے۔ ورنہ قبورِ انبیاء واولیاء وعلماء کی زیارت میں اصل فضیلت کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں۔ البتہ خدا کے نزدیک ان کے درجات کے اختلاف کی بنا پر ان قبور کی زیارت کے مابین فضیلت کے درجات میں فرق ہے۔ امام الغزالی کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

''لا تشد الرحال الا الی ثلاثة مساجد ۔ مسجدی ھذا والمسجد الحرام والمسجد الأقصیٰ'' لأ ن ذلک فی المساجد، فانها متماثلة بعد ھذا المساجد، والا فلا فرق

Marfat.com

بین زیارۃ قبور الأنبیاء والأ ولیاء والعلماء فی أصل الفضل وان کان یتفاوت فی الدرجات تفاوتاً عظیماً بحسب اختلاف درجاتھم عند اللّٰہ

(احیاء علوم الدین، الغزالی، امام ابی حامد محمد بن محمد، الطبعة الاولیٰ، بیروت لبنان، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء، دار الکتب العلمیة، الجزالثانی، ص: ٢٧٠، کتاب آداب السفر، الباب الاوّل القسم الثانی)

اردو ترجمہ: تین مساجد کے سوا کسی اور مسجد کی زیارت کے سفر کے لئے اہتمام سے سواریوں پر کجاوے نہ باندھے جائیں:

(١) مسجد نبویؐ (٢) المسجد الحرام (٣) المسجد الاقصیٰ۔

وجہ یہ ہے کہ اس حدیث نبوی ﷺ کا ذکر مساجد کے باب میں کیا گیا ہے کیونکہ جملہ مساجد ان مساجد کی مماثل ہیں ورنہ انبیاء و اولیاء اور علماء کی قبور کی زیارت فضیلت کی اصل کے لحاظ سے اس سے مختلف نہیں ہے۔ البتہ یہ مساجد اور یہ قبور خدا کے نزدیک درجات میں مختلف ہیں تو ان کی زیارت کے درجات میں بھی اس کے مطابق فرق ہے۔

امام الغزالیؒ سفر ظاہری کی قسم کے تحت بیان کرتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے سفر یا عبادت کے لئے کیا جائے یا حج کے لئے کیا جائے یا جہاد کے لئے کیا جائے ہم نے اس سفر کی فضیلت اس کے

Marfat.com

آداب اس کے ظاہری اور باطنی اعمال کا ذکر احیاء علوم الدین کی کتاب اسرار الحج میں کیا ہے۔اس سفر ظاہری کی جملہ اقسام میں انبیاءؑ کی قبور کی زیارت صحابہ،تابعین اور تمام علماء و اولیاء کی قبور کی زیارت شامل ہے۔اور ہر وہ شخص جس کی زیارت سے اس کی زندگی میں برکت حاصل کی جاتی ہے اس کی وفات کے بعد اس کی قبر کی زیارت سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔اور ''شد الرحال'' (سفر کے لیے اہتمام سے سواریوں پر کجاوے باندھنا) اس غرض کے لئے جائز ہے۔کیونکہ ''لاتشد الرحال'' والی حدیث اس سفر ظاہری کے لئے مانع نہیں ہے۔

امام الغزالیؒ زندہ لوگوں کی زیارت کو فوت شدہ لوگوں کی زیارت سے بہتر سمجھتے ہیں وہ زندہ لوگوں کے فوائد میں ان کی دعا کی برکت کی طلب کو اور ان کی نگاہ کی برکت کو قرار دیتے ہیں۔وہ لکھتے ہیں:

" فان النظر الی وجوه العلماء و الصلحاء عبادة"

(احیاء علوم الدین،الجزالثانی،ص:۲۷۱)

اردو ترجمہ: کیونکہ علماء اور صلحاء کے چہروں کو دیکھنا عبادت ہے۔

امام الغزالیؒ نے سفر کی اقسام کو دو بڑی اقسام میں تقسیم کیا ہے۔

(۱)سفر ظاہری (۲)سفر باطنی

Marfat.com

سفرِ ظاہری کے تحت وہ انبیاء واولیاء کی زیارت کے لئے اور ان کی قبور کی زیارت کے لئے سفر، طلب علم کے لئے سفر، عزیزوں اور رشتہ داروں سے ملاقات کے لئے سفر، تجارت کے لئے سفر اور کسی جگہ وباء پھیل جائے تو اس سے نجات کے لئے سفر کی اقسام کو درج کرتے ہیں۔ جبکہ باطنی سفر کے تحت بُرے اخلاق کو ترک کرنے اور اعلیٰ اخلاق سے اپنے آپ کو آراستہ کرنے کو درج کرتے ہیں۔ اسی میں وہ تزکیہ نفس کے لئے مجاہدات اور ریاضات کے لئے جنگلوں اور پہاڑوں کے سفر کو شامل کرتے ہیں۔ (ایضاً، ص: ۲۷۰، ۲۷۱)

حضرت الشیخ عبد القادر الجیلانیؒ م ۵۶۱ھ اپنی کتاب " الغنية لطالبي طريق الحق عَزّوَجَل " کی فصل في آداب السفر والصحبة فيه میں سفر کی انہی اقسام کو اپنے انداز میں بیان کرتے ہیں۔ جن کا ذکر امام الغزالیؒ نے کیا ہے۔ وہ ظاہری سفر کی دو اقسام کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

(۱) وينبغي أن يكون سفره لطاعة من الطاعات كالحج أو زيارة النبي ﷺ أو زيارة شيخ أو موضع من المواضع الشريفة

(۲) أو لمباح كالتجارة والعلم بعد أحكام علوم العبادات الخمس، لأن علمها فريضة وما وراءها مباح

Marfat.com

وفيه فضل ، وقيل فرض على الكفاية۔

(الغُنية لطالبی طريق الحق عَزّوَجَل،عبد القادر الجيلانیؒ ، الشيخ، م ۵٦١ ، بيروت ،لبنان، الطبعة الاولىٰ ١٤١٧ھ/١٩٩٧ء، دارالكتب العلمية الجزء الاوّل ، ص: ٨١، فصل فی آداب السفر والصحبة فيه)

(۱) اردو ترجمہ: یہ سفر جملہ عبادات میں سے کسی عبادت کے لئے ہو مثلاً حج کے لئے ہو یا زیارت روضہ نبوی ﷺ کے لئے ہو یا کسی شیخ طریقت کی زیارت کے لیے ہو یا مقامات متبرکہ میں سے کسی متبرک مقام کے لیے ہو۔

(۲) یا امور مباح میں سے کسی امر مباح کے لیے ہو مثلاً تجارت کے لیے ہو یا پانچ عبادات کے احکام کے بعد دیگر دینی علوم کے حصول کے لیے ہو۔ کیونکہ پانچ عبادات کے احکام کے علم کا حصول فرض عین ہے۔ جبکہ ان پانچ عبادات کے احکام کے علم کے حصول کے بعد دیگر علوم دینیہ کا حصول مباح کے درجہ میں ہے۔ اور بعض فقہا کے نزدیک دیگر علوم دینیہ کا حصول فرض کفایہ ہے۔

یہاں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے سفرِ ظاہری کی دو قسموں میں سے پہلی قسم کے تحت روضہ نبوی ﷺ کی زیارت کو اور شیخ طریقت کی زیارت کو عبادات میں شمار کیا ہے۔

Marfat.com

اس روشنی میں ابن تیمیہؒ کا دینی، دنیاوی، ظاہری اور باطنی سفروں کی اقسام کو ناجائز قرار دینا اور صرف اوپر مذکور تین مساجد کی زیارت کے لئے سفر کو جائز قرار دینا بڑی زیادتی ہے۔ اس سے بنی نوع انسان کی دینی، دنیاوی، علمی، ثقافتی، معاشرتی اور تجارتی زندگی مفلوج ہو جاتی ہے۔

حدیث **لا تشد الرحال** سے ابن تیمیہؒ کا یہ استنتاج اصولاً سراسر غلط ہے کہ مسجد نبویؐ کی زیارت کے لئے سفر کا قصد و اہتمام کرنا جائز ہے اور روضہ نبویؐ کی زیارت کا قصد و اہتمام ناجائز ہے۔ لہٰذا قصد و اہتمام مسجد نبویؐ کا کرنا چاہیے البتہ روضہ نبویؐ کی زیارت مسجد نبوی ﷺ کی زیارت میں شامل ہو جائے گی۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ روضہ نبوی ﷺ کی زیارت کے لیے قصداً سفر کرنا نہ اس حدیث نبوی ﷺ کے تحت ہے اور نہ یہ حدیث نبوی ﷺ اس کے مانع ہے۔ کیونکہ یہ حدیث نبوی ﷺ صرف اہم مساجد کی زیارت سے متعلق ہے۔

روضہ نبویؐ کے لئے قصد و اہتمام سے سفر کے جواز میں راقم نے پانچ احادیث نبویہ ﷺ اس حاشیہ کے شروع میں درج کی ہیں لہذا اس بارے میں ان سے استدلال کیا جائے ان کی رو سے روضہ نبوی ﷺ کی زیارت کے لئے قصد و اہتمام سے سفر کرنا عین جائز ہی نہیں بلکہ فرض ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

۸۶۔ ذکر محبوب، ص: ۱۰۵ تا ۱۰۷ / گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۸۷۔ ایضاً

۸۸۔ المختصر فی تاریخ شیخ الاسلام سیدنا عبد القادر الجیلانی واولادہٗ، الدروبی، ابراہیم عبد الغنی، کراچی، ص: ۳۱۶

۸۹۔ ایضاً

۹۰۔ ذکر محبوب، ص: ۱۰۸ / گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۹۱۔ حیٰوۃ الروح، حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ، سیدا شریف، ص: ۳۰، ۴ / گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۹۲۔ ایضاً

۹۳۔ ایضاً / گفتگو سیّدہ معصومہ بی بیؒ بنت حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ

۹۴۔ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۹۵۔ ۱۵ اکتوبر ۱۹۱۵ء کو حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ اپنے خلیفہ اعظم حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ کے فرزند بزرگ حضرت مولانا محمد یوسف نقشبندیؒ کی ولادت کی اطلاع پا کر اپنے شہر کے ریلوے سٹیشن منڈی بہاؤالدین سے اپنے خلیفہ اعظمؒ کے وطن مجیٹھا شریف تحصیل و ضلع امرتسر کی جانب روانہ ہوئے۔ تا کہ آپ نومولود کا نام رکھیں اور اسے گھٹی دیں۔ پھر آپ کی گاڑی لاہور سے قصور ہوتے ہوئے جالندھر کے ریلوے سٹیشن پر رکی تو آپؒ نے پلیٹ فارم پر عصر کی نماز کی امامت فرمائی۔ نماز کے بعد آپؒ کی ملاقات مقتدیوں سے

Marfat.com

ہوئی تو اُن میں مشہور مفسرِ قرآن مولانا فتح محمد جالندھریؒ سے بھی تعارف ہوا۔ وہ لاہور جانے کیلئے گھر سے اسٹیشن پر آئے تھے۔ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ سے تعارف کے بعد انہوں نے آپؒ سے اصرار کیا کہ ان کے ہاں تشریف لے چلیں جس پر حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ سفر کا پروگرام تبدیل کر کے ان کے گھر تشریف لے گئے اور پندرہ دن آخر اکتوبر تک وہاں قیام کیا۔ مولانا فتح محمد صاحبؒ نے عرض کیا کہ ان کا اردو ترجمہ قرآن مجید ''فتح الحمید'' کے نام سے دو سال تک چھپتا رہا ہے۔ اور اب وہ مکمل ہو گیا ہے اور برصغیر کے طول و عرض میں نہایت مقبول ہوا ہے لہٰذا تاج کمپنی اسے مکمل طور پر طبع کرنا چاہتی ہے میں نے اس مکمل طباعت سے پہلے اس پر نظر ثانی کا کام شروع کر دیا ہے۔ آپؒ تشریف لائے ہیں آپؒ کی ممتاز زمانہ فقیہانہ بصیرت اور تفسیر قرآن میں آپؒ کی وسعتِ نظر علم المیراث عربی ادب (شعر و نثر) محاورہ عربیت، عربی زبان عربی قبائل کے مختلف لہجات اور بیس سال سے زیادہ فنون کی انتہائی کتب کی بہترین تدریس کی بنا پر آپ کو ان فنون میں جو اعلیٰ درک حاصل ہے۔ اس کے پیش نظر اور اس بنا پر کہ آپ نے عیسائی پادریوں، ہندو پنڈتوں اور سکھ گیانیوں سے بے شمار مناظرے کئے ہیں چنانچہ آپ کو مناظراتی ادب مثلاً تقابل ادیان، دین اسلام اور ترجمۂ قرآن کے مختلف مضامین میں جو منفرد بصیرت حاصل ہے اور علوم باطن کے معارف کے برگزیدہ عالم ہونے کے پیش نظر اور اس بنا پر کہ آپؒ ہفت زبان عالم دین ہیں اردو، فارسی، عربی، ترکی، فرانسیسی، پشتو اور پنجابی زبانوں پر عبور

Marfat.com

ہونے کے ساتھ ساتھ آپؒ پشاور سے دہلی اور لکھنؤ تک برصغیر کی تمام بولیوں اور انکے لہجات کے عالم ہیں۔ میں آپؒ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپؒ میرے اس ترجمہ قرآن مجید کو ملاحظہ فرمایئے اور اس پر نظر ثانی فرمایئے۔ اس پر حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ نے ان کی درخواست کو شرف پذیرائی بخشا اور پندرہ روزہ قیام میں پہلے پندرہ پاروں کے اردو ترجمہ پر نظر ثانی کی۔ اسکے بعد حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ نے مولانا فتح محمد جالندھری سے مجیٹھا جانے کے لئے اجازت لی اور کہا کہ مجیٹھا شریف میں جانا ہے وہاں نومولود کا نام رکھ کر اور اسے گھٹی/تحنیک دے کر جالندھر واپس آئیں گے تو باقی کے ترجمہ قرآن پر نظر ثانی کریں گے۔ پھر حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ مجیٹھا تشریف لے گئے۔ اکتوبر کا مہینہ ختم ہو چکا تھا نومبر کا آغاز تھا مجیٹھا میں آپؒ دس دن رہے اور پھر گیارہ نومبر ۱۹۱۵ء کو واپس جالندھر آ گئے۔ مولانا فتح محمد جالندھریؒ کے ہاں قریباً پچیس (۲۵) نومبر تک آپؒ نے پندرہ دن قیام فرمایا اور باقی کے اردو ترجمہ قرآن مجید پر نظر ثانی کی اور مولانا فتح محمدؒ کو اجازت دی کہ وہ اسے تاج کمپنی کو اسکی مکمل طباعت کے لیے دے سکتے ہیں۔ اسطرح یہ ترجمہ قرآن مجید جو فتح الحمید کے نام سے معروف ہے حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کی نظر ثانی سے شرفیاب ہونے کی بنا پر گویا آپؒ ہی کا ترجمہ قرآن مجید ہے۔ مولانا فتح محمد جالندھریؒ کا اردو ترجمہ ۱۹۰۵ء میں مکمل ہوا تھا اور حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ نے اس پر اکتوبر، نومبر ۱۹۱۵ء میں نظر ثانی کی تھی اور اسے تاج کمپنی نے ۱۹۲۵ء میں اولین بار طبع کیا

Marfat.com

تھا۔ یہ اولین ایڈیشن راقم کے ذخیرہ کتب میں موجود ہے۔ اس وقت سے لیکر اب تک کہ سن ۲۰۰۸ء ہو گیا ہے۔ اس اردو ترجمہ پر سو سال گزر چکے ہیں اور قاعدہ یہ ہے کہ سو سال میں زبانیں اور انکے محاورے تبدیل ہو جاتے ہیں لیکن یہ کرامت ہے یا آیت ربانی کہ مولانا فتح محمد جالندھریؒ کا اردو ترجمہ قرآن مجید اور اسکا محاورہ اُن کی اردو زبان اور اس کے محاورے سے ہرگز ہرگز الگ نہیں ہوا۔ نہ اُسے قدیم اور بوسیدہ کہا جا سکتا ہے۔ حضرت شاہ رفیع الدینؒ، حضرت شاہ عبد القادرؒ، ڈپٹی نذیر احمدؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا احمد رضا خانؒ، مولانا عاشق علی امیٹھیؒ کے تراجم کو پڑھنے سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن مجید کے یہ وہ مشہور اردو تراجم ہیں جو سو سال سے طبع ہو رہے ہیں اور عوام کے لیے استفادہ کا باعث بن رہے ہیں لیکن ان کی اردو زبان اور اسکا محاورہ آج کی اردو زبان اور محاورے کے مطابق نہیں رہے۔ جبکہ مولانا فتح محمد جالندھری کے ترجمہ قران مجید کی اردو زبان آج بھی اسی طرح شگفتہ اور تر و تازہ ہے جس طرح ۱۹۰۵ء میں تھی۔

یہ حال صرف مولانا کے ترجمہ قرآن مجید ہی کا نہیں ہے بلکہ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کی کتاب ذکر خیر کا بھی یہی حال ہے کہ وہ ۱۹۰۸ء میں لکھی گئی تھی اور آج ۲۰۰۷ء میں جبکہ ذکر خیر کی طباعت کو سو سال ہو چکے ہیں لیکن اس کتاب کی زبان اور محاورہ اسی طرح تر و تازہ ہیں جس طرح ۱۹۰۸ء میں تھے۔ اس کتاب کی زبان اور محاورے پر قدامت اور بوسیدگی کا کوئی اثر نہیں ہے۔ یہ کتاب عوام الناس اور خواص کے مابین اسی طرح مقبول، متداول، آسان فہم اور جاذب ہے جیسے کہ ۱۹۰۸ء میں تھی۔ اس سے واضح

Marfat.com

ہوتا ہے کہ فتح الحمید کی اردو زبان اور محاورے کو جو بقا ملی ہے وہ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کی نظر ثانی کی برکت کی وجہ سے ہے۔

مولانا فتح محمد جالندھریؒ کے اردو ترجمہ قرآن مجید بنام ''فتح الحمید'' کے اردو زبان کے محاورے اور اسکے جمالِ ادب '' Aesthetic Value of The Literature'' کو اجاگر کرنے کے لیے راقم نے اپنے ایک طالب علم محمد سلیم اسماعیل شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے عربی کی سطح پر ایک تحقیقی مقالہ بعنوان:

''الشیخ فتح محمد الجالندھری و خدماته باللغة العربية و الجمال الأدبی فی ترجمته للقرآن الكريم''

لکھوایا تھا۔ اسکا تعلیمی سیشن ۱۹۹۶ء — ۱۹۹۸ء تھا۔

۹۶۔ اس قیمتی لائبریری کا کچھ حصہ بوسیدہ کتب کی صورت میں صاحبزادہ خورشید عالم ساکن توکلی منزل کے پاس موجود ہے۔

۹۷۔ ایضاً / گفتگو حضرت صاحبزادہ صدیق احمدؒ

۹۸۔ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۹۹۔ ایضاً

۱۰۰۔ ایضاً

۱۰۱۔ تقویم تاریخی، مرتبہ عبد القدوس ہاشمی، اسلام آباد، ۱۹۸۷ء، ادارہ تحقیقات اسلامی، ص:۳۳۴

۱۰۲۔ ہفتہ وار سراج الاخبار، جہلم، ۱۵ اکتوبر ۱۹۱۷ء، ص:۴

۱۰۳۔ ذکر محبوب، ص:۱۴۳

Marfat.com

(ii) ازواج و اولاد

حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ نے مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر چار شادیاں کیں۔

ا۔ دہلی میں شادی

مدرسہ علوم عالیہ اسلامیہ حسین بخش دہلی (جہاں آپؒ صدر المدرسین تھے اور موقوف علیہ کتب اور کتب حدیث کی تدریس کرتے تھے اور افتاء کے فرائض بھی انجام دیتے تھے) کے اساتذہ کے اس اصرار پر کہ آپؒ جیسے فاضل استاد کو غیر شادی شدہ نہیں رہنا چاہئے۔ آپؒ نے ۱۸۸۵ء میں دہلی کی سلسلہ عالیہ قادریہ کی ایک بزرگ سیّد شخصیّت کی دختر نیک اختر سے، جن کا نام محفوظ نہیں ہے (۱)، پہلی شادی کی۔ یہ بزرگ اس وقت فراش خانہ دہلی کی جامع مسجد کے خطیب اور مفتی شہر تھے (۲)۔ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کی عمر مبارک اس وقت ۳۵ سال تھی اور آپؒ کی یہ زوجہ محترمہ مقبول بارگاہ خدا، صاحب ولایت اور باکرامت تھیں۔ ان سے ایک صاحبزادے پیدا ہوئے جو ۲۵ سال کی عمر پا کر ۱۹۱۰ء میں فوت ہو گئے (۳)۔ ان کی قبر سیدا شریف ہی میں ہے (۴)۔ جبکہ آپؒ کی یہ زوجہ محترمہ بھی شادی کے دو سال بعد ۱۸۸۷ء میں فوت ہو گئیں اور دہلی ہی میں مدفون ہوئیں (۵)۔

Marfat.com

۲۔ پانڈووال میں شادی

آپؒ کی والدہ ماجدہ حضرت مریم بی بیؒ نے اپنے آبائی علاقے موضع پانڈووال تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں اپنے خاندان کی ایک خاتون حضرت آمنہ بی بیؒ م۱۹۳۹ء سے آپؒ کی یہ دوسری شادی جون ۱۸۹۷ء میں کی (۶)۔ان زوجہ محترمہ سے چار صاحبزادیاں اور ایک صاحبزادے پیدا ہوئے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ صاحبزادی صاحبہ صالحہ بی بیؒ / سائیں / (بھولی)

سال ولادت : ۱۸۹۸ء سال وفات : ۲۱ اگست ۱۹۸۶ء (۷)

۲۔ صاحبزادی صاحبہ سکینہ بی بیؒ

سال ولادت : ۱۹۰۴ء سال وفات : ۱۷ اگست ۱۹۹۲ء (۸)

۳۔ صاحبزادی صاحبہ حلیمہ بی بیؒ

سال ولادت : ۱۹۰۷ء سال وفات : ۸ مئی ۱۹۶۳ء (۹)

۴۔ صاحبزادی صاحبہ معصومہ بی بیؒ

سال ولادت : ۱۹۱۵ء سال وفات : ۳ فروری ۱۹۷۴ء (۱۰)

۵۔ صاحبزادہ صاحب شیر عالمؒ

سال ولادت : ۱۹۱۶ء سال وفات : ۲۵ دسمبر ۱۹۷۹ء (۱۱)

Marfat.com

۳۔ بغداد میں شادی

۱۸۹۹ء میں آپؒ نے بغداد میں خاندان بنو ہاشم کے ایک برگزیدہ اور صالح گھرانے میں تیسری شادی کی۔ آپؒ کی ان زوجہ محترمہ کا نام بھی محفوظ نہیں ہے اور ان سے ہونے والی اولاد کا بھی علم نہیں ہے۔ جب آپؒ بغداد شریف سے برصغیر واپس آ گئے تھے تو اپنی وفات تک ہر ماہ بذریعہ منی آرڈر باقاعدگی سے اپنی ان زوجہ محترمہ کو اخراجات بھیجتے تھے (۱۲)۔

۴۔ شاہ آباد کرنال میں شادی

حضرت خواجہ سیّد محمد توکل شاہ انبالوی نقشبندیؒ کی روح مبارک کے حکم سے آپؒ نے صالح اولاد نرینہ کے لئے یہ چوتھی شادی ضلع کرنال تحصیل شاہ آباد کے حضرت پیر جی سیّد علی حسین شاہ نقشبندی مجددی توکلیؒ کی دختر نیک اختر حضرت سیّدہ بشیر النساء بیگمؒ (ولادت ۱۳۱۵ھ/ ۱۸۹۸ء) سے ۱۳۳۳ھ/ ۱۹۱۵ء میں کی (۱۳)۔ اس وقت ان زوجہ محترمہ کی عمر ۱۷ سال تھی (۱۴)۔ ان سے صرف ایک فرزند حضرت مولانا صاحبزادہ سیّد صدیق احمد شاہ صاحبؒ ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۶ء میں پیدا ہوئے وہ صاحبزادہ شیر عالم سے چھ ماہ بڑے تھے (۱۵)۔ اور وہ درگاہ عالیہ کے پہلے سجادہ نشین ہوئے۔ وہ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۹۴ھ/ ۱۰ مئی ۱۹۷۴ء کو جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات گیارہ (۱۱) بجے کے قریب فوت ہوئے (۱۶) اور اپنے آبائی گاؤں سیدا شریف تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں اپنے والد گرامی حضرت مولانا مفتی خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کے روضہ شریف کے اندر دفن ہوئے۔ انہی کی اولاد سیدا شریف میں آج گدی نشین ہے۔ یہ زوجہ محترمہ ۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۴ھ/ ۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ۶۷ سال کی عمر پا کر فوت ہوئیں (۱۷)۔ قبر مبارک سیدا شریف میں ہے۔

Marfat.com

حواشی

ا۔ اس نیک خاتون کی عمر مبارک بائیس (۲۲) سال کے قریب ہوئی تو اس کے والدین کو اس کے رشتہ کی فکر ہوئی۔ کئی رشتے آئے۔ اس خاتون نے انکار کر دیا اور کہا کہ وہ مطلق شادی نہیں کرے گی۔ اس خاتون کی تمام تر توجہ اللہ تعالیٰ کے ذکر وفکر اور اسکی عبادت کی طرف تھی۔ اتنی چھوٹی عمر میں وہ بڑی متقی، پاکیزہ، زاہدہ، عابدہ، قناعت پسند، گوشہ گزین اور باخدا خاتون تھیں۔ جمال ظاہری کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اسکو مکارم اخلاق اور حسن سیرت سے بھی نوازا تھا۔ اس کے والد صاحب اس کے اس رویے سے کہ وہ شادی سے گریزپا ہے نہایت پریشان تھے کہ اتنے میں مدرسہ حسین بخش دہلی کے بعض اساتذہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اس مدرسہ کے صدر مدرس حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کیلئے رشتہ کی درخواست کی۔ والد صاحب نے خاتون سے کہا کہ ایک جوانِ صالح جو بہت بڑے فقیہہ اور عالم دین ہیں اب ان کا رشتہ آیا ہے تو قبول کر لے۔ اس نے حسب معمول انکار کر دیا۔ جب چند یوم گزرے تو اس کو پے بہ پے تین رات حضرت نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضور علیہ السلام نے حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کی شکل دکھا کر اس خاتون سے کہا: "یہ میرا بیٹا ہے تو اس سے شادی کر لے"۔ چنانچہ یہ خواب اس نے اپنے والد صاحب

Marfat.com

کے سامنے پیش کیا کہ مجھے ایک جوان دکھایا گیا ہے اور اس سے شادی کے لیے کہا گیا ہے۔ والد صاحب نے کہا: جو رشتہ آیا ہوا ہے وہ بھی ایک جوان صالح کا ہے جو ہاشمی النسب ہے اور مدرسہ حسین بخش میں صدر مدرس ہے۔ بیٹی نے عرض کیا:

''ابّا جان! آپ مجھے اس جوان کی صورت دور سے دکھا دیجئے اور اگر یہ وہ ہی جوان صالح ہے جس کے بارے میں حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے تو میں اس سے شادی کرلوں گی۔'' چنانچہ والد صاحب نے بندوبست کیا اور ایک دن دور سے حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کا سراپا اسے دکھا دیا۔ اس نے کہا:

''یہ وہی جوان ہے جس سے شادی کا حکم مجھے دیا گیا ہے۔ میں تیار ہوں آپ بندوبست کیجئے''۔

چنانچہ شادی کا بندوبست کیا گیا اور حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کا نکاح اور شادی اس خاتون سے ہوگئی۔ آپؒ نے دہلی کے محلّہ فراش خانہ میں ایک مکان کرائے پر لیا اور اپنی زوجہ کے ساتھ رہنے لگے۔ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کا تمام دن مدرسہ میں گزرتا تھا اور آپؒ رات کو گھر آکر سو جاتے تھے۔ صبح پھر مدرسے کا کام ہوتا تھا۔ جب ایک ماہ گزرا تو منڈی کے دکاندار بل لیکر آپؒ کے پاس آگئے۔ کہ گھر میں ایک مہینے میں یہ سامان ادھار منگوایا گیا ہے اب مہینہ ختم ہوگیا ہے لہٰذا آپؒ رقم ادا کر دیجئے۔ آپؒ نے رقم دیکھی تو وہ بہت بڑی تھی اور آپؒ کی استطاعت سے باہر تھی۔ لوگوں نے آپؒ کو بتایا کہ آپؒ تو مسجد چلے جاتے ہیں یہاں منڈی سے کُھلا سامان آتا ہے دیگیں چڑھ جاتی ہیں اور رات

Marfat.com

تک لنگر چلتا رہتا ہے آپؒ اس خاتون کے پاس گئے اور عاجزی سے کہا: اے نیک خاتون میں ایک مدرس ہوں میری تنخواہ ان اخراجات کی متحمل نہیں ہے۔ تو کچھ خیال کر اتنا خرچہ کر جتنی میری بساط ہے اور مجھ پر زیادہ بوجھ نہ ڈال۔ وہ مسکرائی اور کہا آپؒ پریشان نہ ہوں پھر اس نے اٹھ کر مٹی کا تیمّم کرنے والا ڈھیلا اٹھایا زیرلب کچھ پڑھ کر اسے پھونک ماری تو وہ سونے کا ہو گیا تھا۔ اس نے وہ ڈھیلا آپؒ کو دے دیا اور کہا: جایئے اسے فروخت کر دیجئے پھر جو رقم مل جائے اس سے دکانداروں کا قرض ادا کیجئے۔ آپؒ بڑے حیران ہوئے اور پوچھا کہ خدا کی بندی! یہ نعمت تجھے کیسے حاصل ہوئی؟ ازراہ مہربانی اس میں سے مجھے بھی حصہ دے دے۔ اس نے کہا کہ حضور: یہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔ ایک وقت آئے گا کہ آپؒ کا مرتبہ اس سے بہت بڑا ہوگا۔ آپؒ اس وقت میرے لیے دعا کرنا۔ مجھ پر آپؒ کے بلند مرتبے کا انکشاف ہوا ہے اور میں نے صرف حصول برکت کے لیے آپؒ سے شادی کی ہے۔

ازاں بعد معمول ہو گیا کہ دیگیں چڑھی رہتی تھیں اور قسم ہا قسم کے کھانے پکتے رہتے تھے اور تقسیم ہوتے رہتے تھے۔ مہینے کے آخر میں وہ خاتون اسی طرح مٹی کا تیمّم والا ڈھیلا اٹھا کر اس پر پھونک مار کے آپؒ کو دے دیتی تھی وہ سونے کا بن جاتا تھا آپؒ اسے فروخت کر کے قرضہ ادا کر دیتے تھے۔ ایک دن آپؒ نے اس سے کہا: اے نیک خاتون۔ تو اتنا خرچ کیوں کر رہی ہے؟ اس نے کہا مجھے پتا ہے کہ میری زندگی بہت تھوڑی ہے ایک یا دو سال۔ اس لیے میں چاہتی ہوں

Marfat.com

کہ جتنی خیرات میں کر سکتی ہوں اپنی زندگی میں کرلوں۔اس خاتون سے آپؒ کا ایک بچہ پیدا ہوا۔ بچے کی عمر قریباً ایک سال ہوئی تو وہ خاتون اچانک فوت ہوگئی اور دہلی میں دفن ہوئی۔آپؒ کا وہ بچہ اپنے نانا کے پاس چلا گیا۔آپؒ کا دل اچاٹ ہوگیا اور دہلی سے کرنال آگئے۔جیسا کہ آپؒ کے حالات میں تحریر ہے۔

جب حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ ۱۹۰۳ء میں سفر بغداد سے واپس برصغیر آئے تو آپؒ کو اس بچے کی یاد آئی جو اپنے ننھیال دہلی میں تھا۔آپؒ دہلی پہنچے وہ بچہ جوان ہو چکا تھا آپؒ اسے اپنے ساتھ لیکر سیدا شریف آگئے اور وہاں اسکی تعلیم وتربیت کی اس کا نام عبدالعزیز تھا۔(گفتگو حضرت سیدہ معصومہ بی بیؒ بنت حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ) باقی حالات کے لیے دیکھیے حاشیہ نمبر۴

۲۔ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ / گفتگو سیّدہ معصومہ بی بیؒ بنت حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ

۳۔ گفتگو سیّدہ معصومہ بی بیؒ بنت حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ

۴۔ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کے ان صاحبزادہ صاحب کا نام عبدالعزیز تھا۔ وہ بہت متقی، پرہیزگار اور صالح جوان تھے۔جب ان کی عمر قریباً پچیس برس ہوئی تو انہیں کسی طرح یہ معلوم ہوا کہ ان کی زندگی کے صرف دس سال باقی رہ گئے ہیں تو انہوں نے کمال ادب اور عجز وانکساری کے ساتھ اپنے والد گرامی حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کی خدمت میں اپنی بقیہ حیات کے دس برس پیش کیے اور عرض کیا کہ آپؒ میری حیات کے ان دس برسوں کو خلق خدا کی

Marfat.com

ہدایت اور پیشوائی کیلئے قبول فرمایئے۔ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ نے اس صالح فرزند کی اس درخواست کو قبول فرمالیا تو وہ صاحبزادہ صاحب مرض طاعون میں مبتلا ہو کر وصال فرما گئے اوران کی حیات کے بقیہ سال آپؒ کو مل گئے۔ (گفتگو حضرت صاحبزادہ سیّد صدیق احمد نقشبندیؒ / گفتگو حضرت سیّدہ معصومہ بی بیؒ بنت حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ)

۵۔ گفتگو حضرت سیّدہ معصومہ بی بیؒ بنت حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ

۶۔ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ، حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ کے آخری ایام میں ۱۵ دن کی چھٹی لیکر گھر گئے تھے لیکن آپؒ کو وہاں ایک ماہ سے زیادہ وقت لگ گیا اور جب وہ واپس آئے تو دیکھا کہ حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ اپنے مرض وفات میں تھے۔ حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ نے پوچھا کہ آپؒ نے دیر کیوں لگائی؟ تو آپؒ نے عرض کیا کہ میری والدہ صاحبہ نے ایک رشتہ ڈھونڈ رکھا تھا میں گھر گیا تو انہوں نے شادی کر دی اس وجہ سے آنے میں تاخیر ہوئی۔ حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ نے فرمایا: آپؒ کی ایک اور شادی شاہ آباد میں ہوگی اور اس سے صالح نرینہ اولاد بھی ہوگی۔

(ذکر خیر، حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ، بار گیارھویں، سیدا شریف، (س۔ن)، ص: ۲۴۳/ ذکر محبوب، ص: ۱۳۲، ۱۳۳/ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ)

۷۔ ذاتی ریکارڈ / گفتگو سیّدہ سلمہ بی بی بنت سکینہ بی بیؒ بنت حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ

Marfat.com

۸۔ ایضاً

۹۔ ایضاً

۱۰۔ ایضاً

۱۱۔ ایضاً

۱۲۔ قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں ہر ماہ کے اوائل میں جب سیدا شریف حاضر ہوتا تھا تو دیکھا کرتا تھا کہ میرے پیشوائے پاک ہر ماہ ایک معقول رقم اپنے کسی مرید کو دیتے تھے اور اسے پتہ لکھوا کر ارشاد فرماتے تھے اس پتے پر یہ رقم بذریعہ منی آرڈر بغداد شریف بھیج دیجئے۔ سیدا شریف میں آپؒ کے حضور میری حاضری کے تین چار سال کے دوران کئی بار آپؒ نے مجھے بھی یہ امر سپرد کیا تھا۔ اور مجھے بتایا تھا کہ آپؒ نے بغداد شریف میں قیام کے دوران وہاں بنو ہاشم کے ایک برگزیدہ خاندان میں ایک شادی کی تھی۔ اور اب آپؒ اس خاتون کو باقاعدہ نان نفقہ بھیجا کرتے ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اس شادی سے آپؒ کی کوئی اولاد بھی ہوئی لیکن اب ہمیں اس اولاد کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔

(گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ / گفتگو حضرت سیدہ معصومہ بی بیؒ وحضرت سیّدہ صالحہ بی بیؒ بنات حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ) / راقم کی حاصل کردہ معلومات کے مطابق بنو ہاشم کا ایک برگزیدہ خاندان ابھی تک بغداد شریف میں موجود ہے۔ اور اس میں بڑے بڑے علماء اور مشائخ ہوئے ہیں۔

Marfat.com

۱۳۔ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۱۴۔ ایضاً۔ گفتگو حضرت سیّدہ معصومہ بی بیؒ بنت حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ

۱۵۔ گفتگو حضرت سیّدہ معصومہ بی بیؒ، حضرت سیّدہ صالحہ بی بیؒ، حضرت سیّدہ سکینہ بی بیؒ بنات حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ

۱۶۔ گفتگو و تحریر صاحبزادہ لیفٹیننٹ کرنل الطاف محمود ہاشمی بن حضرت صاحبزادہ صدیق احمدؒ بن حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ

۱۷۔ ذاتی ریکارڈ/ ذکر محبوب، انتساب، ص:۳

☆☆ شاہ آباد، ضلع کرنال میں حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ نے مولانا صوفی محمد صادق الاسلامؒ کے خاندان میں ۱۹۱۴ء میں ایک شادی کی تھی۔ اس خاتون کا نام کرامت بی بی تھا۔ جسے عرف عام میں ''کرامن'' کہا گیا۔ یہ خاتون نکاح کے بعد شدید بیمار ہوگئیں اور پھر رخصتی سے پہلے ہی وفات پاگئیں۔

(گفتگو حضرت سیّدہ معصومہ بی بیؒ، حضرت سیّدہ صالحہ بی بیؒ، حضرت سیّدہ سکینہ بی بیؒ بنات حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ/ گفتگو و تحریر لیفٹیننٹ کرنل صاحبزادہ الطاف محمود ہاشمی)

راقم نے اس لیے کہ یہ خاتون رخصتی سے پہلے فوت ہوگئیں اور خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کے حرم میں نہ آسکیں ان کی اس شادی کے بارے میں تحریر نہیں کیا جبکہ یہ نوٹ لیفٹیننٹ کرنل صاحبزادہ الطاف محمود کے کہنے پر دیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بین الاقوامی سطح کی عظیم شخصیات کے کئی چھوٹے چھوٹے پہلو ہوتے ہیں۔ ان کی شخصیت کا تذکرہ کرتے ہوئے ان چھوٹے چھوٹے پہلوؤں کا احصاء کرنا قطعاً ضروری نہیں سمجھا جاتا۔ اس لیے راقم نے ان چار شادیوں کا ذکر کیا جن سے اولاد ہوئی اور جنکے بارے میں قوی روایات دستیاب ہوئیں۔

Marfat.com

(iii) حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کے تلامذہ

حضرت خواجہ محمد مصطفٰے محبوب عالم نقشبندیؒ ممتازِ زمانہ عالم، نابغہ روزگار محقق اور ماہر استاد تھے۔ قیام رامپور کے زمانے میں عدالتی تعطیلاتِ موسمِ گرما کے دوران دارالعلوم دیوبند میں اپنے استاد مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ کے پاس جا کر رہا کرتے تھے۔ آپؒ کے کھانے پینے کا انتظام بھی آپؒ کے استاد محترم کے گھر ہی سے ہوتا تھا۔ البتہ آپؒ وہاں کے علماء اور منتہی طلبہ کو بغیر معاوضہ فقہ اور فتویٰ نویسی کی اعلیٰ تعلیم دیتے تھے (۱)۔ یہ معمول تقریباً دس (۱۰) سال رہا (۲)۔ پھر دو (۲) سال تک دہلی میں مدرسہ حسین بخش میں منطق، فلسفہ، علم الکلام، فقہ، تفسیر اور حدیث بیک وقت پڑھاتے رہے (۳)۔ یہ ہی حال کرنال کے مدرسہ اسلامیہ میں تھا (۴)۔ پھر انبالہ شریف میں مدرسہ تو کلیہ جاری کیا تو وہاں بھی گیارہ (۱۱) سال تک معقول و منقول کے انہی انتہائی علوم کی تدریس کرتے رہے (۵)۔ ازاں بعد جب آپؒ نے اپنے وطن سیدا شریف میں سکونت اختیار کی اور وہاں مدرسہ علوم عالیہ اسلامیہ تو کلیہ جاری کیا جو آپؒ کی وفات ۱۹۱۷ء تک رہا تو وہاں اپنے زمانہ قیام ۱۹۰۳ء سے ۱۹۱۷ء تک چودہ سال دیگر مضامین کے ساتھ اسلامی فقہ اور افتاء کی اعلیٰ کتب پڑھاتے رہے (۶)۔ اس طرح آپؒ کا یہ دورِ درس و تدریس قریباً اڑتیس (۳۸) برسوں پر محیط ہے (۷)۔ اور اگر بالفرض اڑتیس (۳۸) سال کے اس طویل عرصہ میں ہر سال بیس (۲۰) طلبہ نے بھی آپؒ سے تلمذ پایا ہو تو آپ سے شرف تلمذ پانے والے

Marfat.com

کل طلبہ کی تعداد یقیناً کسی صورت بھی سات سو (۷۰۰)، آٹھ سو (۸۰۰) سے کم نہیں ہوگی۔ لیکن جو چند اسماء ہمیں دستیاب ہو سکے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ حکیم اکرام الحقؒ صاحب شوق کرنالی (۸)

انہوں نے اپنے استاد حضرت خواجہ محمد مصطفےٰ محبوب عالم نقشبندیؒ کی مدح پر چار شعر لکھے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

ہمہ داں حضرت محبوب عالمؒ
بشد قاصر ز توصیفش لسانم
توکل شاہ کردند شرح صدرش
علیھم رحمۃ الحق باد دائم
فیوضش کرد روشن عالمے را
تلمذ بود حاصل شوقؔ راہم (۹)
نوشتم من اگر حالات ایشاں
کتابت را ز قرطاسے نیابم (۱۰)

۲۔ صوفی محمد صادق الاسلام شاہ آبادیؒ (۱۱)

انہوں نے اپنے استادِ محترم حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کے اقوال اور فرمودات جمع کئے تھے جن کو حضرت صاحبزادہ صدیق احمدؒ نے ''حیوۃ الروح'' کے نام سے مرتب کر کے طبع کر دیا تھا (۱۲)۔

Marfat.com

۳۔ ابو نعیم عبد الرحیمؒ (۱۳)

حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ نے کرسی کے استعمال کے جواز کے بارے میں جو فتویٰ دیا ہے اس کے آخر میں ان کا نام درج ذیل ہے۔

"کتبہ خادم شریعت ابو نعیم عبد الرحیم" (۱۴)

یہ آپؒ کے ان شاگرد علماء میں سے معلوم ہوتے ہیں جو سفر و حضر میں آپؒ کے ساتھ رہتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے جیسا کہ کرسی پر بیٹھ کر وعظ کرنے کے شرعی جواز کے بارے میں حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کے فتویٰ کے آخر میں انہوں نے اپنا نام لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؒ کی زیر ہدایت فتاویٰ کی تیاری اور ان کی کتابت کا کام ان کے ذمے تھا۔

۴۔ قطب الا رشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللّٰہ نقشبندیؒ (۱۵)

ایک دفعہ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ نے قطب الا رشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ سے فرمایا:

"مولوی صاحب آپؒ مجھ سے مشکوٰۃ شریف پڑھ لیتے تو آپ کو کوئی کمی نہ رہتی"

حضرت قطب الا رشادؒ نے عرض کیا: حضور آپؒ مہربانی فرمائیے۔ اس پر حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ نے آپؒ کو مشکوٰۃ شریف چند دن میں پڑھائی اور پھر اپنی سند مشکوٰۃ دے دی اور اس پر ہی کتب حدیث صحاح ستہ کی روایت کی اجازت بھی دی اور ارشاد فرمایا:

"قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ مشکوٰۃ شریف کا مطالعہ باقاعدہ

Marfat.com

رکھئے۔ یہ صحاح ستہ اور بعض دیگر کتب حدیث کی جامع ہے اور مشکوٰۃ شریف کو سمجھنے کے لئے اس کی درج ذیل متداول شروح سے استفادہ کیجئے''

۱۔ اشعۃ اللمعات (فارسی)، عبدالحق محدث دہلویؒ، شیخ، م۱۰۵۲ھ/ ۴۳-۱۶۴۲ء (۱۶)

۲۔ مظاہر حق اردو ترجمہ مشکوٰۃ شریف، محمد اسحاق دہلوی، حضرت مولانا شاہ، م۱۲۶۲ھ/ ۴۶-۱۸۴۵ء (۱۷) اور اردو شرح مشکوٰۃ شریف از جناب نواب قطب الدین خان بہادرؒ م ۱۲۷۹ھ/ ۳-۱۸۶۲ء (۱۸) تلمیذ حضرت شاہ محمد اسحاق دہلویؒ (۱۹)۔ یہ اردو شرح آپؒ نے اپنے استاد کے کہنے پر لکھی تھی'' (۲۰)

ازاں بعد حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ نے ان دونوں شروح کی بے حد تعریف فرمائی (۲۱)۔

۵۔ راقم پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی کو بھی قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ کے واسطہ سے حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ سے تلمذ کا شرف حاصل ہے۔ ۱۹۵۹ء میں قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ نے مشکوٰۃ شریف حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کی سند سے پڑھائی از روئے متن، از روئے معانی وشرح، واز روئے واردات (احکام وعلوم وانوارات احادیث نبویہ)۔ **الحمد للّٰہ علی ذلک** اور قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ نے راقم کو مشکوٰۃ شریف

Marfat.com

کے باقاعدہ مطالعہ کی تاکید کرتے ہوئے مشکوٰۃ فہمی کے لئے اس کی انہی دو شروح کی طرف رجوع کا حکم دیا جن کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

راقم کو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ نے مشکوٰۃ کیسے پڑھائی یہ ایک نرالا طریق ہے جو صرف آپؒ سے مخصوص تھا۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

حضور علیہ الرحمۃ عصر کی نماز کے بعد چارپائی پر لیٹ جاتے تھے اور مراقب ہو جاتے تھے۔ مشکوٰۃ کی کتاب نہ آپؒ کے ہاتھ میں ہوتی تھی نہ راقم کے ہاتھ میں۔ راقم آپؒ کی چارپائی کی پائنتی کی جانب زمین پر بیٹھ جاتا تھا جب آپؒ مراقب ہو جاتے تھے تو فرماتے تھے: ''ہوں''! راقم پہلے سے تیار ہوتا تھا۔ فوراً مراقب ہو جاتا تھا۔ چنانچہ عالم بیداری میں ایک ہلکے سے سکر کی کیفیت میں مشکوٰۃ کی کتاب سامنے آجاتی تھی۔ اس کا ایک ایک صفحہ کھلتا تھا اور احادیث، ان کے معانی اور ان کی شروح میرے قلب پر وارد ہونے لگتی تھی۔ یہ کیفیت قریباً ایک گھنٹہ رہتی تھی۔ اس دوران مشکوٰۃ شریف کے قریباً پچاس (۵۰) صفحات پڑھے جاتے تھے۔ اس طرح اندازاً چھ سات دن میں مشکوٰۃ شریف کی تدریس مکمل ہو گئی۔ آپؒ ارشاد فرمایا کرتے تھے:

شیخ فعّال است بے آلت چو حق
با مریداں دادہ بے گفتے سبق (۲۲)

ترجمہ: شیخ طریقت حق تعالیٰ کی مانند بغیر کسی آلہ کے کام کرتا ہے۔
اور مریدوں کو بغیر گفتگو کیے (محض توجہ سے) سبق دیتا ہے۔

Marfat.com

ازاں بعد آپؒ نے راقم کو اپنی سند مشکوٰۃ عطا فرمائی اور اس سند پر ہی حدیث نبویؐ کی کتب صحاح ستہ کی اجازت سے نوازا والحمد لِلّٰہِ علیٰ ذلک (۲۳)۔

اس طریق سے سند حدیث حاصل کرنا جائز اور رائج ہے اور اس کو مناولہ کہتے ہیں۔

Marfat.com

حواشی

۱۔ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۲۔ ایضاً

۳۔ ذکر محبوب، صاحبزادہ صدیق احمد، سیدا شریف، جولائی ۱۹۷۷ء، ص: ۷۸/ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۴۔ ذکر محبوب، ص: ۷۹/ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۵۔ ذکر خیر، حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ طبع بار گیارھویں، سیدا شریف، (س۔ن)، ص: ۱۴/ ذکر محبوب، ص: ۸۷، ۹۱

۶۔ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ/ گفتگو حضرت سیّدہ معصومہ بی بیؒ بنت حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ

۷۔ آپؒ رامپور میں ریاست کی اعلیٰ ترین عدالتوں ''عدالت صدر مرافعہ'' اور ''عدالت اجلاس ہمایونی'' میں نائب مفتی اعظم ریاست رامپور (ڈپٹی چیف جسٹس آف رامپور سٹیٹ) کے طور پر دس (۱۰) سالہ خدمات کے دوران موسم گرما کی تعطیلات کے دو ماہ دارالعلوم دیوبند میں اپنے استاد مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ کے پاس قیام کیا کرتے تھے۔ اس دوران قیام و طعام کا بندوبست آپؒ کے استاد گرامی کے ہاں ہوتا تھا اور آپؒ دارالعلوم دیوبند میں

Marfat.com

اپنے استاد کے معاون کے طور پر کام کرتے تھے۔ دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل ذہین علماء اور انتہائی جماعتوں کے ذہین طلبہ کیلئے فقہ حنفی کی انتہائی کتب اور فتویٰ نویسی کے قواعد کی بلا معاوضہ تدریس کرتے تھے۔ آپؒ کے استاد مولانا یعقوب نانوتویؒ دارالعلوم کے شیخ الحدیث ہونے کے ساتھ ساتھ مفتی بھی تھے اور دارالعلوم دیوبند میں آنے والے فتاویٰ کے جوابات وہی لکھا کرتے تھے۔ لیکن عدالتی تعطیلات کے دوران حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ جب یہاں مقیم ہوتے تھے تو دارالعلوم دیوبند میں آنے والے فتاویٰ کے جوابات اپنے استاد محترم کی جانب سے خود لکھا کرتے تھے۔ اسطرح آپؒ نے دارالعلوم دیوبند میں دس سال تدریس اور افتاء کی خدمات انجام دیں، ۲ برس مدرسہ حسین بخش دہلی میں، ایک برس مدرسہ اسلامیہ کرنال میں، گیارہ (۱۱) برس مدرسہ اسلامیہ انبالہ شریف میں اور (۱۴) برس مدرسہ تو کلیہ سیدا شریف میں بھی درس و تدریس کی خدمات انجام دیں۔ اسطرح آپؒ کا دور درس و تدریس قریباً اڑتیس (۳۸) برس پر محیط ہے۔

۸۔ ذکر کثیر، حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ، بار سوم، سیّدا شریف، (س۔ن)، ص: ۱۱۰

۹۔ اس مصرعے میں آپؒ نے حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ سے شرف تلمذ کا ذکر کیا۔

۱۰۔ ذکر کثیر، ص: ۱۱۰

۱۱۔ ذکر محبوب، ص: ۱۸۷، ۲۰۰

Marfat.com

۱۲۔ حیوٰۃ الروح، محبوب عالم نقشبندیؒ، حضرت خواجہ، مرتبہ محمد صادق الاسلام، مولانا صوفی، سید اشریف، (س۔ن)، مقدمہ، ص:۵

۱۳۔ قلمی نسخہ، حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کا کرسی پر بیٹھ کر وعظ کہنے کے شرعی جواز کے بارے میں فتویٰ، ص:۴

۱۴۔ ایضاً

۱۵۔ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۱۶۔ تذکرہ علمائے ہند، مولوی رحمٰن علی، کراچی، ۱۹۶۱ء پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی، ص:۲۷۶، ۲۷۷

۱۷۔ ایضاً، ص:۴۰۹

۱۸۔ ایضاً، ص:۳۹۲

۱۹۔ ایضاً

۲۰۔ ایضاً

۲۱۔ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۲۲۔ مثنوی معنوی مولوی، جلال الدین رومیؒ، حضرت مولانا، م۶۷۲ھ، اردو ترجمہ، سجاد حسین، قاضی، اردو بازار لاہور، ۱۹۷۴ء، الفیصل ناشران وتاجران کتب، ج۲، ص:۱۳۴

۲۳۔ ذاتی یادداشت، پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ

Marfat.com

(iv) حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کے خلفاء

حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ نے اپنے مریدین اور خلفاء کے بارے میں ایک مرتبہ اپنے خلیفۂ اعظم حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ سے فرمایا تھا کہ ہمارے مریدین کی تعداد حضرت نبی کریم ﷺ کے حجۃ الوداع کے موقع پر میدان عرفات میں موجود عام صحابہ کی تعداد (تقریباً ایک لاکھ چالیس ہزار)(۱) کے برابر ہے اور خلفاء کی تعداد اس موقع پر موجود کبار صحابہ (تقریباً اسّی)(۲) کی تعداد کے برابر ہے۔ مگر ہمیں اب تک آپؒ کے صرف اکتیس (۳۱) خلفاء کے نام دستیاب ہو سکے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۱۔ احمد اسلامؒ، حضرت مولانا حکیم حافظ، ساکن موضع شاہ آباد ضلع کرنال (بھارت)(۳)

۲۔ اصغر علی رادوریؒ، حضرت مولانا، المعروف بہ ''حضرت جرنیل صاحبؒ''، ساکن قصبہ رادور شریف تحصیل تھانیسر ضلع کرنال (بھارت)(۴)

۳۔ اللہ رکھاؒ، حضرت مولانا خواجہ، ساکن موضع خاص پور ضلع امرتسر (بھارت)(۵)

۴۔ برکت علیؒ، حضرت مولانا خلیفہ، ساکن موضع چونڈہ دیوی ضلع امرتسر (بھارت)(۶)

۵۔ جمال الدینؒ، حضرت مولانا حافظ، سابق صدر مدرس مدرسہ نعمانیہ، لاہور، مدفون کٹھالہ شیخاں تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین (۷)

۶۔ حسن علی قریشیؒ، حضرت میاں، المعروف بہ ''بابا رتی داڑھی والے''، ساکن موضع

Marfat.com

چونڈہ دیوی ضلع امرتسر (بھارت) (۸)

۷۔ حسین علی قریشیؒ، حضرت میاں، المعروف بہ ''باباچٹی داڑھی والے''، ساکن موضع چونڈہ دیوی ضلع امرتسر (بھارت) (۹)

۸۔ رحمت علی شاہؒ، حضرت مولانا، ساکن قصبہ میہم ضلع رہتک (بھارت)، مدفون قصبہ تلمبہ تحصیل خانیوال ضلع ملتان (۱۰)

۹۔ عالم شاہؒ، حضرت مولانا خلیفہ، ساکن موضع سجادہ ضلع امرتسر (بھارت) (۱۱)

۱۰۔ عبدالکریم شاہؒ، حضرت مولانا خلیفہ، ساکن موضع کھبا راجپوتاں ضلع امرتسر (بھارت) (۱۲)

۱۱۔ عبداللہ خانؒ، حضرت مولانا، ساکن موضع پٹی ضلع امرتسر (بھارت) (۱۳)

۱۲۔ علی حسین شاہ نقشبندی مجدّدی توکلیؒ، حضرت مولانا پیر جی سیّد، ساکن موضع شاہ آباد ضلع کرنال (بھارت)، (آپؒ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کے فرزند بزرگ حضرت مولانا صاحبزادہ صدیق احمدؒ کے نانا ہیں) (۱۴)

۱۳۔ عمر بخش مستؒ، حضرت مولانا، المعروف بہ ''مست عمرا'' (۱۵)

۱۴۔ عمری مجذوبہؒ، حضرت مائی، ساکن لاہور (۱۶)

۱۵۔ عین الدین شاہؒ، حضرت مولانا سیّد، ساکن موضع بھگوان پور تحصیل دیپالپور ضلع ساہیوال (۱۷)

۱۶۔ غلام جیلانیؒ، حضرت مولانا منشی، ساکن موضع راہوالی ضلع گوجرانوالہ (۱۸)

۱۷۔ فتح محمد خان جالندھریؒ، حضرت مولانا، مترجم اردو ترجمہ قرآن مجید بنام ''فتح الحمید''

Marfat.com

ساکن شہر جالندھر (بھارت) (۱۹)

۱۸۔ فتح محمد رئیسؒ، حضرت مولانا حافظ، ذیلدار و بانی مدرسہ عربیہ جامع فتحیہ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (۲۰)

۱۹۔ فضل احمدؒ، حضرت مولانا حافظ، ساکن موضع رسول نگر تحصیل و ضلع گوجرانوالہ (۲۱)

۲۰۔ فیروز دینؒ، حضرت بابو، سابق پوسٹ ماسٹر، ساکن محلّہ اسلام آباد سٹریٹ نمبر ۴ شہر گوجرانوالہ (۲۲)

۲۱۔ کرم الٰہیؒ، حضرت مولانا منشی، ساکن موضع رسول نگر ضلع گوجرانوالہ (۲۳)

۲۲۔ محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ، قطب الارشاد قیوم زماں حضرت مولانا سیّد، مدفون آستانہ عالیہ حبیبیہ بیرون شیشیاں والا دروازہ محلّہ نیو مسلم آباد شہر گجرات (پنجاب) (۲۴)

۲۳۔ محمد صادق الاسلام شاہ آبادیؒ، حضرت مولانا صوفی، جامع اقوال و ملفوظات محبوبیہ بنام ''حیوۃ الروح'' (۲۵)

۲۴۔ محمد عبداللہؒ، حضرت مولانا حافظ، ساکن موضع بوہت، تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاؤالدین (۲۶)

۲۵۔ محمد کریم چمٹے والےؒ، حضرت مولانا منشی صوفی (۲۷)

۲۶۔ محمد محمود اختر نقشبندی مجدّدی توکلّیؒ، حضرت مولانا حکیم سیّد، ساکن موضع شاہ آباد، ضلع کرنال (بھارت) ثم قادر آباد، تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاؤالدین (آپؒ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کے فرزند بزرگ حضرت مولانا

Marfat.com

صاحبزادہ صدیق احمدؒ کے ماموں ہیں)(۲۸)

۲۷۔ محمد نور العینؒ، حضرت مولانا، ساکن موضع پھلراں سیداں، ضلع جہلم، سابق صدر مدرس مدرسہ نعمانیہ، لاہور(۲۹)

۲۸۔ سیّد محمود علی شاہ گیلانیؒ، حضرت مولانا حکیم حافظ، ساکن کہروڑ پکا ملتان (پروفیسر اجمل چشتی، شعبہ اردو، گورنمنٹ دیال سنگھ کالج، لاہور اور محمد اسلم سیالکوٹی نے آپؒ کے حالات پر ایک کتاب ''ذکر محمود'' تحریر کی ہے)(۳۰)

۲۹۔ مردان علی خان راجپوتؒ، حضرت مولانا چوہدری، ساکن موضع بنڈالہ تحصیل و ضلع بھمبر آزاد کشمیر(۳۱)

۳۰۔ ملائے رولاؒ، حضرت، (آپؒ کے خلیفہ خواجہ ادولکؒ تھے۔ ان کے خلیفہ محمد شاہ عالمؒ تھے۔ ان کے خلیفہ فیض محمد خانؒ تھے۔ جو کانجو سوات میں ہوئے۔ انکے خلیفہ حضرت میاں عبدالرشید توکلیؒ عرف نوٹاں والی سرکار سرگودھا میں ہوئے۔ جو ۲۳ جولائی ۱۹۹۴ء کو گولی لگنے سے شہید ہوئے۔ حضرت میاں عبدالرشیدؒ کے حالات پر خالد مراد صاحب نے ''تیرے پراسرار بندے تذکرہ حضرت میاں عبدالرشید قلندر المعروف نوٹاں والی سرکارؒ'' کے نام سے ایک اچھی سوانح حیات تحریر کی ہے۔ یہ کتاب ۱۹۹۸ء میں لاہور سے طبع ہوئی ہے۔)(۳۲)

۳۱۔ نور عالم نقشبندیؒ، حضرت مولانا، برادر اصغر حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ، ساکن موضع سیدا شریف تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین(۳۳)

Marfat.com

حواشی

۱۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، بہ عنوان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ج ۱۹، لاہور، ۱۹۸۶ء، جامعہ پنجاب، ص:۶۲

۲۔ ایضاً

۳۔ ذکر محبوب، صدیق احمدؒ، صاحبزادہ، سیدا شریف، جولائی ۱۹۷۷ء، ص:۱۰۰، ۲۴۶، ۲۵۵

۴۔ ایضاً، ص:۲۶۶، ۲۷۲

۵۔ ایضاً، ص:۲۷۹

۶۔ ایضاً، ص:۲۶۲

۷۔ ایضاً، ص:۱۲۱

۸۔ ایضاً، ص: ۱۲۰، ۲۵۱، ۲۶۱

۹۔ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۱۰۔ ذکر محبوب، ص:۱۸۰، ۱۹۳، ۱۹۴، ۲۷۴

۱۱۔ ایضاً، ص:۱۵۷، ۱۶۳

۱۲۔ ایضاً، ص:۱۷۵، ۲۶۶، ۲۷۴

۱۳۔ ایضاً، ص:۲۷۴

Marfat.com

۱۴۔ ایضاً،ص:۲۷۹

۱۵۔ ایضاً،ص:۱۹۱،۱۹۲

۱۶۔ گفتگو فاروق طریقت حضرت مولانا سیّد محمد یوسف نقشبندیؒ

۱۷۔ ذکر محبوب،ص:۲۸۰

۱۸۔ گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

۱۹۔ قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ کے ہاں ۱۵ اکتوبر ۱۹۱۵ء کو آپؒ کے بڑے فرزند (حضرت مولانا سیّد محمد یوسف نقشبندیؒ) کی پیدائش کی بذریعہ خط اطلاع ملنے پر حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ آپؒ کے ہاں مجیٹھا شریف تشریف لے جاتے ہوئے ادائیگی نماز کیلئے جالندھر اسٹیشن پر ٹھہرے تو وہاں آپؒ کی ملاقات مولانا فتح محمد خان جالندھریؒ سے ہوئی۔ باہمی تعارف کے بعد مولانا فتح محمد جالندھریؒ کی پرزور درخواست پر آپؒ نے اپنے سفر کے پروگرام کو تبدیل فرمایا اور انکے گھر تشریف لے گئے۔ پندرہ دن قیام فرمایا۔ مولانا فتح محمد جالندھریؒ آپؒ کے حلقہ بیعت میں داخل ہوئے اور بعد از حصول اسباق و توجہات سلوک مجدّدیہ خلافت و اجازت سے سرفراز ہوئے۔ (گفتگو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ/ گفتگو بیگم سنیہ خانم پوتی مولانا فتح محمد خان جالندھریؒ ساکن فیصل آباد)

۲۰۔ ذکر محبوب،ص:۱۵۸،۱۵۹

۲۱۔ ایضاً،ص:۱۰۳،۱۳۸

Marfat.com

۲۲۔ گفتگو حضرت مولانا سیّد نور شاہؒ، ساکن محلّہ اسلام آباد، سٹریٹ نمبر ۴ گوجرانوالہ شہر (آپؒ بابو فیروز دینؒ کے پڑوسی تھے)

۲۳۔ خیر الخیر، محبوب عالم نقشبندیؒ، حضرت خواجہ، بار سوم، سیدا شریف، ۱۹۵۴ء، دیباچہ ص: ۷ (انہی منشی کرم الٰہیؒ کی درخواست پر حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ نے کتاب خیر الخیر تصنیف فرمائی) / ذکر محبوب، ص: ۱۲۲

۲۴۔ ذکر محبوب، ص: ۲۵۷، ۲۷۵ تا ۲۷۹

۲۵۔ حیوۃ الروح محبوب عالم نقشبندیؒ، حضرت خواجہ، مرتبہ محمد صادق الاسلام، مولانا صوفی، سیدا شریف، (س۔ن)، مقدمہ، ص: ۵/ ذکر محبوب، ص: ۱۸۷، ۲۰۰

۲۶۔ ذکر محبوب، ص: ۱۲۸، ۲۶۶

۲۷۔ راقم نے انہیں سیدا شریف میں حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کے سالانہ عرس شریف کے موقع پر کئی بار دیکھا ہے۔

۲۸۔ ذکر محبوب، ص: ۲۵۶

۲۹۔ سراج الاخبار، اکتوبر ۱۹۱۷ء میں ایڈیٹر فقیر محمد جہلمی نے آپؒ کا اسی (۸۰) شعروں پر مشتمل ایک طویل مرثیہ شائع کیا جو آپؒ نے اپنے شیخ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کے وصال پر تحریر کیا تھا۔ اس کی تعارفی سطور میں آپؒ کو خلیفہ لکھا گیا ہے۔

۳۰۔ ذکر محمود، پروفیسر اجمل چشتی، محمد اسلم سیالکوٹی، بار دوم، شیخ سنز پبلشرز، لاہور، ۱۹۹۱ء، ص: ۶۱، ۶۲

Marfat.com

۳۱۔ گفتگو حکیم محمد شریف، ساکن موضع نندووال، تحصیل وضلع گجرات (پنجاب) خلیفہ حضرت مولانا نور عالم نقشبندیؒ

۳۲۔ یہ تیرے پراسرار بندے "حضرت میاں عبدالرشید قلندر شہیدؒ، المعروف: نوٹاں والی سرکار سرگودھا"، خالد مراد، لاہور، ۱۹۹۸ء، الثغر پرنٹرز، ص:۱۳۹

۳۳۔ ذکر محبوب، ص:۲۶۶، ۲۷۱

Marfat.com

(۷) حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کی تصانیف

۱۔ ذکر خیر/صحیفہ محبوب (مطبوع)

۲۔ خیرالخیر/مرغوب السلوک (مطبوع)

۳۔ ذکر کثیر/محبوب السلوک (مطبوع)

۴۔ خیر کثیر/قلمی موجود فی خزانۃ الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ نقشبندی

۵۔ تنویر الابصار لمن اراد ان یتمسّک بجنود الابرار (مطبوع)

۶۔ شب حسیں برعرش بریں/الاسراء الجمیل الی الرب الجلیل/لمعات احمدی مطبوع

۷۔ حیٰوۃ الروح / مرغوب القلوب فی اقوال المحبوب، مرتبہ محمد صادق الاسلام شاہ آبادی، صوفی، بانقدیم، صدیق احمدؒ، حضرت صاحبزادہ (مطبوع)

۸۔ نوادر آثار، تحقیق وترتیب، حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ نقشبندی (مطبوع، یہ رسالہ آپؒ کے دو مکتوبات اور ایک فتویٰ کی متنی تحقیق پر مشتمل ہے)

۹۔ رسالہ فی خواص و دعوۃ حسبنا اللّٰہ و نعم الوکیل با مؤکل/ قلمی موجود فی خزانۃ الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ نقشبندی

۱۰۔ رسالہ فی خواص و دعوۃ حسبی اللہ لا الٰہ الّا ھو ط علیہ توکّلت وھو ربّ العرش العظیم با مؤکل/قلمی موجود فی خزانۃ الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ نقشبندی

Marfat.com

۱۱۔ رسالہ فی خواص و دعوۃ سورۃ والشمس با مؤکل /قلمی موجود فی خزانۃ الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ نقشبندی

۱۲۔ رسالہ فی خواص و دعوۃ سورۃ الاخلاص بامؤکل /قلمی موجود فی خزانۃ الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ نقشبندی

۱۳۔ رسالہ فی خواص و دعوۃ خاتم شریف بامؤکل/ قلمی موجود فی خزانۃ الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ نقشبندی

۱۴۔ رسالہ فی خواص و دعوۃ دائرہ شریف بامؤکل/ قلمی موجود فی خزانۃ الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ نقشبندی

۱۵۔ رسالہ فی خواص و دعوۃ سورۃ المزمّل بامؤکل /قلمی موجود فی خزانۃ الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ نقشبندی

۱۶۔ رسالہ فی خواص ودعوۃ سورۃ الجن بامؤکل /قلمی موجود فی خزانۃ الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ نقشبندی

۱۷۔ رسالہ فی خواص و دعوۃ حزب دھروشیہ بامؤکل /قلمی موجود فی خزانۃ الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ نقشبندی

۱۸۔ رسالہ فی خواص ودعوۃ چھل کاف بامؤکل/قلمی موجود فی خزانۃ الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ نقشبندی

۱۹۔ رسالہ فی خواص ودعوۃ یا باسطُ /قلمی موجود فی خزانۃ الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ نقشبندی

Marfat.com

۲۰۔ رساله فی خواص ودعوة سیف المؤمنین /حزب النصر امام شاذلی بامؤکل/ قلمی موجود فی خزانة الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ نقشبندی

۲۱۔ رساله فی خواص ودعوة یا وهاب بامؤکل/ قلمی موجود فی خزانة الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ نقشبندی

۲۲۔ رساله فی خواص و دعوة اسم غوث اعظم یا شیخ عبد القادر جیلانی شیأً لله /قلمی موجود فی خزانة الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر

۲۳۔ رساله فی خواص و دعوة سورة یٰسین /قلمی موجود فی خزانة الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ نقشبندی

۲۴۔ رساله فی خواص و دعوة حزب برهتیه /قلمی موجود فی خزانة الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ نقشبندی

۲۵۔ رساله فی خواص و دعوة تسخیر ظل / سایه نوری/قلمی موجود فی خزانة الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ نقشبندی

Marfat.com

(vi) حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کے سنینِ حیات

۱۔ ۱۲۶٦ھ/۱۸۵۰ء: ولادت باسعادت: حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ

۲۔ ۱۲۷٦ھ/۱۸٦۰ء: داداجان حضرت مولانا فیض عالم نقشبندی مجددیؒ کی وفات اورآپؒ کی گھر سے روانگی برائے تعلیم بعمر ۱۰ سال۔

۳۔ ۱۲۷٦ھ/۱۸٦۰ء ـــــ ۱۲۷۸ھ/۱۸٦۲ء: موضع بھابڑہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں تعلیم قریباً دوسال۔

یہاں قدوۃ العلماء مولانا سلطان محمود نامی چشتی نقشبندی للّٰہی بندیالویؒ م ۱۸۸۰ء قریباً سے درس نظامی کا نصاب الکافیۃ تک پڑھا۔ پھر استاد اپنے وطن بندیال ضلع میاں والی واپس چلے گئے تو یہاں سے تدریس ختم ہوگئی۔

۴۔ ۱۲۷۸ھ/۱۸٦۲ء ـــــ ۱۲۸۰ھ/۱۸٦۴ء: قصبہ مُڈھ رانجھا تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں تعلیم قریباً دوسال۔ مدرسۃ جامع مسجد مڈھانی یہاں شرح جامی تک پڑھا۔ استاد کا نام معلوم نہیں ہوسکا۔

۵۔ ۱۲۸۰ھ/۱۸٦۴ء ـــــ ۱۲۸۱ھ/۱۸٦۵ء: مدرسہ رحیمیہ جامع مسجد نیلا گنبد لاہور میں تعلیم قریباً ایک سال۔

یہاں آپؒ کے استاد مولانا احمد دین بگویؒ نقشبندی مجدّدیؒ تھے۔ جن دنوں آپؒ

Marfat.com

ان سے موقوف علیہ کی کتب پڑھتے تھے۔" ان دنوں مولانا نور احمد چشتیؒ اپنی تصنیف تحقیقات چشتی لکھ رہے تھے۔ وہ مولانا احمد دین بگویؒ کے پاس آتے تھے اور اپنی یہ کتاب سناتے تھے اور راہنمائی لیتے تھے"۔

اس دوران آپؒ کا رات کا قیام باغبان پورہ شالیمار لنک روڈ لاہور میں درس میاں وڈاؒ کی درگاہ میں ہوتا تھا۔ وہاں کے سجادہ نشین حافظ احمد دین سہروردیؒ (م ۱۳۰۶ھ/ ۱۸۸۸ء) آپؒ پر خاص شفقت فرماتے تھے۔ آپؒ نے ان سے قرآن مجید حفظ کیا۔

۶۔ ۱۲۸۱ھ/ ۱۸۶۵ء ——— ۱۲۸۳ھ/ ۱۸۶۷ء: لدھیانہ میں مدرسہ عربیہ مولانا عبدالقادر فاروقی لدھیانویؒ (م ۱۸۶۰ء) واقع دومنزلی مسجد محلہ موج پورہ میں تعلیم قریباً دو سال۔

یہاں آپؒ کے استاد مجاہد جنگ آزادی ۱۸۵۷ء حضرت مولانا عبدالقادر فاروقی لدھیانویؒ (م ۱۸۶۱ء) کے دوسرے صاحبزادے حضرت مولانا شاہ محمد فاروقی لدھیانویؒ (م ۱۳۱۹ھ/ ۱۹۰۱ء) تھے۔ آپؒ نے ان سے پہلی بار تمام موقوف علیہ کتب پڑھیں۔

۷۔ ۱۲۸۳ھ/ ۱۸۶۷ء ——— ۱۲۸۸ھ/ ۱۸۷۲ء: دارالعلوم دیوبند میں تعلیم قریباً پانچ سال۔

یہاں مولانا محمد یعقوب صدیقی نانوتوی چشتیؒ سے شروع سے لے کر دورۂ موقوف علیہ سمیت تمام کتب دوبارہ پڑھیں اور انہی سے پہلا دورۂ حدیث بھی کیا۔

۸۔ ۱۲۸۸ھ/ ۱۸۷۲ء ——— ۱۲۸۹ھ/ ۱۸۷۳ء: گنگوہ ضلع سہارنپور میں تعلیم

Marfat.com

تقریباً ایک سال۔

یہاں آپؒ نے ایک سال میں مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی خدمت میں حدیث کی تمام کتب بمع صحاح ستہ دوبارہ پڑھیں اور دوسرا دورۂ حدیث کیا۔

۹۔ ۱۲۸۹ھ/ ۱۸۷۳ء ــــــ ۱۲۹۱ھ/ ۱۸۷۵ء: رامپور میں مدرسہ عربیہ و علوم عالیہ نواب فیض اللہ خانؒ میں تعلیم۔

یہاں آپؒ کے استاد مفتی محمد سعد اللہ خان رامپوریؒ تھے۔ آپؒ نے ان سے معقولات و افتاء کی اعلیٰ کتب پڑھیں اور فتویٰ نویسی میں تخصص (Specialization) حاصل کیا۔

۱۰۔ ۱۲۹۲ھ/ ۱۸۷۵ء: وطن مالوف سیداشریف کی طرف واپسی بعمر ۲۵ سال۔ صرف ۱۵ دن کے لیے۔

۱۱۔ ۱۲۹۲ھ/ ۱۸۷۵ء: رامپور میں مقابلے کا امتحان برائے منصب نائب مفتی اعظم ریاست رامپور دیا اوّل آئے اور بعمر پچیس (۲۵) سال نائب مفتی اعظم (ڈپٹی چیف جسٹس) ریاست رامپور کے جلیل القدر منصب پر تعیناتی ہوگئی۔

۱۲۔ ۳ ربیع الاوّل ۱۳۰۲ھ/ ۲۱ دسمبر ۱۸۸۴ء: وفات مولانا محمد یعقوب نانوتوی چشتیؒ صدر مدرس و مفتی دارالعلوم دیوبند، استاد خاص حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ۔

۱۳۔ ۱۲ ربیع الاوّل ۱۳۰۲ھ/ ۳۰ دسمبر ۱۸۸۴ء: عدالت عظمیٰ اجلاس ہمایونی (نواب کے حضور اپیل کی آخری عدالت The Appellate Court of Nawab Syed Kalab Ali Khan) سے دس سالہ سرکاری ملازمت سے جو بطور نائب مفتی اعظم ریاست رام پور تھی مستعفی ہوگئے۔

Marfat.com

۱۴۔ ۱۵ ربیع الاوّل ۱۳۰۲ھ/۴ جنوری ۱۸۸۵ء میں دارالعلوم دیوبند میں حاضر ہوئے تاکہ اپنے استاد مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ سے بیعت ہو جائیں۔ لیکن وہ آپؒ کے پہنچنے سے بارہ روز قبل ۳ ربیع الاوّل ۱۳۰۲ھ/۲۱ دسمبر ۱۸۸۴ء کو فوت ہو چکے تھے۔

۱۵۔ صفر المظفر ۱۲۹۲ھ/ مارچ ۱۸۷۵ء ـــــ ۱۲ ربیع الاوّل ۱۳۰۲ھ/ ۳۰ دسمبر ۱۸۸۴ء۔ دس سالہ قیام رامپور

۱۶۔ ۱۵ ربیع الاوّل ۱۳۰۲ھ/۴ جنوری ۱۸۸۵ء ـــــ دہلی میں مدرسہ علوم عالیہ اسلامیہ حسین بخش شاہجہان پور میں صدر مدرس اور مفتی متعین ہوئے۔

۱۷۔ رجب ۱۳۰۴ھ/ مارچ ۱۸۸۷ء ـــــ مدرسہ علوم اسلامیہ حسین بخش شاہجہان پور دہلی سے مستعفی ہو کر کرنال چلے گئے۔

۱۸۔ ۱۵ ربیع الاوّل ۱۳۰۲ھ/ ۴ جنوری ۱۸۸۵ء ـــــ رجب ۱۳۰۴ھ/ مارچ ۱۸۸۷ء۔ دو سالہ قیام دہلی/ مدرسہ حسین بخش میں دور تدریس

۱۹۔ ۱۳۰۲ھ/ ۱۸۸۵ء: پہلی شادی: قیام دہلی کے دوران آپؒ نے اپنی زندگی کی پہلی شادی خطیب مرکزی مسجد فراش خانہ دہلی و مفتی شہر ایک سیّد بزرگ اور شیخ طریقت سلسلہ عالیہ قادریہ کی دختر نیک اختر سے کی جو جنوری ۱۸۸۷ء میں ایک بچہ چھوڑ کر فوت ہو گئی۔ آپؒ بچے کو دہلی میں نانا کے پاس چھوڑ کر کرنال چلے گئے۔

۲۰۔ شوال ۱۳۰۴ھ/ ماہ جون ۱۸۸۷ء ـــــ ربیع الاوّل ۱۳۰۵ھ/ دسمبر ۱۸۸۷ء مدرسہ علوم عالیہ اسلامیہ کرنال کی صدارت تدریس اور چھ ماہ کرنال میں قیام۔

۲۱۔ ربیع الاوّل ۱۳۰۵ھ/ دسمبر ۱۸۸۷ء انبالہ شریف میں اپنے پیشوائے پاک حضرت خواجہ سید محمد توکل شاہ انبالویؒ سے بیعت ہوئے۔

Marfat.com

۲۲۔ ۴ ربیع الاوّل ۱۳۱۵ھ/۴ اگست ۱۸۹۷ء: وفات قطب الارشاد حضرت خواجہ سیّد محمد توکل شاہ انبالویؒ جو آپ کے مرشد تھے اور انبالہ شریف میں قیام کی وجہ تھے۔

۲۳۔ ربیع الاوّل ۱۳۰۵ھ/ دسمبر ۱۸۸۷ء ——— ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۱۵ھ/۱۴ ستمبر ۱۸۹۷ء

گیارہ سالہ قیام انبالہ شریف

۲۴۔ صفر المظفر ۱۳۱۵ھ/ جولائی ۱۸۹۷ء۔ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کی دوسری شادی: جو آپ کی والدہ ماجدہ حضرت مریم بی بیؒ (م ۱۳۴۴ھ/۱۹۲۵ء) نے اپنے میکے پانڈو وال میں کی۔

۲۵۔ ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۱۵ھ/ ۱۲ ستمبر ۱۸۹۷ء ——— ۱۵ شوال المکرّم ۱۳۱۵ھ/۱۰ مارچ ۱۸۹۸ء: پیشوا کی وفات کے بعد چھ ماہ قیام پٹیالہ ایک پیر بھائی اہلمد (ریکارڈ کیپر جج صاحب) کے ہاں۔

۲۶۔ ۱۵ شوال المکرّم ۱۳۱۵ھ/۱۰ مارچ ۱۸۹۸ء (یوم وفات زوجہ محترمہ حضرت خواجہ سید محمد توکل شاہؒ) خواجہ محبوب عالم پٹیالہ سے آئے اور چالیسویں کے بعد ۲۵ ذی قعدہ ۱۳۱۵ھ/۲۰ اپریل ۱۸۹۸ء پٹیالہ چلے گئے۔

۲۷۔ ذوالحجہ ۱۳۱۵ھ/اپریل ۱۸۹۸ء: پٹیالہ سے تاریخ روانگی برائے ترکی براستہ افغانستان وایران

۲۸۔ صفر ۱۳۱۷ھ/ جون ۱۸۹۹ء: تاریخ واپسی از ترکی براستہ سکندریہ و جدہ بذریعہ دخانی بحری جہاز: بمبئی (ممبئی) میں اترے اور یہاں ربیع الثانی ۱۳۱۷ھ/ اگست ۱۸۹۹ء تک دو ماہ قیام کیا۔

۲۹۔ ربیع الثانی ۱۳۱۷ھ/ اگست ۱۸۹۹ء: بمبئی (ممبئی) سے تاریخ روانگی برائے بغداد

Marfat.com

بذریعہ دخانی بحری جہاز اور بصرہ کی بندرگاہ پر اترے آگے بغداد تک پیدل سفر کیا۔

۳۰۔ رجب المرجب ۱۳۱۷ھ/ اکتوبر ۱۸۹۹ء: بغداد پہنچنے کی تاریخ

۳۱۔ ۱۳۱۷ھ/ ۱۹۰۰ء: حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کی تیسری شادی۔ جو آپؒ نے اپنے قیام بغداد کے دوران بغداد میں مقیم بنو ہاشم کے ایک برگزیدہ خاندان میں کی۔

۳۲۔ ذی قعدہ ۱۳۲۰ھ/ فروری ۱۹۰۳ء: بغداد شریف سے برصغیر کو واپسی کے لئے روانگی کی تاریخ۔ براستہ ایران، بخارا، افغانستان۔

۳۳۔ جمادی الاخریٰ ۱۳۲۱ھ/ اگست ۱۹۰۳ء: برصغیر میں انبالہ شریف پہنچنے کی تاریخ۔

۳۴۔ یکم شعبان المعظم ۱۳۲۱ھ/ ۱۲۳ اکتوبر ۱۹۰۳ء: سفر بغداد سے واپسی کے بعد اپنے وطن موضع سیداشریف تحصیل پھالیہ پہنچنے کی تاریخ

۳۵۔ رجب المرجب ۱۳۱۷ھ/ اکتوبر ۱۸۹۹ء ——— ذی قعدہ ۱۳۲۰ھ/ فروری ۱۹۰۳ء: قریباً تین سالہ قیام بغداد شریف

۳۶۔ ۱۳۲۷ھ/ ۱۹۰۹ء: وفات بہ مرض طاعون صاحبزادہ اختر عالم بہ عمر ۲۲ سال مدفون سیداشریف جو حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کی دہلی کی زوجہ محترمہ کے بطن سے تھے۔ اور آپؒ بغداد شریف سے واپسی کے بعد ان کو ان کی ننھیال دہلی سے سیداشریف لے آئے تھے۔

۳۷۔ ۱۳۳۳ھ/ ۱۹۱۵ء: حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کی چوتھی شادی۔ جو آپ

Marfat.com

نے شاہ آباد، ضلع کرنال میں سادات کے ایک گھرانے میں کی۔

۳۸۔ ذوالحجہ ۱۳۱۵ھ/اپریل ۱۹۹۸ء ——— یکم شعبان المعظم ۱۳۲۱ھ/۲۳ اکتوبر ۱۹۰۳ء: سفر ترکی اور سفر بغداد کا سات سالہ دور۔ یہ دور حضرت خواجہ سید محمد توکل شاہ انبالویؒ کی وفات (۱۸۹۷ء) کے بعد آیا۔

۳۹۔ ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۳۵ھ/۱۳ جولائی ۱۹۱۷ء: وفات حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ

۴۰۔ شعبان المکرّم ۱۳۲۱ھ/اکتوبر ۱۹۰۳ء ——— ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۳۵ھ/۱۳ جولائی ۱۹۱۷ء: چودہ (۱۴) سالہ قیام سیدا شریف

Marfat.com

حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ

آدابِ پیر کا بیان

حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ اپنی کتاب خیر الخیر کے آخر میں مکتوبات امام ربانی دفتر اوّل، مکتوب نمبر ۲۹۲ کا ترجمہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

اے طالب مولا والے! اگر تو چاہتا ہے کہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ کے مقام حضوری میں رہے اور شیطان کے مکروہ وسوسہ سے آزاد ہو جائے بلکہ فرشتوں کو بھی تیری حضوری کی اطلاع نہ ہو اور خود تیرے نفس کو بھی تیری حضوری کی خبر تک نہ ہو تو تیرے لئے لازم ہے کہ تو ایسے لوگوں کے ساتھ صحبت و ہم نشینی اختیار کرے کہ ان کا دل ذکر الٰہی میں مستغرق ہو چکا ہو اور وہ اپنے آپ سے رہائی حاصل کر چکا ہو اگر ایسے صاحب دولت اور کامل شیخ طریقت کی ہر وقت کی صحبت تجھے میسر نہ ہو اور علائق ہر وقت خدمت میں رہنے کی فرصت نہ دیں تو تجھ کو چاہیے کہ طریقہ ذکر یا طریقہ توجہ یا جذبہ خاندان نقشبندیہ قبول کر کے اس کی مشق میں ایسا مشغول ہو کہ دنیا و مافیہا کا خیال تیرے دل سے محو ہو جائے اور آداب پیر کا ہر وقت ایسا خیال رکھ کہ کہیں ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی اس میں لغزش نہ آئے۔ اگر ذرہ برابر بھی کسی ادب میں تجھ کو لغزش معلوم ہو تو فوراً استغفار و توبہ کے ساتھ اس کو دور کر اور ہر وقت پیر کے سامنے اپنے آپ کو حاضر جان۔ پھر ان کی توجہ کی برکت سے بفضلہ تعالیٰ تجھ کو وہ تمام مقامات عالیہ نصیب ہو جائیں گے جو اس کتاب میں درج ہیں۔

Marfat.com

علاوہ ازیں ان تمام آداب کے جو پیچھے درج کئے ہوئے ہیں اور آئندہ درج ہوں گے نگہداشت کے سب سے بڑے دو موقعے ہیں۔ طالب مولا کو ان دو موقعوں کا خیال بہت ہی اہتمام اور کوشش سے رکھنا واجب ہے۔

ا۔ پہلا موقعہ

شیخ طریقت کی قیام گاہ پر حاضری کے آداب

مرید جب پیر کی خدمت مبارک میں ان کے مکان پر جائے تو ایسی صورت اختیار کرے کہ پیشوا کو اس کے کھانے، پینے، رہنے اور سونے کے متعلق کچھ فکر نہ کرنا پڑے تاکہ ہمہ تن ان کی ہمت باطنی مرید کی تربیت و ترقی باطنی میں لگی رہے۔ اس صورت میں بہت جلد ترقی اور بہت بڑا نفع حصول کمالات باطنی میں ہوتا ہے۔ طالب پر کشائش باطنی کا دروازہ بہت جلد کھل جاتا ہے اور رحمت الٰہی جلّ شانہ ہر طرف سے طالب کو گھیر لیتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے اپنے کھانے پینے اور آرام و آسائش کا انتظام علیحدہ نہ کر سکے اور بہ مجبوری سارا بار پیر کی ذات پر ہی پڑے تو پیر کے خوان نعمت سے جو کچھ بھی روکھا سوکھا خلاف طبع کھانے کو اور جیسی کیسی جگہ آرام کے واسطے مل جائے اسی کو بے حد رغبت و شوق کے ساتھ استعمال کرے تاکہ یہ معلوم نہ ہو پائے کہ طالب کو کسی بات سے کراہت پیدا ہوئی ہے بلکہ سرے سے دل میں کسی طرح کی کراہت کو آنے ہی نہ دے اور اگر پیدا ہو ہی جائے تو اس کو وسوسہ شیطانی سمجھ کر دور کر دے اور خیال کو اس طرف سے ہٹا کر توبہ و استغفار کرے۔

Marfat.com

۲۔ دوسرا موقعہ

جب شیخ طریقت اپنے مرید کے گھر تشریف لائیں تو مرید کیا آداب بجا لائے

جب پیشوا خود مرید کے ہاں تشریف لائیں تو مرید کو چاہیے کہ ان کی خدمت ومدارات میں حد سے زیادہ تکلف نہ کرے کیونکہ حدیث شریف میں تکلف کی ممانعت آئی ہے اور دوسرے تکلف میں ضرورت سے زیادہ خرچ ہوتا ہے اور بے نفع بھی رہتا ہے اور وہ اکثر اوقات اسراف کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔ اس واسطے اس وقت میں ایسا کرے کہ جو چیزیں پیشوا کو مرغوب ہوں وہ میانہ روی کے ساتھ کھلائے پلائے اور باقی جو کچھ خدمت کرنی ہو ایسے طور سے کرے کہ ان کے واپس جانے کے بعد وہ اپنے اہل وعیال کے اخراجات کی تشویش سے بے فکر رہے تا کہ مرید کی اس بے فکری کی حالت میں ان کی توجہ مرید کی تربیت اور صفائی وترقی باطنی میں ہمہ تن مصروف ہو جائے اور مرید کی تربیت وتکمیل میں کسی طرح کی خامی نہ رہنے پائے۔

ان ہر دو موقعوں کی حفاظت مرید کو بڑی بڑی ریاضتوں اور مجاہدوں سے مستغنی کر دیتی ہے۔ باقی آداب پیر کے متعلق حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کا ایک مکتوب (دفتر اول مکتوب نمبر ۲۹۲) پوری تفصیل کو حاوی ہے۔ جس کا ترجمہ بجنسہ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ و ھو ھذا:

مکتوب شریف ۔'' بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَدَّبَنَا بِاٰدَابِ النَّبَوِیَّۃِ وَھَدَانَا بِاَخلَاقِ المُصطَفَوِیَّۃِ عَلَیہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسلِیمَاتِ اَتَمَّھَا وَ اَکمَلَھَا'' ۔ جاننا چاہیئے کہ اس راہ کے سالک دو حال سے خالی نہیں ہیں یا مرید ہیں یا مراد۔ اگر مراد ہیں تو بشارت ہے ان کے لئے کیونکہ جذب محبت

Marfat.com

کے راستہ سے ان کو کشاں کشاں لے جائیں گے اور مطلوب اعلیٰ تک پہنچائیں گے اور جس ادب کی ضرورت ہو گی واسطہ کے ساتھ یا بلا واسطہ ان کو تعلیم دیں گے۔ اگر لغزش واقع ہو گی تو ان کو جلد آگاہ کر دیں گے اور اس پر مواخذہ نہ کریں گے۔ اگر ان کو پیر ظاہری کی حاجت ہو گی تو بغیر ان کی کوشش کے انہیں اس دولت سے بھی مشرف فرمائیں گے۔ حاصل کلام یہ کہ عنایت ازلی جلّ شانہٗ ان بزرگواروں کے حال کی متکفل ہے سبب کے ساتھ یا بلا سبب ان کاموں کو انجام دیں گے۔

اَللّٰهُ يَجْتَبِيْ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

(سورۃ الشوریٰ ۴۲:۱۳)

ترجمہ: یعنی اللہ جلّ جلالہٗ جسے چاہتے ہیں اپنی طرف منتخب فرما لیتے ہیں۔

اگر مرید ہیں تو کام بغیر واسطہ پیر کامل مکمل کے دشوار ہے اور پیر ایسا چاہیے جو دولت جذبہ و سلوک اور سعادت فنا و بقا سے مشرف ہو اور (۱) سیر الی اللہ و (۲) سیر فی اللہ اور (۳) سیر عن اللہ باللہ اور (۴) سیر فی الاشیاء باللہ کو اتمام تک پہنچا چکا ہو اور اگر اس کا جذبہ اس کے سلوک پر مقدم ہے اور وہ مرادوں کی تربیت سے پرورش پائے ہوئے ہے تو ایسا شخص کبریت احمر یعنی اکسیر ہے۔ اس کا کلام دوا ہے اور اس کی نظر شفا ہے، مردہ دلوں کو زندہ کرنا اس کی توجہ شریف پر منحصر ہے اور ٹھٹھری ہوئی جانوں کی تازگی اس کے التفات کے ساتھ مربوط ہے۔ اگر اس قسم کا صاحب دولت میسر نہ آئے تو سالک مجذوب بھی غنیمت ہے اور ناقصوں کی تربیت وہ بھی کر سکتا ہے اور طالب اس کے وسیلہ سے دولت فنا و بقا تک پہنچ جاتے ہیں۔

Marfat.com

آسماں نسبت بعرش آمد فرود		ورنہ بس عالیست پیش خاک تود

ترجمہ: آسماں گو عرش سے ہے پست تر		لیک آگے خاک کے ہے وہ بلند

ترجمہ دیگر: گو فلک کو عرش سے نسبت نہیں		خاک تودہ سے ہے وہ بالا کہیں

اگر عنایت خداوندی جلّ شانہٗ کسی طالب کوایسے پیر کامل کے دردولت تک پہنچادے تو طالب کو چاہیے کہ ان کے وجود شریف کوغنیمت جانے اور اپنے تئیں ہمہ تن ان کے حوالے کردے اپنی سعادت ان کی رضامندی میں جانے اور اپنی شقاوت ان کی خلاف مرضی باتوں میں سمجھے۔خلاصہ یہ کہ اپنی خواہشات کوان کی رضا کے تابع کردے۔

حدیث شریف نبوی "صلی اللہ علیہ وآلہ

من الصلوٰت والتسلیمات اتمہاو اکملہا "

ترجمہ: ان پراوران کی آل پرصلوٰۃ وتسلیمات تمام وکمال نازل ہوں۔

میں آیا ہے۔

" لَن یُومِنَ اَحَدُکُم حَتّٰی یَکُونَ ھَوَاہُ تَبعاً لِمَا جِئتُ بِہٖ "

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص کامل ایمان والانہیں ہوسکتا مگراس وقت جب تمہاری خواہشیں اس چیز کے تابع ہوجائیں جس کومیں لے کرآیا ہوں۔

اور جاننا چاہیے کہ آداب صحبت کی رعایت اور شرائط طریقہ کی نگہداشت اس راستہ کی ضروریات میں سے ہیں تاکہ فیض دینے اور فیض لینے کا راستہ کھل جائے اور بغیر آداب کے نہ صحبت کا کچھ نتیجہ ہے اور نہ مجلس کا کوئی نفع ہے اس واسطے بعض ضروری آداب وشرائط بیان کئے

Marfat.com

جاتے ہیں۔ ان کو ہوش و عقل کے کانوں سے سننا چاہیے۔

طالب کو چاہیے کہ اپنے دل کی توجہ تمام اطراف سے ہٹا کر اپنے پیر کی طرف کر لے اور ان کے سامنے بغیر ان کی اجازت کے نوافل اور ذکر واذکار میں مشغول نہ ہو اور ان کی حضوری میں ان کے سوا کسی اور طرف التفات و توجہ نہ کرے بالکل انہی کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھے۔ حتیٰ کہ ذکر میں بھی مشغول نہ ہو جب تک وہ حکم نہ فرمائیں اور ان کی حضوری میں سوائے فرض و سنّت کے اور کوئی نماز نہ پڑھے۔

ہمارے زمانے کے بادشاہ (جہانگیر) اور اس کے ایک وزیر کا واقعہ

ہمارے زمانہ کے بادشاہ (جہانگیر) کے بارے میں منقول ہے کہ اس کا ایک وزیر اس کے سامنے کھڑا تھا۔ اتفاق سے اس اثنا میں وزیر اپنے کپڑے کی طرف متوجہ ہو کر اپنے کمر بند کو درست کرنے میں مشغول ہو گیا اس حال میں بادشاہ کی نظر وزیر پر جا پڑی۔ دیکھا کہ غیر کی طرف متوجہ ہے تو غصے میں آ کر کہا کہ میں اس کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتا کہ تو میرا وزیر ہو کر میری حضوری میں اپنے کپڑے کے بند کی طرف متوجہ ہو۔ پس غور کرنا چاہیے کہ جب کتّی دنیا کے وسائل کے واسطے ایسے باریک آداب کی ضرورت ہے تو وصل و دیدار خداوندی جلّ شانہٗ کے وسائل کے لیے تو تمام و کمال طریقہ پر ان آداب کی رعایت ہونی چاہیے۔

القصہ جہاں تک ممکن ہو ایسی جگہ کھڑا نہ ہو کہ اس کا سایہ پیر کے سایہ پر پڑے اور ان کے مصلّے پر پاؤں نہ رکھے اور جس جگہ وہ وضو کیا کرتے ہوں وہاں وضو نہ کرے اور ان کے خاص برتن آپ استعمال نہ کرے اور ان کی حضوری میں پانی نہ پیئے، نہ کھانا کھائے اور کسی سے بات نہ کرے بلکہ کسی کی طرف متوجہ نہ ہو اور نہ اس طرف تھوکے اور پیر کی پیٹھ پیچھے جس جگہ وہ ہوں اس

Marfat.com

طرف پاؤں دراز نہ کرے اور پیر سے جو کام بھی ظہور میں آوے اس کو درست ہی سمجھے۔ اگر چہ ظاہر میں درست نہ دکھائی دیتا ہو کیونکہ پیر جو کچھ کرتا ہے الہام سے کرتا ہے اور حکم خداوندی سے کرتا ہے۔ پس اس صورت میں اعتراض کی گنجائش نہیں۔ اگر چہ بعض صورتوں میں اس کے الہام میں خطا بھی ہو جائے کیونکہ خطائے الہامی اور خطائے اجتہادی دونوں برابر ہیں۔ اور اس پر اعتراض جائز نہیں اور اصل بات یہ ہے کہ جب طالب کو پیر کے ساتھ محبت پیدا ہو گئی تو عاشق کی نظر میں محبوب کی طرف سے جو کچھ بھی صادر ہو محبوب ہی دکھلائی دیتا ہے۔ پس اعتراض کی گنجائش ہی نہیں رہتی اور تمام معاملات کلی و جزوی میں پیر کی تقلید کرے۔ کیا کھانے پینے میں اور کیا سونے اور عبادت کرنے میں۔ نماز کو بھی پیر ہی کے طرز پر ادا کرنا چاہیے اور فقہ کو بھی اسی کے عمل سے لینا چاہیے۔

آں را کہ در سرائے نگاریست فارغ است — از باغ و بوستان و تماشائے لالہ زار

ترجمہ: ہے یار جس کے گھر میں فارغ ہے وہ ہمیشہ — باغوں کی اور لالہ کے خطوں کی سیر سے

ترجمہ دیگر: گھر جس کا رشک باغ ہوا کِ گل عذار سے — کیا کام پھر اسے ہے چمن و لالہ زار سے

اور پیر کی چال ڈھال میں کسی اعتراض کو جگہ نہ دے۔ اگر چہ وہ اعتراض ایک رائی کے دانہ کے برابر ہو کیونکہ اعتراض میں سوائے محرومی کے کوئی نتیجہ نہیں اور تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ بے سعادت اور بدقسمت وہ ہے جس کی نظر اس پاک گروہ کے عیب تلاش کرنے میں لگی رہتی ہے۔

Marfat.com

"نَجَّانَااللّٰہُ سُبحَانَہٗ عَن ھٰذَاالبَلَاءِ العَظِیم"

ترجمہ: اللہ سبحانہٗ ہم کو اس بلائے عظیم سے نجات دے۔

اور اپنے پیر سے خوارق و کرامات طلب نہ کرے۔ اگر چہ وہ طلب خطرے اور وسواس ہی کے طریقہ پر ہو۔ کیا تو نے نہیں سنا ہے کہ کسی مومن نے کسی پیغمبر سے کبھی معجزہ طلب نہیں کیا۔ معجزہ طلب کرنے والے ہمیشہ کفار اور اہل انکار ہی ہوتے ہیں۔

اشعار

معجزات از بہر قہر دشمن است ۔۔۔ بوئے جنسیت پے دل بردن است

موجب ایماں نبا شد معجزات ۔۔۔ بوئے جنسیت کند جذب صفات

ترجمہ ا۔ معجزے دشمن کو مغلوب کرنے کے لئے ہیں اور عشق کی خوشبو دل کو اڑا لے جانے کے لئے ہیں۔

ترجمہ ۲۔ معجزے ایمان کا موجب نہیں ہوتے بلکہ عشق کی خوشبو ہی صفات کمال کو جذب کرتی ہے۔

ترجمہ شعر ا: معجزے ہیں قہر دشمن کے لئے ۔۔۔ بوئے عشق دینے تن من کے لئے

ترجمہ شعر ۲: موجب ایماں نہیں ہیں معجزات ۔۔۔ بوئے عشق کرتی ہے جذب صفات

اگر کوئی شبہ طالب کے دل میں پیدا ہو تو اس کو بلا تامل پیر کی خدمت میں عرض کر دے اگر جواب سے تسلی نہ ہو تو اپنی تقصیر سمجھے اور کسی نقصان کو پیر کی طرف منسوب نہ کرے (یعنی یہ نہ سمجھے کہ پیر کے اندر کسی بات کی کمی ہے) اور جو خواب دیکھے پیر سے پوشیدہ نہ رکھے اور خوابوں کی تعبیر انہی سے پوچھے۔ جو تعبیر طالب پر منکشف ہو اس کو بھی عرض کر دے اور صواب انہی سے

Marfat.com

پوچھے۔ اپنے کشفوں پر بھروسہ نہ کرے۔ کیونکہ حق باطل کے ساتھ ملا ہوا ہے اور صواب خطا کے ساتھ مخلوط ہے اور بے ضرورت اور بغیر اجازت کے پیر سے جدا نہ ہو۔ کیونکہ ایسا کرنے سے اس کے غیر کو اس کی ذات پر ترجیح دینا ہے جو آداب مریدی کے خلاف ہے اور اپنی آواز پیر کی آواز سے بلند نہ کرے اور بات اونچی آواز سے نہ کرے کہ بے ادبی ہے۔ اور جو فیوض وفتوح اس کو پہنچے (خواہ کہیں سے اور کسی طریقہ سے ہو) اس کو اپنے پیر ہی کے واسطہ سے تصور کرے اور اگر خواب میں دیکھے کہ دوسرے بزرگوں سے فیض پہنچا تو اس کو بھی اپنے پیر کی طرف سے جانے اور یہ جان لے کہ چونکہ پیر تمام فیوض وکمالات کا جامع ہے۔ اس واسطے پیر سے مرید کو ایک خاص فیض ملا ہے۔ جو اس خاص مرید کی استعداد کے مناسب اور اس بزرگ کے کمال سے مشابہ ہے جس سے خواب میں فیض پہنچتا مرید نے دیکھا ہے اور پیر کے لطائف میں سے کوئی لطیفہ جو اس فیض سے مناسبت رکھتا تھا ان بزرگ کی صورت میں ظاہر ہوا اور اس مرید نے آزمائش خداوندی جلّ شانہ کی وجہ سے اس لطیفہ کو دوسرا شیخ خیال کر لیا اور فیض پہنچنے کو اس کی طرف سے جان لیا ہے اور یہ ایک بڑا سخت مغالطہ اور دھوکا ہے۔ اللہ سبحانہ' وتعالیٰ پاؤں پھسلنے سے محفوظ رکھے اور پیر کے اعتقاد ومحبت پر مستقیم رکھے۔ بطفیل سیّد المرسلین ﷺ۔ خلاصہ یہ کہ۔

"اَلطَّرِیقُ کُلُّہٗ اَدَبٌ"

ترجمہ: راہ تصوف سارے کا سارا ادب ہے۔

اور مثل مشہور ہے کہ کوئی بے ادب خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور اگر بعض آداب کے بجالانے میں اپنی کوتاہی دیکھے اور جیسا چاہیے ویسے آداب نہ بجالا سکے بلکہ اگر کوشش کرے تب بھی پورا حق ادا نہ کر سکے تو معاف ہے لیکن کسی صورت میں اپنے تئیں قصوروار سمجھتے رہنا بھی

Marfat.com

ضروری ہے۔ اگر آداب کی رعایت بھی نہ کرے اور اپنے آپ کو قصور وار بھی نہ جانے تو ان بزرگوں کی برکات سے محروم رہے گا۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اس محرومی سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔ انتہیٰ

Marfat.com

حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ

پیروں کے لئے خاص ہدایات

اس موضوع پر حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ اپنی کتاب ''خیر الخیر'' کے آخر میں لکھتے ہیں۔

حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانی رضی اللہ عنہ اپنے مکتوب نمبر ۱۷ دفتر اوّل میں چند ہدایات جو پیروں کے واسطے خاص طور پر لازم وواجب ہیں ارقام فرماتے ہیں۔

چونکہ یہ کتاب (خیر الخیر) منتھیان علم سلوک کے لئے ہے جو اکثر راجعین الی الدعوت ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس مکتوب کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔ تاکہ سالک ہادی (پیر) اس کو اپنا دستور العمل بنا کر ہدایت خلق میں مشغول ہو اور شیطانی دھوکوں اور غلط کاریوں سے محفوظ رہے۔ آمین وھو ھذا۔

''وہ جو ہم فقیروں کے ذمے لازم وواجب ہے وہ ہمیشہ بارگاہ خداوندی جلّ شانہ' میں ذلیل ومحتاج رہنا ہے، انکساری وزاری اور التجا اور حقوق بندگی بجا لانا، حدود شرعیہ کی محافظت کرنا، سنت سیّد المرسلین ﷺ کی پیروی کرنا، نیکیوں کے حاصل کرنے میں اپنی نیتوں کو درست رکھنا، اپنے باطن کو غیر خدا جلّ شانہٗ سے خلاص کر لینا، ظاہر کو ہمہ تن اللہ جلّ شانہٗ کے سپرد کر دینا، اپنے عیبوں کو ہر وقت دیکھتے رہنا، گناہوں کے غلبے کا مشاہدہ کرنا اور پھر خدائے علّام الغیوب کے انتقام سے ڈرتے رہنا، تھوڑا خیال کرنا اپنی نیکیوں کو اگرچہ بہت ہوں اور

Marfat.com

بہت زیادہ سمجھنا اپنی برائیوں کو اگر چہ تھوڑی ہوں اور مشہوریِ خلق سے کانپتے اور لرزتے رہنا۔ فرمایا سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے:

"بحسبِ امرءٍ مِنَ الشَّرِّ اَن یُّشَارُ اِلَیْہِ بِالاَصَابعِ فِی دینٍ او دنیاً اِلّامَن عَصَمَہُ اللّٰہ"

(رواه البیھقی فی شعب الایمان)

ترجمہ: یعنی آدمی کے لئے یہی برائی کافی ہے کہ اس کی طرف انگلیاں اٹھنے لگیں۔ دین کے بارے میں یا دنیا کے بارے میں مگر جس کو اللہ تعالیٰ بچائے رکھے۔

اور تہمت دیتے رہنا اپنے فعلوں کو اور نیتوں کو اگر چہ سفیدی صبح کی مانند روشن ہوں اور اپنے وجد و حال کی کچھ پرواہ و اعتبار نہ کرنا۔ اگر چہ وہ صحیح و مطابق ہی ہوں اور محض دین کی تائید اور تقویت مذہب اور شریعت کے رائج کرنے اور مخلوق خدا کو اللہ جلّ شانہٗ کی طرف بلانے کو ہی مستحسن نہیں سمجھنا چاہیئے اور نہ اس پر بھروسہ کرنا چاہیئے کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس قسم کی تائید کافر و فاجر سے بھی ہو جاتی ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

"اِنَّ اللّٰہَ لَیُوئَیِّدُ ھٰذَاالدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ"

(رواه البخاری عن ابی ھریرةؓ)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اس دین کی تائید مرد فاجر سے کرا دیتا ہے۔

اور جو مرید کہ طلب مولا کے واسطے آئے اور نام خدا کی مشغولی کا ارادہ کرے اس کو شیر ببر کی صورت میں جاننا چاہیئے کیونکہ اندیشہ ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ اسی راستہ سے اس کی خرابی نہ چاہتے ہوں اور شاید کہ اس کا استدراج کرتے ہوں اور اگر مرید کے آنے سے اپنے اندر کسی قسم کی خوشی و سرور معلوم کریں تو اس کو کفر و شرک سمجھیں اور اس کا تدارک

Marfat.com

یعنی علاج ندامت واستغفار سے اس قدر کریں کہ اس خوشی کا کوئی اثر باقی نہ رہے بلکہ بجائے خوشی کے خوف اور غم دل میں بیٹھ جائے اور اس بارے میں بہت زیادہ تاکید و کوشش رکھیں کہ مرید کے مال میں کوئی طمع اور اس سے دنیاوی منافع کی کوئی توقع پیدا نہ ہونے پائے کیونکہ یہ مرید کی ہدایت کا مانع اور پیر کی خرابی کا باعث ہے وجہ یہ کہ اس دربار میں دین خالص مانگتے ہیں۔

"اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ"

(سورۃ الزمر؛ ۳:۳۹)

ترجمہ: آگاہ رہو کہ اللہ کیلئے دین خالص درکار ہے۔

اس بارگاہ میں شرک کی کسی وجہ سے بھی گنجائش نہیں اور جاننا چاہیئے کہ جو ظلمت و کدورت بھی دل پر طاری ہو اس کو توبہ و استغفار اور ندامت والتجا کے ذریعے سے زائل کردینا بہت آسانی سے میسر آسکتا ہے مگر وہ ظلمت و کدورت کہ جو مردار دنیا کی محبت کے راستہ سے دل پر طاری ہوتی ہے۔ وہ بہت ہی پریشان و ذلیل کردیتی ہے اور اس کے زائل کرنے میں سخت دشواری ہے اور کمال مشکل۔ سچ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے۔

"حُبُّ الدُّنْیَا رَاسُ كُلِّ خَطِیْئَةٍ"

(رواه فی المشکوٰۃ فی کتاب الرقاق العفل عن حذیقه)

ترجمہ: دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔

جلّ شانهٗ ہم کو اور تم کو نجات دے۔ دنیا کی محبت سے، دنیا کے بیٹوں کی محبت سے، دنیا داروں کی محبت سے، ان کے ساتھ میل جول رکھنے سے اور ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے کیونکہ یہ سب زہر قاتل ہے، مہلک بیماری ہے، ایک عظیم بلا ہے اور متعدّی بیماری ہے۔ انتھیٰ فقط

Marfat.com

حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی

حضرت امام ربّانی مجّدد الف ثانیؒ کے نزدیک فوت شدہ لوگوں کو ایصال ثواب کرنے کا شرعی جواز اور اس کا طریقہ

اس موضوع پر حضرت مجدّد الف ثانیؒ اپنے مکتوب نمبر ۲۸ دفتر سوم میں لکھتے ہیں:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی" ۔ایک دن خیال آیا کہ اپنے قریبی بعض فوت شدہ رشتہ داروں کی ارواح کے لئے صدقہ کیا جائے (ایصال ثواب کے لئے کوئی شے دی جائے) اسی اثناء میں ظاہر ہوا کہ اس نیت سے اس فوت شدہ مرحوم کو خوشی حاصل ہوئی ہے اور اس کی روح خوش وخرم نظر آئی، جب اس صدقہ (ایصال ثواب کی شے) کے دینے کا وقت آیا تو پہلے حضرت رسالت خاتمیت علیہ الصلوۃ والسلام کی روح مبارک کے لئے اس صدقہ (ایصال ثواب کی شے) کی نیت کی جیسا کہ عادت تھی، بعدازاں اس فوت شدہ عزیز کی روح کی نیت کر کے دے دیا، اس وقت اس فوت شدہ عزیز کے اندر ناخوشی اور اندوہ محسوس ہوا اور کلفت وکدورت ظاہر ہوئی، اس حال سے میں بہت متعجب ہوا مگر اس کی ناخوشی اور کلفت

Marfat.com

کی کوئی وجہ ظاہر نہ ہوئی حالانکہ محسوس ہوا کہ اس صدقہ (ایصال ثواب کی شے) سے بہت برکتیں اس فوت شدہ عزیز کو پہنچی ہیں لیکن اس فوت شدہ عزیز میں خوشی اور سرور ظاہر نہیں ہوا۔

اسی طرح ایک دن کچھ نقدی آنحضرت ﷺ کی نذر کی اور اس نذر میں تمام انبیاء کرام علیہ السلام کو بھی داخل کیا اور ان کو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طفیلی بنایا، اس امر میں آنحضرت ﷺ کی رضامندی معلوم نہ ہوئی۔ اسی طرح بعض اوقات جو میں درود شریف بھیجتا تھا اگر اسی وقت میں دیگر انبیاء علیہم السلام پر بھی درود شریف بھیجتا تو اس میں آنحضرت ﷺ کی خوشی ظاہر نہ ہوتی، حالانکہ معلوم ہو چکا ہے کہ اگر ایک شخص کی روح کے لئے صدقہ (ایصال ثواب) کر کے تمام مومنوں کو شریک کر لیں تو سب کو پہنچ جاتا ہے اور اس شخص کے اجر سے جس کی نیت سے دیا جاتا ہے کچھ کم نہیں ہوتا۔ کیونکہ ارشاد ربانی ہے۔

"اِنَّ ربَّکَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَۃِ"

(سورۃ نجم ؛ ۳۲:۵۳)

ترجمہ: بیشک تیرا رب بڑی بخشش والا ہے۔

مدت تک یہ اشکال دل میں کھٹکتا رہا کہ اس صورت میں ناخوشی و ناراضگی کی وجہ کیا ہے؟ آخر کار اللہ تعالیٰ کے فضل سے ظاہر ہوا کہ ناخوشی و کلفت کی وجہ یہ ہے کہ اگر صدقہ (ایصال ثواب کی شے) شرکت کے بغیر فوت شدہ شخص کے نام پر دیا جائے تو فوت شدہ شخص اپنی طرف سے اس صدقہ (ایصال ثواب کی شے) کو تحفہ اور ہدیہ کے طور پر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لے جائے گا اور اس کے وسیلے سے برکات و فیوض حاصل کرے گا لیکن اگر صدقہ (ایصال ثواب کی شے) دینے والا شخص خود آنحضرت ﷺ کی نیت کرے گا تو فوت شدہ شخص کو کیا نفع ہوگا؟

Marfat.com

شرکت کی صورت میں اگر صدقہ (ایصال ثواب کی شے) قبول ہو جائے تو فوت شدہ شخص کو صرف اسی صدقہ (ایصال ثواب کی شے) کا ثواب ملے گا اور عدم شرکت کی صورت میں اگر صدقہ (ایصال ثواب کی شے) قبول ہو جائے تو اسے اس صدقہ (ایصال ثواب کی شے) کا ثواب بھی ملے گا اور صدقہ (ایصال ثواب کی شے) کے تحفہ اور ہدیہ کرنے کے فیوض و برکات بھی جناب حبیب رب العالمین علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس سے پائے گا۔ اسی طرح ہر اس شخص کے لئے کہ جس کے ساتھ کسی اور کو (مثلاً حضرت نبی کریم ﷺ کو یا دیگر انبیاءؑ و اولیاءؒ کو) شریک کریں یہ نسبت کارفرما ہے کہ شرکت میں ایک درجہ ثواب ہے اور عدم شرکت میں دو درجہ۔ کیونکہ اس صدقہ (ایصال ثواب کی شے) کو فوت شدہ شخص کی روح اپنی طرف سے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کرتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو ہدیہ و تحفہ کوئی شخص کسی بزرگ کی خدمت میں لے جائے تو اس تحفہ کا بغیر کسی کی شراکت کے اگرچہ طفیلی ہو خود پیش کرنا بہتر ہے یا شرکت کے ساتھ؟ کچھ شک نہیں کہ شرکت کے بغیر بہتر ہے اور وہ بزرگ اپنے بھائیوں کو اپنے پاس سے دے تو یہ اس بات سے بہتر ہے کہ یہ شخص بے فائدہ دوسروں کو داخل کرے اور آل اور اصحاب جو آنحضرت ﷺ کے عیال کی طرح ہیں، ان کو جو طفیلی بنا کر آنحضرت ﷺ کے ہدیہ میں داخل کیا جاتا ہے پسندیدہ اور مقبول نظر آتا ہے، ہاں عادتِ جاریہ یہ ہے کہ ہدیات (تحفہ جات) مروجہ میں اگر کسی بزرگ کے ساتھ اس کے ہمسروں کو شریک کریں تو ادب اور اس کی رضامندی سے دور معلوم ہوتا ہے اور اگر اس کے خادموں (مریدوں) کو اس کا طفیلی بنا کر ہدیہ بھیجیں تو وہ پسند کرتا ہے کیونکہ خادموں (مریدوں) کی عزت اسی کی عزت ہے۔ پس معلوم ہوا کہ زیادہ تر فوت شدہ اشخاص کی رضامندی صدقہ (ایصال ثواب کی شے) کے افراد (تنہا ایک شخص کو بھیجنے) میں

Marfat.com

ہے۔صدقہ (ایصال ثواب کی شے) کے اشتراک (اور لوگوں کو اس میں شریک کرنے) میں نہیں، لیکن چاہیئے کہ جب فوت شدہ شخص کے لئے صدقہ (ایصال ثواب کی شے) کی نیت کریں تو اوّل آنحضرت ﷺ کی نیت پر ہدیہ جدا کرلیں۔ بعد ازاں فوت شدہ شخص کے لئے صدقہ (کسی شے کا ایصال ثواب) کریں، کیونکہ آنحضرت ﷺ کے حقوق دوسروں کے حقوق سے بڑھ کر ہیں اور اس صورت میں آنحضرت ﷺ کے طفیل اس صدقہ (ایصال ثواب کی شے) کے قبول ہونے کا بھی احتمال ہے۔ یہ فقیر فوت شدہ لوگوں کے بعض صدقات (ایصال ثواب کی اشیاء) میں جب نیت کے درست کرنے میں اپنے آپ کو عاجز پاتا ہے تو اس کا اس سے بہتر علاج کوئی نہیں جانتا کہ اس صدقہ (ایصال ثواب کی شے) کو آنحضرت ﷺ کی نیت پر مقرر کرے اور اس فوت شدہ شخص کو آپ ﷺ کا طفیلی بنائے، امید ہے کہ آنحضرت ﷺ کے وسیلے کی برکت سے قبول ہو جائے گا۔علماء نے فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا درود شریف اگر ریا و سُمعہ سے ادا کیا جائے تب بھی آنحضرت ﷺ تک پہنچ جاتا ہے۔اگرچہ اس کا ثواب درود شریف بھیجنے والے کو نہ ملے کیونکہ اعمال کا ثواب نیت کے درست کرنے پر موقوف ہے اور آنحضرت ﷺ کی قبولیت کے لئے جو کہ مقبول و محبوب ہیں، بہانہ ہی کافی ہے۔" کیونکہ قرآن مجید کی یہ آیت

"وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا"

(سورة النساء؛ ٤:١١٣)

ترجمہ: "اور اللہ تعالیٰ کا آپ پر بہت بڑا فضل ہے" آنحضرت ﷺ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

Marfat.com

(i) حضرت نبی کریم ﷺ کو ایصال ثواب کرتے وقت ان کی محبوب زوجہ محترمہ حضرت عائشہؓ، آپ ﷺ کی تمام ازواج مطہراتؓ اور آپ ﷺ کے اہل بیتؓ کو طعام پکوا کر ثواب پہنچانا

ا۔ اس بارے میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ اپنے مکتوبات کے دفتر دوم، مکتوب نمبر ۳۶ میں خواجہ محمد تقیؒ کے نام لکھتے ہیں:

"اب سے چند سال پہلے فقیر کی عادت تھی کہ (بغرض ایصالِ ثواب) طعام پکواتا تھا تو اہل عباء (اہل بیت) کی ارواح پاک کے لئے مخصوص کرتا تھا اور آں سرور علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ حضرت امیرؓ (حضرت علیؓ)، حضرت فاطمہؓ اور حضرات امامینؓ کو شامل کر لیتا تھا۔ علیہم الصلوات والتسلیمات۔ ایک رات فقیر نے خواب میں دیکھا کہ آں سرور علیہ و آلہ الصلوۃ والسلام تشریف فرما ہیں فقیر نے سلام عرض کیا تو آپ ﷺ فقیر کی طرف متوجہ نہ ہوئے اور چہرہ مبارک دوسری طرف کر لیا۔ اسی اثناء میں فقیر سے فرمایا "میں عائشہؓ کے گھر میں کھانا کھاتا ہوں جس کسی کو میرے لئے طعام بھیجنا ہو وہ عائشہؓ کے گھر بھیج دے۔" اس وقت فقیر کو معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی توجہ شریف نہ فرمانے کا باعث یہ ہے کہ فقیر اس طعام میں حضرت عائشہؓ کو شریک نہ کرتا تھا"۔

Marfat.com

۲۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کو حضرت نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپؐ نے ان کو ایک کاغذ پر دو اجازت نامے تحریر کر کے دیئے اور ان پر اپنی مہر لگائی۔ یہ اجازت نامے حسب ذیل ہیں:

۱۔ دنیا کے اجازت نامے کے عوض آخرت کا اجازت نامہ

۲۔ مقام شفاعت سے حصہ عنایت کرنے کا اجازت نامہ

اس خوشی میں آپؒ نے حضرت نبی کریم ﷺ کی روح مبارک کو ثواب ہدیہ کرنے کے لئے قسم قسم کے کھانے پکوائے اور خوشی کی مجلس قائم کی۔ چنانچہ اپنے صاحبزدگان کو مکتوب لکھتے ہوئے آپؒ نے ارشاد فرمایا کہ اس مکتوب کو لے جانے والے بھی ان کھانوں میں سے تناول فرمائیں گے۔ آپؒ کے مکتوبات کے دفتر سوم کے مکتوب نمبر ۱۰۶ میں آپؒ کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

"اس نعمت کے شکریہ میں ہم نے حکم دیا ہے کہ قسم قسم کے کھانے (پکا کر) آں سرور ﷺ کی روحانیت کو ہدیہ کریں اور خوشی کی مجلس قائم کریں شاید اس خط کے لے جانیوالے بھی ان کھانوں کو تناول فرمائیں۔"

Marfat.com

(ii) والد کے لئے ایصال ثواب

ا۔ حضرت امام ربّانی مجدّد الف ثانیؒ اپنے مکتوبات کے دفتر اوّل، مکتوب نمبر ۲۷۸ میں جو ملاّ عبدالکریم سُنامیؒ کے نام ہے، شیخ حبیب اللہؒ کے والد کی وفات پر تعزیت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''تیسرے یہ کہ برادر شیخ حبیب اللہ کا مکتوب مرغوب موصول ہوا۔ انہوں نے اپنے والد مرحوم کی وفات کے متعلق لکھا تھا۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

(القرآن: سورة بقره ١٥٦)

ترجمہ: ہم اللہ کی ملکیت ہیں اور ہم اس کی طرف واپس جائیں گے۔

فقیر کی طرف سے دعا پہنچا کر تعزیت کر دیں اور کہہ دیں کہ دعا، فاتحہ، صدقہ (ایصال ثواب کی شے ہدیہ کرنا) اور استغفار سے اپنے والد مرحوم کی امداد و اعانت کریں۔

''فَاِنَّ الْمَيِّتَ كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِيْقٍ''

(المشكوة: باب الاستغفار، من رواية البيهقي في شعب الايمان عن ابن عباسؓ مرفوعاً)

ترجمہ: پس بے شک میّت ڈوبنے والے فریادی کی مانند ہوتی ہے اور اس دعا کی منتظر رہتی ہے جو اسے باپ، ماں، بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچتی ہے۔

Marfat.com

۲۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ اپنے مکتوبات کے دفتر اوّل، مکتوب نمبر ۱۵۹ میں شرف الدین حسین بدخشیؒ کو ان کے والد مرحوم کی تعزیت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آپ کے والد مرحوم کے انتقال کی خبر جو کہ نیک نامی میں مشہور تھے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں بہت زیادہ محتاط تھے، مسلمانوں کے لئے حزن وملال کا سبب ہوئی۔

اِنَّــا لِـلّٰـــهِ وَاِنَّـــا اِلَيـــهِ رَاجِـعُــونَ

(القرآن: سورة بقره ١٥٦)

ترجمہ: ہم اللہ کی ملکیت ہیں اور ہم اس کی طرف واپس جائیں گے۔

اس فرزند کو چاہیے کہ شیوۂ صبر اختیار کرتے ہوئے آگے جانے والوں (یعنی مرنے والوں) کی صدقہ (ایصال ثواب کی شے ہدیہ کرنا)، دعا اور استغفار کے ذریعہ امداد واعانت کریں کیونکہ مردوں کو زندوں کی طرف سے امداد کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ حدیث نبوی ﷺ ہے۔

"مَـا الـمَيِّتُ فِـي الـقَبـرِ اِلَّا كَالغَرِيقِ المُتَغَوِّثِ يَنتَظِرُ دَعوَةً تَلحَقُهُ مِـن اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَو اَخٍ اَو صَـدِيقٍ فَـاِذَا الـحَـقَـتـهُ كَـانَ اَحَـبَّ اِلَيـهِ مِـنَ الـدُّنيَـا وَ مَـا فِيهَـا وَ اِنَّ الـلّٰـهَ تَـعَالىٰ لَيُدخِلُ عَلىٰ اَهلِ القُبُورِ مِـنْ دُعَـــاءِ، اَهـلِ الاَرضِ اَمثَـالِ الـجِبَـالِ مِـنَ الـرَّحـمَةِ وَ اِنَّ هَدِيَّةَ الاَحيَاءِ اِلَى الاَموَاتِ اِلاِ ستَغفَارُ لَهُم"

(المشكوة: بـاب الاستغفار، من رواية البيهقى فى شعب الايمان عن ابن عباسؓ مرفوعاً)

ترجمہ: میّت قبر میں ڈوبنے والے فریادی کی طرح ہوتی ہے اور اس دعا کے

Marfat.com

انتظار میں رہتی ہے جو اس کے باپ، ماں، بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچے۔ جب یہ دعا (ان کی طرف سے) پہنچتی ہے تو میّت کے لئے دنیا و ما فیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ زندوں کی دعا سے پہاڑوں کی مانند مردوں پر رحمتیں نازل فرماتا ہے اور بے شک مرنے والوں کے لئے زندہ لوگوں کا خاص تحفہ ان کے لئے مغفرت کی دعا کرنا ہے:

(iii) دعا، فاتحہ اور صدقات (ایصال ثواب کی اشیاء کا ہدیہ کرنا) کے ذریعہ فوت شدگان کی مدد اور اعانت کرنا

ا۔ حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانیؒ اپنے مکتوبات کے دفتر اوّل، مکتوب نمبر ۲۰۴ میں ایک نیک آدمی کی وفات پر تعزیت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

رنج و غم مرنے کا نہیں ہے بلکہ حبیب (اللہ تعالیٰ) کی طرف جانے والے کے حال کی فکر ہے کہ اس کے ساتھ کیسا سلوک ہوتا ہے۔ (ہمیں) دعا، استغفار اور صدقات (ایصال ثواب کے لئے اشیاء ہدیہ کرنا) سے میّت کی امداد کرنی چاہیے (جیسا کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔

"مَـا الـمَيِّـتُ فِـي الـقَبـرِ اِلَّا كَالغَرِيقِ المُتَغَوِّثِ يَنتَظِرُ دَعوَةً تَلحَقُهُ مِـن اَبٍ اَو اُمٍّ اَو اَخٍ اَو صَـدِيقٍ فَـاِذَا الـحَقَتـهُ كَـانَ اَحَبَّ اِلَيـهِ مِنَ الـدُّنيَـا وَ مَـا فِيهَـا وَ اِنَّ الـلّٰـهَ تَـعَـالىٰ لَيُدخِلُ عَلىٰ اَهلِ القُبُورِ مِـنْ دُعَــاءِ، اَهـلِ الاَرضِ اَمثَـالِ الـجِبَـالِ مِـنَ الـرَّحـمَةِ وَ اِنَّ هَـدِيَّةَ الاَحيَاءِ اِلَى الاَموَاتِ الاِ ستَغفَارُ لَهُم"

(المشكوة: باب الاستغفار، من رواية البيهقى فى شعب الايمان

Marfat.com

عن ابن عباسؓ مرفوعاً)

ترجمہ: میّت قبر میں ڈوبنے والے فریادی کی طرح ہوتی ہے اور اس دعا کے انتظار میں رہتی ہے جو اس کے باپ، ماں، بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچے۔ جب دعا (ان کی طرف سے) پہنچتی ہے تو میّت کے لئے وہ دعا دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ زندوں کی دعا سے پہاڑوں کی مانند مردوں پر رحمتیں نازل فرماتا ہے اور بے شک مرنے والوں کے لئے زندہ لوگوں کا خاص تحفہ ان کے لئے مغفرت کی دعاء کرنا ہے۔

۲۔ حضرت امام ربّانی مجدّد الف ثانیؒ اپنے مکتوبات کے دفتر اوّل، مکتوب نمبر ۸۹ میں میرزا علی جان کی طرف ان کے ولی نعمت مرحوم کی تعزیت کے سلسلہ میں لکھتے ہیں:

آپ کے ولی نعمت مرحوم (کا وجود) اس زمانے میں بہت غنیمت تھا، اب آپ پر لازم ہے کہ احسان کا بدلہ احسان کے ساتھ ادا کریں اور دعا و صدقہ (ایصال ثواب کی شے ہدیہ کرنا) سے ہر وقت ان کی مدد کریں۔

"فَاِنَّ الْمَيِّتَ كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِيْقٍ"

(المشکوۃ: باب الاستغفار، من روایۃ البیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباسؓ مرفوعاً)

ترجمہ: پس بے شک میّت ڈوبنے والے فریادی کی مانند ہوتی ہے اور اس دعا کی منتظر رہتی ہے جو اسے باپ، ماں، بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچتی ہے۔

Marfat.com

(iv) ایصال ثواب کے ذریعہ فوت شدہ لوگوں کی امداد و اعانت کرنا

اس بارے میں حضرت امام ربّانی مجدّد الف ثانیؒ اپنے مکتوبات کے دفتر دوم، مکتوب نمبر ۱٦ میں اپنے خلیفہ مولانا احمد برکیؒ کی تعزیت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''احباب اور دوستوں سے امید اور التجاء ہے کہ فوت شدہ لوگوں کی (ایصال ثواب کے ذریعہ) امداد و اعانت فرمائیں''۔

(v) ستّر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ کر بیٹے اور بیٹی کو ایصال ثواب کرنا

حضرت امام ربّانی مجدّد الف ثانیؒ کے فرزند اکبر خواجہ محمد صادقؒ اور آپؒ کی صاحبزادی امّ کلثومؒ دونوں فوت ہو گئے تھے اور مولانا احمد برکیؒ نے آپؒ کو ان کے بارے میں تعزیت کا خط لکھا تھا۔ جواباً آپؒ ان کو اپنے مکتوبات کے دفتر دوم، مکتوب نمبر ۱۴ میں تحریر فرماتے ہیں:

''احباب اور دوستوں سے فرمادیں کہ ستّر ستّر ہزار مرتبہ کلمۂ طیبہ ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه'' پڑھ کر میرے فرزند مرحوم خواجہ محمد صادقؒ کی روح کو اور اس کی ہمشیرہ مرحومہ امّ کلثوم کی روح کو بخشیں یعنی ستّر ہزار بار پڑھنے کا ثواب ایک کی روح کو اور ستّر ہزار بار کا ثواب دوسرے کی روح کو بخشیں اور دوستوں سے دعا و فاتحہ مسئول و مطلوب ہے''۔

Marfat.com

(vi) ختم قرآن مجید، نفل نماز اور تسبیح و تہلیل کا ایصال ثواب کرنا

حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانیؒ اپنے مکتوب نمبر ۷۱ دفتر دوم میں لکھتے ہیں۔

''نیز آپ نے دریافت کیا تھا کہ کلام اللہ ختم کرنا، نفل نماز پڑھنا اور تسبیح و تہلیل کرنا اور اس کا ثواب ماں باپ، استاد یا بھائیوں کو بخشنا بہتر ہے یا کسی کو نہ بخشنا بہتر ہے؟ جواباً تحریر ہے کہ دوسروں کو بخشنے میں اپنا بھی نفع ہے اور غیر کا بھی اور عجب نہیں کہ اس عمل کو دوسروں کے طفیل قبول کر لیں اور نہ بخشنے میں صرف اپنا ہی نفع ہے۔ والسلام۔''

Marfat.com

حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ

ایصال ثواب اور اس کے طریقے کا بیان

ایصال ثواب اور فاتحہ مرجہ کے موضوع پر حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ نے اپنی کتاب ''ذکر خیر'' کے باب پنجم کی فصل اوّل مخصوص فرمائی ہے۔ یہ ساری فصل سے پہلے درج حضرت مجدّد الف ثانیؒ کی تمام عبارات کی توضیح بھی ہے اور ان کا خلاصہ بھی ہے۔ لہٰذا اسے قارئین کرام کے استفادہ کے لیے من وعن نقل کیا جاتا ہے۔

نقل ہے کہ ایک روز حضرت امام حسین علیہ السلام کے بارے میں تذکرہ تھا کہ آپؓ شہید ہیں اور شہید ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ حضرت (خواجہ سیّد محمد توکل) شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کا معمول تھا کہ آپؒ عشرۂ محرّم میں کھانڈ کا شربت دودھ میں ملا کر پلاتے تھے اور کھانا کھلایا کرتے اور ان کا ثواب حضرت امام حسین علیہ السلام کو پہنچایا کرتے تھے۔ ایک روز حضرت (خواجہ سیّد محمد توکّل شاہ) صاحب علیہ الرحمۃ مراقبہ میں بیٹھے تھے۔ محرّم کے ایام تھے۔ آپؒ نے دیکھا کہ ایک شخص شربت کا گلاس لایا اور کہا کہ آپؒ اس کو پی لیں۔ یہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے آپؒ کے واسطے بھیجا ہے۔ کسی نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی فاتحہ شربت پر دلائی تھی۔ اس میں سے یہ آپؒ کا حصہ انہوں نے بھیجا ہے۔ آپؒ نے وہ گلاس لے کر پی لیا۔

Marfat.com

اس پر آپؒ نے فرمایا کہ یہ بھی فیضان پہنچانے کا ایک طریقہ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ فیضان کے علاوہ محبت والوں کے پاس آپ تحفے بھی بھیجتے ہیں اور آپ کے تصرفات دنیا میں بھی مثل حیاتی کے جاری ہیں اور یہ آپ کے تصرفات ہی کی علامت ہے۔ پھر فرمایا: ہم نے ایک درویش کی حکایت سنی تھی۔

نقل ہے کہ ایک درویش عشرۂ محرّم میں ہمیشہ اللہ کے واسطے شربت پلایا کرتا اور کھانا پکا کر محتاجوں کو کھلاتا۔ پھر ان دونوں کا ثواب حضرت امام حسین علیہ السلام کی روح مبارک کو پہنچاتا۔ مدت تک وہ اسی طرح کرتا رہا۔ ایک مرتبہ وہ درویش کہیں سفر کو چلا جا رہا تھا۔ اتفاقاً راستہ بھول گیا۔ جنگل میں حیران و پریشان پھر رہا تھا کہ یکا یک دور سے سواروں کا ایک گروہ نظر پڑا اور آتے آتے بہت ہی نزدیک آ گیا۔ ایک آدمی نے اس درویش کا ہاتھ پکڑ کر تھوڑی دور راستہ پر لے جا کر کھڑا کر دیا اور فرمایا۔ جا یہ سیدھا راستہ ہے، اس راستے سے چلا جا۔ اس نے عرض کیا، حضور آپ کون ہیں؟ فرمایا تو ہمیں نہیں پہچانتا، عشرۂ محرّم میں تو ہمیشہ ہماری فاتحہ دلاتا اور شربت وغیرہ پلایا کرتا ہے۔ وہ سب ہمیشہ ہمارے پاس پہنچتے رہے ہیں۔ ہم امام حسینؑ ہیں اور یہ ہمارا لشکر ہے۔ اس کے بعد فرمایا: حضرت امام حسینؑ زندہ ہیں اور دنیا میں سیر کرتے ہیں۔ اور جو شخص آپؓ کو فاتحہ وغیرہ پہنچائے آپؓ اس کو پہچانتے ہیں اور اس کی امداد فرماتے ہیں۔ مگر یہ تصرفات اور یہ زندگی روحی ہیں۔

ایک روز میں (مصنف ذکر خیر) نے عرض کیا کہ حضورؒ ایک شخص نے آج مجھ سے سوال کیا تھا کہ یہ جو ایصال ثواب ہے کہ کھانا وغیرہ پکا کر اللہ کے واسطے کھلاتے ہیں۔ تو یہ کھانا پانی وغیرہ تو کھانے والوں کے پیٹ میں چلا جاتا ہے، پھر میّت کو کیا چیز پہنچتی ہے اور اگر پہنچتی ہے تو کس طریقہ سے؟ فرمایا ہم پڑھے ہوئے تو ہیں نہیں۔ مگر اس کے بارے میں جو بات ہم کو معلوم

Marfat.com

ہوئی وہ اس طرح ہے کہ ایک دفعہ ہم نے اپنے پیشوا خواجہ (قادر بخش) صاحب علیہ الرحمۃ کا ختم دلایا۔ اور رکابیوں میں کھانا ڈال کر اور سب کے آگے چن کر ان پر فاتحہ کہلائی تو بحالت مکاشفہ یہ کیفیت دیکھی کہ ان رکابیوں کی نوری شکل بن گئی ہے۔ طعام سے بھری ہوئی اور نوری شکل کی رکابیاں آسمان پر چڑھ رہی ہیں۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ آسمان سے وہی نوری شکل کی رکابیاں اتر کر حضرت خواجہ قادر بخشؒ کی قبر پر جا رہی ہیں۔ آپؒ ان میں سے کھانا کھا رہے ہیں۔ اس وقت ہماری سمجھ میں آیا کہ جس طرح اس بدن کی غذا یہ دنیاوی چیزیں ہیں اور بدن ان کو کھا کر مضبوط ہوتا ہے۔ اسی طرح روح کی غذا نور ہے اور روح اسے کھا کر تقویت حاصل کرتی ہے۔ مرنے کے بعد بدن کو تو غذا کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ وہ فنا ہو جاتا ہے۔ البتہ روح کو غذا کی ضرورت باقی رہتی ہے اور چونکہ یہ دنیاوی کھانے روح کی غذا نہیں بن سکتے اس لئے ضروری ہوا کہ ان کھانوں کو نور سے بدلا جائے تا کہ روح کھا سکے۔ اور نور سے بدلنے کا یہ طریقہ ہے کہ یہ طعام اللہ تعالیٰ کے واسطے اس کے بندوں کو کھلا دیا جائے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ منظور فرما کر کھلانے والوں کو اس کے بدلے نوری کھانا جیسا کہ جنت میں جنتیوں کو ملتا ہے اسی طعام کے مثل دے دیتا ہے۔ مثلاً اگر کسی نے اللہ کے واسطے دودھ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے دودھ ہی دیتا ہے مگر نور کا۔ ایسے ہی کسی نے روٹی دی، تو اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دیتا تو ہے روٹی مگر ہوتی ہے وہ روٹی نور کی۔ جیسا کہ جنتیوں کو کھانے ملتے ہیں جنت میں لیکن وہ نوری کھانے ہوتے ہیں۔ اور یہ نوری کھانا کھلانے والے کی ملک ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ اسی نوری بدلہ کا نام اجر و ثواب ہے۔ اب اس کھلانے والے کو اختیار ہے کہ اس نوری بدلہ کو اپنی ہی ملک رہنے دے یا کسی میّت کو بخش دے۔ اگر اپنی ہی ملک رہنے دے گا تو قیامت کے دن خود اس کے کام آئے

Marfat.com

گا۔ اگر کسی میّت کو بخشنا ہوتو اس کے واسطے ایک ایسی ذات کی ضرورت ہے جو یہاں بھی ہو اور وہاں بھی۔ کیونکہ بخشنے والا تو عالم خلق میں ہے اور میّت جسے بخشا جاتا ہے وہ برزخ میں ہے تو اگرچہ عالم خلق و برزخ میں کچھ زیادہ فاصلہ نہیں مگر درحقیقت بہت بڑا فاصلہ ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ ہم کو کوئی چیز لاہور پہنچانی ہے تو ہم کسی ایسے شخص کو تلاش کریں جو یہاں رہتا ہو اور لاہور بھی جاسکتا ہے۔ جو شخص لاہور میں رہتا ہو اور یہاں نہ آسکتا ہو وہ بھی نہیں پہنچا سکتا۔ اور جو لاہور نہ جاسکتا ہو یہاں رہتا ہو وہ بھی نہیں پہنچا سکتا۔ تو لامحالہ ایک ایسی ذات کی ضرورت ہے جو یہاں بھی ہو اور وہاں بھی اور ایسی ذات فقط اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ جو ہر جگہ، ہر وقت میں یکساں موجود ہے۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ کے واسطے کھانا وغیرہ کھلایا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ طعام جو لوگوں نے کھایا ہے، یہ تو ان کے پیٹ میں چلا گیا اور اس کا جو اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں منظور ہونے کے بعد ہماری ملکیت ہوتا ہے۔ ہم اس اجر و ثواب کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیتے ہیں کہ خداوندا رسول اللہ ﷺ کے طفیل اس چیز کا ثواب جس طریقہ سے تو پہنچایا کرتا ہے اس طریقہ سے فلاں شخص کی روح کو پہنچا دے تو اس صورت میں بلاشبہ ثواب پہنچ جاتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہی ہوا۔ لیکن اس بات کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے کہ طعام کھلانے میں خالص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی مدنظر ہو۔ اور اس میں کسی قسم کی ریا، شرک، نام آوری اور فخر و بڑائی کا دخل نہ ہو۔ اور حرمت و نجاست سے بھی بری ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ پاک ہی لوگوں کی نیکیاں قبول فرماتا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں ہم نے ایک آیت سنی تھی کہ

"اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ"

یعنی اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کے ہی صدقے اور قربانیاں قبول کرتا ہے۔ اس کے ساتھ

Marfat.com

ہی یہ بھی ثابت ہوا کہ ثواب اسی چیز کا ملتا ہے جو اپنے مِلک سے نکال کر خالصتاً اللہ کے لیے دوسرے کے مِلک میں دی جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس چیز کو منظور فرما کر اس کا ثواب اور اجر عطا فرماتا ہے۔ وہ اجر و ثواب پھر اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا جاتا ہے کہ خداوند تو اس کا ثواب فلاں شخص کی روح کو پہنچا دے۔ اگر تمام کھانے کا ثواب پہنچانا ہو جو پکایا گیا ہے تو اس کے واسطے یہ بھی ضروری ہے کہ کسی کی ملکیت کر دے اور ایصال ثواب کی نیت سے جو کھانا پکایا جائے اور کھلانے سے پہلے ہی نیت کر لی جائے کہ خداوند اس کا جو ثواب تو ہم کو عطا فرمائے گا، وہ ہماری طرف سے فلاں بزرگ یا فلاں میّت کی روح کو پہنچا دینا۔ تو جس قدر طعام اس میں سے کھلایا، یا کسی دوسرے کو دیا گیا ہے اس تمام کا ثواب میّت کو پہنچ جائے گا۔ باقی جس قدر گھر میں بچ رہا ہے یا جو آپ نے کھالیا ہے اس سے میّت کو کچھ واسطہ نہیں۔ پھر فرمایا یوں کہنا چاہیئے کہ رسول اللہ ﷺ کو پہنچا کر فلاں میّت کو پہنچا دے تو اس صورت میں یقینی طور پر ثواب پہنچ جاتا ہے۔ فرمایا کہ حضرت مجدّد صاحبؒ اپنے مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں کہ میں اپنے آباء واجداد کو ثواب پہنچاتا تھا۔ مگر رسول اللہ ﷺ کے طفیل کا لفظ نہیں کہا کرتا تھا۔ بلکہ یہ کہا کرتا تھا کہ خداوند اس کا ثواب روح رسول اللہ ﷺ کو پہنچا کر فلاں میّت کو پہنچا دینا۔ ایک بار ہم نے یوں کہہ کر ثواب پہنچایا کہ خداوند رسول اللہ ﷺ کے طفیل ان موتی کو ثواب پہنچا دینا۔ تو اس روز وہ ارواح بہت خوش نظر آئیں۔ حضرت مجدّد صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ان ارواح سے سبب دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ پہلے تو یہ صورت تھی کہ اوّل وہ ثواب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچتا تھا اور نبی کریم ﷺ پھر اس ثواب کو ملائکہ کے ذریعے سے ہمارے پاس بھیج دیتے تھے۔ مگر آج جو رسول اللہ ﷺ کے طفیل سے پہنچایا تو ہم تمام موتی کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت مبارک میں حاضر کیا گیا اور خود رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

نے وہ ثواب عطا فرمایا اور اس سے ہم کو دو چند خوشی حاصل ہوئی۔ ایک تو ثواب پہنچنے کی اور دوسری نبی پاک ﷺ کی زیارت اور آپ ﷺ سے فیوض و برکات حاصل ہونے کی۔ پھر فرمایا ہم نے ایک اور بات دیکھی کہ ایک مرتبہ کوئی شخص شربت کا گلاس ہمارے پاس لایا۔ ہم نے پی لیا۔ بعد ازاں دیکھا کہ وہ شربت کا گلاس آسمان پر چڑھ گیا۔ پھر دیکھا کہ آسمان سے ایک گلاس ویسا ہی اترا ہے۔ ایک شخص ہمارے دائیں طرف بیٹھا ہوا ہے، وہ اسے غٹا غٹ پی رہا ہے۔ ہم نے پوچھا تو کون ہے اور یہ گلاس کیسا ہے؟ اس نے کہا یہ وہی شربت ہے جو ابھی آپ نے پیا تھا۔ میرے ایک رشتہ دار نے اس پر فاتحہ کہہ کر آپ کو دیا تھا۔ جب آپ پی چکے تو اللہ تعالیٰ نے اس کا نوری شربت بنا کر میرے پاس بھیجا اور اب میں نے پی لیا۔ یہ وہی نوری شربت ہے پہلے سے ہم کو معلوم نہ تھا کہ اس پر فاتحہ دی گئی ہے۔ ہم نے اس کو بلا کر پوچھا کہ تو نے فاتحہ دے کر ہمیں وہ شربت پلایا تھا۔ اس نے کہا ہاں یونہی تھا۔ چنانچہ جوش میں آ کر ہم نے کہہ دیا کہ جا تیری فاتحہ قبول ہو گئی اور میت کو اس کا ثواب بھی پہنچ گیا۔

Marfat.com

حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی

قطب الا رشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللّٰہ نقشبندیؒ کی مفصّل دُعائے ایصال ثواب

قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندی م ۱۹۶۱ء قُدّس سرّہٗ ایک دفعہ سورۃ فاتحہ تین دفعہ سورۃ اخلاص (قل هو الله) اور گیارہ دفعہ درود شریف صلّی الله علیه و آله وسلّم پڑھ کر ایصال ثواب کی دُعا اس طرح کیا کرتے تھے۔

''اے اللہ تعالیٰ! اس فاتحہ شریف کا ثواب اور اس تعداد میں پڑھے گئے قرآن مجید اور اوراد و وظائف کا ثواب (یہاں قرآن مجید اور سپاروں کی تعداد کا نام لیتے تھے اور اوراد و وظائف کا ایک ایک کر کے نام لیتے تھے اور ان کی تعداد کا ذکر کرتے تھے) اور اس پکائے گئے کھانے کا ثواب (یہاں زردہ، پلاؤ، چائے، پانی، آلو گوشت، نان حلوہ جو کچھ پکایا گیا ہو اس کا نام لیتے تھے) میرے پیشوائے پاک (حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ مراد ہیں مگر آپ ان کا نام نہ لیتے تھے) کی خدمت میں ھدیۃً اور تحفۃً پیش کیا جائے بمناسبت ختم شریف، گیارہویں شریف یا سالانہ عرس مبارک فلاں بزرگ کے (یہاں اس بزرگ ہستی مثلاً حضرت مجدّد الف ثانیؒ،

Marfat.com

حضرت خواجہ توکل شاہؒ وغیرہ کا نام لیتے تھے) پھر میرے پیشوائے پاک کے ذریعہ یہ جملہ ثواب تمام حضرات خواجگان نقشبندؒ کو حضرت ابوبکر صدیقؓ تک پہنچایا جائے۔ پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ذریعے حضور پرنور جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ یہ سب ثواب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملک ہے۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اس کا ثواب آپؐ کے اہل بیت، ازواج مطہرات، اولاد واسباط اور آپؐ کے آباؤ اجداد سب کو پہنچایا جائے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اس کا ثواب جملہ انبیائے کرام علیہم السلام اور ان کے مومن اہل بیت کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اس کا ثواب آپؐ کے تمام صحابہ کرامؓ تابعینؒ اور تبع تابعین کو پہنچایا جائے اور پھر حضرت امام ابوحنیفہؒ اور امام ابومنصور ماتریدیؒ کی خدمت میں بھی پہنچایا جائے پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اس کا ثواب میرے پیشوائے پاک تک تمام خواجگان نقشبندؒ کو پہنچایا جائے۔ پھر میرے پیشوا کے طفیل اس کا ثواب میرے پیشوا کے ان اہل بیت کو پہنچایا جائے جو فوت ہوگئے ہوں۔ پھر حضور پرنور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اور میرے پیشوائے پاکؒ کے طفیل اس کا ثواب حضرت غوث اعظمؒ کو گیارہویں شریف کی مناسبت سے یا فلاں بزرگ (جن کو ثواب پہنچانا مقصود ہوتا تھا اُن کا نام لیتے تھے مثلاً حضرت مجدد الف ثانیؒ یا حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ) کو ان کے سالانہ عرس کی مناسبت سے پہنچایا جائے۔

پھر جناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اور حضرت غوث اعظمؒ کے طفیل اس ثواب میں فلاں فلاں بزرگ کو بھی شامل کیا جائے۔ مثلاً۔

Marfat.com

۱۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ

۲۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ

۳۔ حضرت شاہ دولہ دریائیؒ

۴۔ حضرت خواجہ اسحاق گازرونیؒ

وغیرہ وغیرہ میں سے جس جس بزرگ ہستی کو ثواب پہنچانا مقصود ہوتا تھا اس کا نام لیتے تھے۔ عام طور پر اپنے شہر گجرات (پنجاب) کے بعض بزرگوں کے نام مثلاً قاضی سلطان محمودؒ اعوان شریف والے اور حضرت شاہ دولہ دریائیؒ کا نام ضرور لیتے تھے اور پھر کہتے تھے۔

اللّٰھم صلِّ علیٰ محمد وعلیٰ آله واصحابه اجمعین برحمتک یا ارحم الرحمین o

☆ آپ علیه الرحمته ارشاد فرماتے تھے۔

"ثواب ہدیہ کرنا چاہیے صدقہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ انبیائے کرام علیھم السلام اور اولیائے عظام رحمة الله علیھم صدقہ کو قبول نہیں کرتے لیکن ہدیہ کو قبول فرماتے ہیں اور کتب فقہ اور کتبِ حدیث میں جہاں صدقہ کا لفظ ایصال ثواب کے لئے استعمال ہوا ہے اس سے مراد ہدیہ ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

"خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَةً تُطَھِّرُھُمْ وَتُزَكِّيْھِمْ بِھَا وَصَلِّ عَلَيْھِمْ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّھُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ"

(سورة التَّوبَة۔ ۱۰۳)

ترجمہ: اُن کے مال میں سے ہدیہ قبول کیا کرو اس سے تم ان کے ظاہر کو پاک

Marfat.com

کرتے ہو اور باطن کو بھی، پاکیزہ کرتے ہو اور اُنکے حق میں دُعائے خیر کیا کرو وجہ یہ کہ تمہاری دُعا اُنکے لئے موجب تسکین ہوگی اور خدا سننے والا جاننے والا ہے۔(فتح الحمید بتصرف یسیر)

یہاں صدقہ سے مراد ہدیہ ہے نیز اس سے مراد نذرانہ بھی ہے جس کو اولیائے کرام اپنے مریدوں سے وصول کرتے رہے ہیں اور وہ اس نذرانہ کو اس آیت کریمہ ہی کی رو سے وصول کرتے رہے ہیں"۔

Marfat.com

حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی

قطب الا رشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللّٰہ نقشبندیؒ کی مختصر دعائے ایصال ثواب

حضرت قطب الارشادؒ فاتحہ شریف پڑھ کر مختصر دُعا یوں کیا کرتے تھے۔

''یا اللّٰہ ! یا رب العالمین: اس فاتحہ شریف (ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ تین مرتبہ سورۃ اخلاص (قل ھو اللّٰہ) اور گیارہ دفعہ دُرود شریف (ﷺ) کا ثواب اس تعداد میں (تعداد کا نام لیتے تھے) پڑھے ہوئے قرآن مجید، اورادو وظائف اور پکائے ہوئے کھانے کا ثواب میرے پیشوائے پاک کو ھدیۃً اور تحفۃً پہنچا دے پھر آپؒ کے ذریعہ ان تمام اشیاء مذکورہ کا ثواب حضور پرنور رسول مقبول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو پہنچا دے اور حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل آپؐ کے اہل بیت کو یہ ثواب پہنچا دے۔ پھر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے طفیل اور میرے پیشوائے پاک کے طفیل یہ ثواب فلاں شخص کو (جس کی فاتحہ خوانی مقصود ہو) یا فلاں بزرگ کو اس کے سالانہ عرس کی مناسبت سے پہنچا دے۔ آمین''

Marfat.com

پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ نقشبندی

شجرۂ طریقت کی شرعیّت واہمیّت

۱۔ تلاوتِ اسماءِ انبیاء و صالحین

شجرۂ طریقت میں جو مشائخ عظّام کے اسماء پڑھے جاتے ہیں اور برکت حاصل کی جاتی ہے اس کی شرعیت کے لئے مختصراً دو (۲) ادلّہ شرعیہ کے ذکر پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

۱۔ صالحین کے اسماء ان کی پاکیزہ سیرتوں کے آئینے ہیں۔

۲۔ صالحین کے اسماء عنداللہ مقبول ہیں۔ لہٰذا ان کو پڑھ کر جو دُعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔

چنانچہ تمام قرآن مجید انبیائے کرام، صدِّیقین، شُہداء اور صالحین کے مُبارک اسماء کے ذِکر اور اُن کے پاک احوال سے معمور ہے۔ بقولِ رُومیؒ:

ہست قرآں حال ہائے انبیا ماہیانِ بحرِ پاک کبریا (۱)

سُورۂ انبیاء، سُورۂ قصص، سُورۂ یُوسف، سُورۂ مُحمّد، سُورۂ یُونس، سُورۂ ھُود، سُورۂ ابراھیم، سُورۂ کہف، سُورۂ مریم، سُورۂ حج، سُورۂ لقمان، سُورۂ سبا، سُورۂ النجم، سُورۂ آلِ عمران، سُورۂ حجرات، سُورۂ نُوح، سُورۂ بروج اور سُورۂ بنی اِسرائیل غرض یہ کہ کونسی سُورۃ ہے اور کونسا حِصّہ قرآنی ہے جس میں انبیاء و صالحین کے اسماء نہ ہوں اور اُن کے

Marfat.com

احوالِ مقدسہ کا ذکرِ خیر نہ ہو۔ سُبحان اللہ کس پیار سے اِرشادِ ربّانی ہے:

"وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِى الْاَيْدِىْ وَالْاَبْصَارِ" ۝ "اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ" ۝ "وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ" ۝ "وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ" ۝ (۲) (سورہ ص: ۴۵ تا ۴۸)

ترجمہ: اَور ہمارے بندوں ابراہیمؑ اَور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ کو یاد کرو جو قوّت والے اَور صاحبِ نظر تھے۔ ہم نے ان کو ایک صفتِ خاص ''آخرت کے گھر کی یاد'' سے ممتاز کیا تھا اَور وُہ ہمارے نزدیک منتخب اَور اخیار (نیک اَور صالح لوگوں) میں سے تھے۔ اور اسمٰعیلؑ اور یسعؑ اور ذوالکِفلؑ کو یاد کرو۔ وہ سب اخیار ''نیک اَور صالح لوگوں'' میں سے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمانؑ کو نِعم العبد (بہترین بندہ) (۳) کہا اَور اوّاب (خُدا کی طرف بہت رجُوع کرنے والا) کا اعلیٰ لقب دیا (۴) اِسی طرح حضرت ایوّبؑ کو بھی نعم العبد کا خطاب عطا کیا (۵) حضرت اِبراہیمؑ کو حلیم اوّاہ (بہت آہیں بھرنے والا) اَور مُنیب (مقرّب) قرار دیا (۶) ان کو اَور حضرت ادریسؑ کو صدّیق نبی ارشاد فرمایا (۷) اور حضرت عیسیٰؑ کو ہر جگہ جہاں وُہ مقیم ہوں مبارک ہونے کی سند دی (۸) پھر صحابہ کرامؓ کی تعریف فرمائی۔ کفّار کے لئے سخت گیر، آپس میں رحیم، بہت رکُوع وسجُود کرنے والے۔ ان کے قِصےّ تورات میں بھی بیان کیے گئے اَور انجیل میں بھی وہ ایک ایسی فصل ہیں جس کا تنا بلند ہو کر اپنے پاؤں پر مضبوط کھڑا ہو گیا۔

Marfat.com

یہاں تک کہ مزارعین خوش ہو گئے اور کفار جلنے لگے (۹)

پھر فرمایا: کیا ہم اہل ایمان اور صالحین کو مُفسدین کے برابر رکھیں یا متّقین کو فجّار جیسا سمجھیں (۱۰) اور فرمایا: اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف لاحق ہوتا ہے اور نہ کوئی غم۔ اُن کے لئے دُنیاوی اور اُخروی دونوں زندگیاں بشارت والی ہیں (۱۱)۔ پھر فرمایا: کافر خُدا اور اُس کے رسُولوں میں تفریق پیدا کرتے ہیں (۱۲) مگر مومن رسُولوں کے مابین بھی فرقہ بندی نہیں کرتے (۱۳) حقیقت یہ ہے کہ انبیاءؑ و اولیاء کا چشمۂ اکتساب فیضان ایک ہے یعنی وحی یا صحیح اِلہام ربّانی۔ لہٰذا وہ ایک گروہ ہیں حزبُ اللہ۔ ان کے ہاں تفرقہ نہیں ہے۔ رُومیؒ کہتے ہیں:

انبیاء و اولیاء یک جان و تن ذاتِ شاں باشد خُدا پرسی زِمن (۱۴)

اِسی لیۓ اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور اولیاء کو "حبل اللہ" قرار دیا ہے اور اس سے "اِعتصام" کا حُکم صادر کیا ہے تا کہ اُمّت فرقہ بازی سے بچے۔ (۱۵) اور ابنِ ماجہ کی روایت ہے:

"ذِکْرُ الْاَنْبِیَاءِ عِبَادَۃٌ وَذِکْرُ الصَّالِحِیْنَ کَفَّارَۃٌ" (۱۶)

ترجمہ: انبیاءؑ کا ذکر عبادت (باعثِ قُربِ ربّانی) ہے اور صالحین کا ذکر گناہوں کا کفّارہ ہے۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں:

"فان النظر الی وجوہ العلماء والصلحاء عبادۃ"

(احیاء علوم الدین الجزالثانی ص:۱۷۲، طبع بیروت)

ترجمہ: علماء اور صلحاء کے چہروں کو دیکھنا عبادت ہے۔

یہی وجہ ہے کہ انبیائے کرامؑ کے اسماء کے شجرے بنائے جاتے ہیں اور جناب

Marfat.com

سَرورِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ننانوے اسماء صفاتی کو وظیفہ بنا کر پڑھا جاتا ہے کہ یہ دونوں فائدے سے خالی نہیں۔ ایک تو نزولِ برکت ورحمت ہوتا ہے۔ دُوسرا اُن کے اسماء کے تکرار سے اُن کی پاکیزہ اَور حق نما سیرتوں کا نقشہ ذہن وقلب میں پُختہ ہوتا ہے۔ جو بالآخر سیرت واخلاق میں خوشگوار تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ اِن پاکیزہ اَور مقبُول بندوں کے اسماء کا وِرد اُن کی صُحبتِ باطنی کو جو صحبت بالذّکر سے عبارت ہے مہیّا کرتا ہے۔

چنانچہ معتبر روایت ہے کہ غزوۂ بدر میں شرِیک ہونے والے تین سو تیرہ (۳۱۳) اصحاب رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اسمائے مُبارکہ کو پڑھ کر جو دُعا بھی مانگی جائے شرفِ قبُول پاتی ہے اَور چودہ سو (۱۴۰۰) سال سے اُمت کے عُلماء ومشائخ کا اِس پر عمل رہا ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں۔

''دُعا نزدِ ذکرِ ایشاں در صحیح بُخاری مُستجاب است'' (۱۷)

ترجمہ: صحیح بُخاری میں درج شدہ اصحابِ بدر کے اسماء کی تلاوت کے بعد دُعا کی جائے تو مُستجاب ہوتی ہے۔

اسی بات کو ابن برہان حلبی اپنے ہاں یوں نقل فرماتے ہیں:

ان الدعاء عند ذکرھم یعنی اصحاب بدر مستجاب. وقد جرب ذلک (۱۸)

ترجمہ: بے شک وہ دعا جو اصحاب بدر کے ذکر کے وقت کی جائے قبول ہوتی ہے۔ اور تحقیق اس کا تجربہ کیا گیا ہے۔

بخاری شریف میں باب تسمیة من سمی اھل البدر کے حاشیہ نمبر ۴ پر درج ہے۔

Marfat.com

وفائدة ذكرهم معرفة فضيلة السبق و ترجيحهم على غيرهم والدعاء لهم بالرضوان على التعين رضى الله عنهم اجمعين كذا فى الكرمانى. قال فى اللمعات قيل ان الدعاء عندذكرهم فى البخارى مستجاب(١٩)۔

ترجمہ: اوران کے ذکر کا فائدہ یہ ہے کہ فضیلت میں ان کی مسابقت کو جانا جائے اور ان کی ترجیح ان کے سوا دوسرے لوگوں پر واضح ہو جائے۔اور یہ کہ ان کے ناموں کا تعین کر کے ان کے ناموں سے دُعا کی جائے رضوان اللّٰہ علیہم اجمعین۔ یہ بات الکرمانی نے اپنی شرح بخاری میں لکھی ہے اور اشعۃ اللمعات میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ معتبر قول یہ ہے کہ صحیح بخاری میں درج شدہ اصحاب بدر کے اسماء کی تلاوت کے بعد جو دعا کی جائے مستجاب ہوتی ہے۔

وہ اصحاب بدر جن کا ذکر صحیح بخاری میں آیا ہے اور جن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ ان کے اسماء کی تلاوت کے بعد جو دعا کی جائے وہ عنداللہ مقبول ہوتی ہے۔حضرت نبی اکرم ﷺ کے علاوہ یہ پینتالیس (۴۵) اصحاب ہیں۔ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

۱۔ اياس بن البكيرؓ

۲۔ بلال بن رباح مولى ابى بكر القرشىؓ

۳۔ حمزة بن عبد المطلب الهاشمىؓ

۴۔ حاطب ابن ابى بلتعة حليف لقريشؓ

۵۔ ابو حذيفه بن عتبة بن ربيعة القرشىؓ

Marfat.com

۶۔ حارثة بن الربیع الانصاریؓ قتل یوم بدر و هو حارثة بن سراقه کان فی النظّارة

۷۔ خبیب بن عدیّ الانصاریؓ

۸۔ خنیس بن خدافة السّهمیؓ

۹۔ رفاعة بن رافع الانصاریؓ

۱۰۔ رفاعة بن عبد المنذرؓ

۱۱۔ ابو لبابة الانصاریؓ

۱۲۔ زبیر بن العوّام القرشیؓ

۱۳۔ زهد ابن سهل ابو طلحه النصاریؓ

۱۴۔ ابو زید الانصاریؓ

۱۵۔ سعد بن مالک الزهریؓ

۱۶۔ سعد بن خولة القرشیؓ

۱۷۔ سعید بن زهد بن عمر و بن نفیل القرشیؓ

۱۸۔ سهل بن حُنَیف الانصاریؓ

۱۹۔ ظُهیر بن رافع الانصاریؓ

۲۰۔ عبد اللّٰه بن عثمانؓ

۲۱۔ ابو بکر صدیق القرشیؓ

۲۲۔ عبد اللّٰه بن مسعود الهذلیؓ

Marfat.com

۲۳۔ عبد الرحمن بن عوف الزھریؓ

۲۴۔ عبیدۃ بن الحارث القرشیؓ

۲۵۔ عبادہ بن الصامت الانصاریؓ

۲۶۔ عمر بن الخطّاب العدویؓ

۲۷۔ عثمان بن عفّانؓ خلّفه النبی صلی الله علیه وسلم علی ابنته و ضرب له بسهمهٖ

۲۸۔ علی بن ابی طالب الهاشمیؓ

۲۹۔ عمر و بن عوفؓ حلیف بنی عامر بن لُؤَی

۳۰۔ عقبة بن عمر و الانصاریؓ

۳۱۔ عامر بن ربیة العنزیؓ

۳۲۔ عاصم بن ثابت الانصاریؓ

۳۳۔ عُویم بن ساعدۃ الانصاریؓ

۳۴۔ عتبان بن مالک الانصاریؓ

۳۵۔ قدامة بن مظعونؓ

۳۶۔ قتادۃ بن النعمان الانصاریؓ

۳۷۔ معاذ بن عمر و بن الجموحؓ

۳۸۔ مُعوّذ بن عفراءؓ

۳۹۔ مالک بن ربیعةؓ

Marfat.com

۴۰۔ ابو اسید الانصاریؓ

۴۱۔ مرارة بن الرّبیع الانصاریؓ

۴۲۔ معن بن عدی الانصاریؓ

۴۳۔ مِسطح بن اُثاثة بن عبّاد ابن المطلب بن عبد منافؓ

۴۴۔ مقداد بن عمروؓ الکندی حلیف بنی زهرة

۴۵۔ هلال بن اُمیّه الانصاریؓ (۲۰)

یہ اسماء مبارکہ امام بخاری نے نقل کیے ہیں (جبکہ تمام اصحاب بدر کے اسماء مبارکہ علیحدہ عنوان کے تحت شائع کیے جا رہے ہیں)۔

اُور یہی وجہ ہے کہ حضرت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اِن کے ناموں کا واسطہ دے کر فتح کی دُعا مانگا کرتے تھے۔ چنانچہ مشکٰوۃ شریف میں درج ذیل حدیث شریف اس پر دلالت کرتی ہے۔

"عن اُمیه بن خالد بن عبد الله بن اسید عن النبی صلی الله علیه وسلم اِنّهٗ کَانَ یَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِیکِ الْمُهَاجِرِیْن" رواهُ فی شرح السنه(۲۱)

ترجمہ: حضور علیہ السّلام مہاجر درویشوں (اصحابِ بدر) کا نام لے کر فتح کی دُعا مانگتے تھے۔

Marfat.com

۲۔ طریقت کی سَنَدِ مَرفُوع

یہ شجرۂ طریقت واضح کرتا ہے کہ تربیتِ رُوحانی و باطنی اَور تزکیہ نفس اَور تصفیہ قلب کی تربیت پانے کی صُورت مُستند ہے اَور اِس کی سند مُتّصِل اَور مرفوع ہے۔ یعنی یہ عِلم بھی حضرت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے اُسی طرح متوارث ہے جس طرح حدیث، تفسیر، فِقہ، علمِ کلام اَور حفظ و تجوید وغیرہ دیگر علومِ منقولہ آپؐ سے متوارث ہیں (۲۲)۔ لٰہذا وہ درویش جعلی ہے جو کسی مُستند شیخ کا تربیت یافتہ نہ ہو۔ اکابر مشائخ تکمیل کے بعد ہی مُریدکو شجرہ لِکھ کر دیتے تھے۔ اور ایسا تربیت یافتہ کامل مُرید اَرواحِ مشائخ سے فیض حاصل کرنے کا اہل ہو جاتا تھا۔ مگر متاخرین روایتی مشائخ نے ہر کہ ومہ کو شجرہ دینا اَور کلاہ پہنانا شروع کر دیا جس سے اِس پاکیزہ فن میں فتُور اَور نقص راہ پا گئے۔ کامِلین مفقُود ہو گئے اَور ناقِصین نے بازار گرم کرلیا۔ چُنانچہ حضرت مجدّد الف ثانیؒ اپنے خلیفہ شیخ سید حسین مانک پوریؒ کو لکھتے ہیں:

"درین طریق پیری و مریدی بتعلیم و تعلُّمِ طریقه است نه بکلاه وشجره که در اکثرِ طُرقِ مشایخ رسم شده است حتی که متاخّرانِ ایشان پیری و مریدی را منحصر بکلاه و شجره ساخته اند" (۲۳)

ترجمہ: اوراس سلسلہ عالیہ میں پیری ومریدی طریقہ کے سیکھنے اور سکھانے پر موقوف ہے نہ کہ کلاہ اور شجرہ پر جو کہ اکثر مشائخ کے طریقوں میں مروج ہے یہاں تک کہ ان کے متاخرین نے پیری و مریدی کو کلاہ اور شجرہ پر منحصر کر دیا ہے۔

Marfat.com

۳۔ اسمائے صالحین سے توسّل اختیار کرنا اَور اُن کی اَرواحِ طیّبہ سے مدد حاصل کرنا

یہ جہان عالمِ اسباب ہے چنانچہ ہر کام کا دارو مدار کسی سبب پر ہے جس کا انحصار کسی اَور سبب پر ہے اَور اِس کا کسی اَور سبب پر۔ غرض یہ کہ کوئی کام بغیر کسی سبب وقوع پذیر نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ اسباب ایک وسیع و عریض جال کی صُورت اِختیار کر لیتے ہیں اَور آدمی اِس میں مُستقِل اَور دائمِ گرفتار نظر آتا ہے۔ اَور پھر جب ہر طرف سے مجبُور و مایُوس ہوکر بارگاہِ خُداوندی کی طرف رجُوع کرتا ہے یا کسی مقبُولِ الٰہی سے توجّہ کا طالب ہوتا ہے تو ایک ایسا غیبی سبب وجُود میں آتا ہے جس کے سامنے ظاہری اسباب کا سارا تانا بانا بکھر جاتا ہے اور وہ طالب تائیدِ غیبی سے اچانک کامران ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ جہاں ظاہری اسباب پیدا کرتا ہے وہاں غیبی اسباب سے ان کو جلا بھی دیتا ہے۔ رُومیؒ کیا خوب کہتے ہیں:

در سبب سازیش سرگرداں شدُیم در سبب سوزیش ہم حیراں شدُیم (۲۴)

یہ غیبی اسباب آیاتِ الٰہی ہیں، معجزاتِ انبیاءؑ ہیں اَور اولیاءؒ کے تصرفات و کرامات چنانچہ حضرت خواجہ شہابُ الدّین سُہروردیؒ تحریر کرتے ہیں:

''معجزہ اَور کرامت وہ قوّتِ الٰہی ہے جو دین کی تائید وحمایت کے لئے کسی نبی یا ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتی ہے'' (۲۵)۔

چنانچہ انبیاءؑ و اَولیاءؒ کو بارگاہِ ربُّ العِزّت میں وسیلہ، سبب اَور واسطہ بنانا درحقیقت

Marfat.com

ایک بڑے وسیلہ اور واسطہ وسبب کو اختیار کرنا ہے جس کے سامنے دُنیا کے ظاہری اسباب ہیچ ہیں۔ اور پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اصحابِ بدر کا وسیلہ اختیار کر کے فتح کی دُعا مانگا کرتے تھے۔

وسیلہء نجات

یہ شجرۂ طریقت اُنتالیس (۳۹) مشائخ طریقت کے اسمائے مبارکہ سے عبارت ہے۔ یہ اسمائے مبارکہ والی امّت شافع روز جزا سیّد الانبیاء وخاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ان کے اہل بیت اور چار بزرگ اصحاب کے بعد امت کے برگزیدہ ترین اولیاء اللہ کے اسماء مبارکہ پر مشتمل ہیں۔ جو ایک زنجیر کی صورت نیچے سے قریب ترین شیخ طریقت کے نام سے لے کر اوپر حضرت محمد ﷺ کے نام نامی تک منتہی ہوتے ہیں۔

یہاں اس کتاب میں شجرہ طریقت کو وسیلہءِ نجات کا نام دیا گیا ہے اس کی دو (۲) وجوہ ہیں۔

۱۔ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ تو کلیۃً عنداللہ مقبول بزرگ ہیں۔ قیامت کے دن ان کو حق شفاعت ملے گا اور وہ اپنے مریدین کی شفاعت کریں گے۔ ان بزرگوں کی یہ شفاعت روزانہ محبت اور احترام کے ساتھ مریدین کو ان کے مبارک ناموں کے ورد سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ شفاعت جہاں ان کو دوزخ سے نجات دے گی وہاں جنت میں کم درجہ مریدین کو بزرگ مرتبہ کرے گی۔

۲۔ ان مشائخ طریقت کے اسماء مبارکہ کے ورد کے بعد دعا مانگنے سے دینی اور دنیاوی امور میں رہنمائی، فتوح ابواب، حل مشکلات، ترقی درجات، تجہیز اسباب، کفایت مہمات، ردّ بلیات، شفائے امراض اور اجابت دعا حاصل

Marfat.com

ہوتی ہے اور برے حالات سے نجات ملتی ہے۔

چنانچہ مشائخ طریقت سے زمانہ بہ زمانہ تواتر سے روایت ہے کہ ان مبارک ناموں کو پڑھ کر جو دعا کی جاتی ہے وہ مقبول ہوتی ہے۔

رومیؒ نے کیا خوب کہا ہے:

بے عنایات حق و خاصان حق
گر ملک باشد، سیاہ ہستش ورق (۲۶)

لہٰذا اوپر مذکوران دو وجوہ کی بنا پر اسے بجا طور پر وسیلۂ نجات کا نام دیا گیا ہے۔

خاندان نقشبندیہ کے شجرۂ طریقت کے پڑھنے کی اہمیت اور تاکید کی توضیح کے لئے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ، مجددیہ کے عظیم شیخ طریقت حضرت شاہ غلام علی دہلوی نقشبندیؒ م۱۸۲۴ء کے دو خطوط ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

ا۔ آپ اپنے ایک مسترشد غلام محمد خاں کی جانب اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

ہر دو شجرہ فرستادہ شد یک وقت فاتحہ پیران نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم و یک وقت (دیگر) فاتحہ پیران قادریہ علیہم الرحمۃ خواندہ مقاصد خود را بواسطہ آں ہا طلب نمودہ باشند انشاء اللہ تعالیٰ تائید ہا خواہند یافت (۲۷)۔

ترجمہ: دونوں شجرات طریقت بھیجے جاتے ہیں۔ کسی ایک وقت میں پیران نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم کی فاتحہ اور دوسرے وقت میں پیران قادریہ علیہم الرحمۃ کی فاتحہ پڑھیے اور ان دونوں شجرات کے مشائخ کے واسطہ سے اپنے مقاصد کے لئے دعا کیجئے۔ انشاءاللہ آپ ان مشائخ کی تائید اور مدد پائیں گے۔

Marfat.com

۲۔ آپؒ اپنے خلیفہء برحق حضرت شاہ رؤف احمد رافت نقشبندیؒ کی جانب ایک مکتوب میں ارشاد فرماتے ہیں:

بخدمت شریف صاحبزادہ ولایت نسبت حضرت رؤف احمد سلّمھم اللّٰہ تعالیٰ۔

بعدہٗ سلام نیاز گذارش می نماید۔ مدّت ہا شد کہ براخبار خیریت آنجناب اطلاع نیست بتحریر احوال شریف و احوال مستفیدان رفع انتظار فرمایند و شجرۂ بزرگان خود خواندہ بجناب او سبحانہ عرض حاجات و جمعیت ظاہر و باطن و متابعت آن اکابر کردہ باشند ختم حضرت شاہ نقشبند و ختم حضرت مجدّد رحمۃ اللّٰہ علیھم لازم شناسند والسلام (۲۸)

ترجمہ: بخدمت شریف صاحب ولایت صاحبزادہ حضرت رؤف احمد سلّمھم اللّٰہ تعالیٰ۔

بعدہٗ (یہ درویش) سلام نیاز پیش کرتا ہے۔ بڑی مدّت سے آنجناب کی خیریت کی خبر پر اطلاع نہیں ہے۔ اپنے احوال شریف اور اپنے مستفیدوں (مریدین) کے احوال تحریر فرمایئے اور انتظار کو رفع کیجئے۔ اپنے مشائخ طریقت کا شجرہ پڑھا کیجئے اور اللّٰہ سبحانہ و تعالیٰ کی جناب میں حاجات، جمعیّت ظاہر و باطن اور ان اکابر کی متابعت کے حصول کے لئے دعا کیا کیجئے۔ ختم شریف حضرت شاہ نقشبند اور ختم شریف حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللّٰہ علیھم کو لازم سمجھئے۔ والسلام

اصل آباؤ اجداد

حضرت مجدد الف ثانیؒ نسبی آباء و اجداد کی جگہ طریقت کے مشائخ کو اصل آباء و اجداد قرار دیتے ہیں۔ اس بارے میں ایک عظیم شاعر عرب فرزدق کے ایک شعر کو درج کرتے ہیں۔ جس میں نسبی آباء و اجداد کا ذکر ہے لیکن حضرت مجدد الف ثانیؒ ان سے انتقال ذہنی کر کے

Marfat.com

طریقت کے آباء واجداد مراد لیتے ہیں۔

اُولٰئِکَ اٰبَـائِـیْ فَـجِـئْـنِـیْ بِـمِـثْـلِـهِـمْ
اِذَاجَـمَـعَـتْـنَـا یَـا جَـرِیْـرُ الْـمَـجَـامِـعُ (۲۹)

اردو ترجمہ: ''یہ ہیں میرے (اعلیٰ نسل) کے آباواجداد۔ اے جریر کل جب مجالس شعروادب مقابلے کی شاعری کے لئے ہمیں اکٹھا کریں گی اس وقت تم میرے پاس میرے (اعلیٰ نسل) کے آباواجداد کی مثل اپنے (اعلیٰ نسل) کے آباواجداد لے کر آنا''۔

شرح: واضح رہے کہ فرزدق کے آباءواجداد عربی النسل تھے۔ جن پر وہ غرور کرتا ہے اور جریر کے آباء واجداد عجمی النسل اور کم مرتبہ تھے۔ جن پر فرزدق اس کو اس شعر میں اچھا خاندان نہ ہونے کا طعنہ دیتا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ اس شعر سے مشائخ طریقت کو اصل النسل آباء واجداد قرار دیتے ہیں جبکہ نسبی مشائخ کو غیر النسل اور خاندان نہ ہونے کا طعنہ دیتے ہیں۔

توسّل باسم النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم و باسماء الصالحین کی مزید چند مثالیں درج ذیل ہیں

۱۔ توسّل بنام وذات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم قبل ولادت

حضرت آدم علیہ السّلام نے اپنی زلّت کی معافی کے لئے حضرت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے نام سے توسّل کیا اور دُعا مانگی۔

''یَا رَبِّ اَسْـأَلُکَ بِـحَـقِّ مُـحَـمَّـدٍ لِـمَا غَفَرْتَ لِیْ'' (۳۰)

Marfat.com

ترجمہ: اَے میرے ربّ مَیں بحقِ مُحمّد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے مُعاف کردے۔

مدینہ منورّہ کے یہودی قبائل بنو قریظہ اَور بنو نضیر اپنے دُشمنوں پر فتح پانے کے لیئے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا واسطہ دے کر دُعا مانگا کرتے تھے (۳۱)۔ یہ واقعہ حضُور علیہ السّلام کی ولادت سے قبل کا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اِس بارے میں اِرشادِ ربّانی ہے۔

"وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ" (۳۲)

ترجمہ: اور وہ پہلے ہمیشہ کافروں پر فتح مانگا کرتے تھے۔ تو جس چیز کو (نبی کریمؐ کو) وہ خوب جانتے تھے جب اُن کے پاس آ پہنچی تو اس سے کافر ہو گئے، پس کافروں پر خُدا کی لعنت۔

مولانا رُومیؒ فرماتے ہیں:

بُود در انجیل نامِ مُصطفیٰؐ — آں سرِ پیغمبراں بحرِ صفا
طائفہ نصرانیاں بہرِ ثواب — چُوں رسیدندے بداں نام وخطاب
بود ذکر حلیہا وشکل او — بود ذکر غزو و صوم و اکل او
بوسہ دادندے برآں نامِ شریف — رُو نہادندے برآں وصفِ لطیف
ایمن از شرِّ امیران و وزیر — در پناہِ نامِ احمدؐ مُستجیر

Marfat.com

نسلِ ایشاں نیز ہم بسیار شدُ نُورِ احمدؐ ناصر آمد یار شدُ
نامِ احمدؐ ایں چنیں یاری کُند تا کہ نُورش چُوں نگہداری کُند
نامِ احمدؐ چُوں حصاری شُد حصیں
تاچہ باشد ذاتِ آں رُوح الامیںؐ (۳۳)

اوپر درج آخری شعر کی رو سے حضرت مجدد الف ثانیؒ شاید رومیؒ ہی کی اتباع میں فرماتے ہیں:

چوں نام این است نام آور چہ باشد (۳۴)

اردو ترجمہ: جب نام کی اتنی عظمت ہے تو نام والے کی عظمت کیا ہو گی۔

رُومیؒ مزید فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السّلام کا نام ایک طُغرا اور مُہر کی حیثیت رکھتا ہے، جس کو جُملہ انبیاءؑ کے سِکوّں پر لگایا گیا تب وہ رواں ہوئے اور آپؐ کے نام کا طُغرا اور مُہر اہلِ سعادت پر تا قیامت لگتی رہے گی:

بردرم ہا نامِ شاہاں بر کنند نامِ احمدؐ تا قیامت می زنند
نامِ احمد نامِ جملہ انبیاء ست چوں کہ صد آمد نوَد ہم پیشِ ماست (۳۵)

امام محمد بن سعید بوصیریؒ متوفّٰی ۶۹۵ھ کے نزدیک حضورؐ کا اِسم مُبارک ہی اِسم اعظم ہے اور اِس کی جلالتِ شان یہ ہے کہ اِس کی بنا پر مُردہ ہڈیاں دوبارہ زندہ ہو جائیں۔ چنانچہ اپنے قصِیدہ بُردہ میں لکھتے ہیں:

"لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهٗ آيَاتُه عِظَماً
اَحْيَ اسْمُهٗ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمِ" (۳٦)

Marfat.com

ترجمہ: اگر آپؐ کے معجزات آپؐ کے مرتبہ عظیم کے مطابق ظاہر ہوتے تو جب بھی آپ ﷺ کا نامِ نامی پکارا جاتا تو بوسیدہ ہڈیاں زندہ ہو جاتیں۔

حضور علیہ السلام کے اسم مبارک اور ان کی ذات سے توسّل اور اس کی برکت کے بارے میں چند اشعار درج ذیل ہیں:

علامہ اقبالؒ اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے بارے میں لکھتے ہیں۔

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمد ﷺ سے اُجالا کر دے

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمنِ دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو

یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو
بزمِ توحید بھی دنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو

خیمۂ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبضِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

Marfat.com

دشت میں، دامنِ کہسار میں، میدان میں ہے
بحر میں، موج کی آغوش میں، طوفان میں ہے
چین کے شہر، مراکش کے بیابان میں ہے
اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے

چشمِ اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعتِ شانِ رفعنا لک ذِکرک دیکھے

مردمِ چشمِ زمیں یعنی وہ کالی دنیا
وہ تمہارے شہدا پالنے والی دنیا

گرمیِ مہر کی پروردہ ہلالی دنیا
عشق والے جسے کہتے ہیں بلالی دنیا

تپش اندوز اسی نام سے ہے پارے کی طرح
غوطہ زن نور میں ہے آنکھ کے تارے کی طرح

(۳۷)

حضور علیہ السلام کے اسم گرامی کے انتہائی احترام کے بارے میں حضرت جان محمد قدسیؒ کا ایک مشہور شعر درج ذیل ہے۔

Marfat.com

ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

اسم محمد ﷺ کی عظمت اور برکت کے بارے میں راقم کے چند اشعار حسب ذیل ہیں:

(۱) تابندہ اسی نام سے تاروں کی جبیں ہے
یہ نام ہی سلطانِ سمٰوات و زمیں ہے

(۲) اس نام سے پیدا ہے سدا زور جوانی
اس نام سے دریائے زمانہ میں روانی

(۳) اس نام سے کھل جاتے ہیں اقفالِ غلامی
یہ نام ہے فتّاح در فضل دوامی

(۴) اس نام سے پا جاتے ہیں تا ابد پناہیں
جو لوگ کہ کشتہء شیاطین جہاں ہیں

(۵) اس نام محمد ﷺ سے سدا ردّ بلیات
یہ نام شفا بخش ہے از جملہ جہالات

Marfat.com

(۶) اس نام محمد ﷺ سے سدا بخت بہاراں
یہ نام ہے سرمایہء شہر نگاراں

(۷) یہ نام محمد ﷺ ہے غریبوں کا سہارا
یہ نام ہے ربّانی فیوضات کا دھارا

(۸) یہ نام ہے امّت کے ہر زخم کا مرہم
یہ نام ہے امت کے لئے اسم اعظم

(۹) یہ نامِ محمد ﷺ ہے بخشش کا سہارا
یہ نام ہے وسیلہء نجات ہمارا (۳۸)

اصحاب کہف کے اسماء سے توسل کی روایت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی تو بہت بڑی بات ہے۔توسّل باسماء الصالحین کے ضمن میں اصحاب کہف کے اسماء کے بارے میں تواتر سے روایت ہے کہ جس چیز یا مکان میں وہ تحریر کر کے لٹکائے جائیں وہ حرق (آگ لگنے)، غرق (ڈوبنے) اور سرق (چوری ہونے) سے محفوظ رہتی ہے۔قوی روایت کی رُو سے سات اصحاب ہیں اور آٹھواں اُن کا کُتا ہے۔

مفسرین قرآن کے نزدیک ان کے نام یہ ہیں۔

Marfat.com

۱۔	مکسلمینا	۲۔	تملیخا (یملیخا)	۳۔	مرطونس
۴۔	بینونس	۵۔	ساری نونس	۶۔	ذونوانس
۷۔	کشفیططنونس	۸۔	اور کُتّے کا نام قطمیر ہے (۳۹)		

جبکہ ماہرین عملیات ان ناموں کو یوں لکھتے ہیں۔

۱۔	یملیخا	۲۔	مکسلمینا	۳۔	کشفوطط
۴۔	آذرفطیونس	۵۔	کشافطیونس	۶۔	تبیونس
۷۔	یوانس بوس	۸۔	اور کُتّے کا نام قِطمیر ہے (۴۰)		

۲۔ توسّل بنام وذات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حِینِ حیات

مقبولانِ الٰہی کی دُنیاوی حیات میں ان کے نام سے توسّل کرنے کی ایک مثال جو پہلے مذکور ہوئی، اصحابِ کہف کے اسماء سے توسّل اِختیار کرنا ہے۔ جو ابھی تک ایک پوشیدہ غار میں زندہ ہیں۔ اِس کی دُوسری مثال وُہ حدیثِ نبوی ﷺ ہے جو ''دُعائے ضریر'' کے نام سے معروف ہے اور درجِ ذیل ہے۔

دُعائے ضریر

حضرت عُثمان بن حنیف (بہ تصغیر) الانصاریؓ (وفات بہ زمانہ حضرت امیر معاویہؓ) بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص حضرت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ اُس نے عرض کیا:

''آپ اللہ سے دُعا فرمائیں کہ وہ مجھے صحت بخشے''۔

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''اگر تُو چاہے تو میں دُعا کر دیتا ہوں اور اگر تُو راضی

Marfat.com

ہے تو صبر اِختیار کر۔صبر تیرے واسطے بہتر ہے''۔اُس نے عرض کیا:''آپ اللہ سے دُعائے صحت فرمایئے۔''

چنانچہ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔''اچھی طرح وضو کر۔پھر دو رکعت نفل برائے حاجت روائی پڑھ۔اس کے بعد حضورِ الٰہی میں یُوں دُعا کر۔

''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ، نَبِیِّ الرَّحْمَةِیَا مُحَمَّدُ ! اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ (یہاں اپنی حاجت کا نام لو) لِتُقْضٰی لِیْ۔ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ'' (۴۱)۔

ترجمہ: یااللہ! میں تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں اور تیری جانب متوجہ ہوتا ہوں۔ اور تیرے نبی، نبی رحمت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پیش کرتا ہوں۔ یامحمدؐ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم! میں نے پروردگار کی بارگاہ میں آپ کا وسیلہ پکڑا ہے اپنی اِس ضرورت (یہاں اپنی ضرورت کا نام لو) تا کہ وُہ پوری ہوجائے۔

یااللہ! تُو میرے حق میں حضور علیہ السّلام کی شفاعت (سفارش) کو قبول فرما۔

اِمام ترمذیؒ نے اِس حدیث کے بارے میں کہا ہے ''هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ''۔اور امام بیہقیؒ اور امام طبرانیؒ نے اِس کو صحیح لِکھّا ہے (۴۲)۔جب کہ امام بیہقیؒ نے مزید لکھّا ہے کہ اِس نابینا شخص نے ایسا ہی کیا تو بینا ہو گیا (۴۳)۔

اِس حدیثِ نبوی ﷺ میں جسے ''حدیثِ ضریرؓ'' (نابینا شخص والی حدیث) اور ''دُعائے ضریرؓ'' (نابینا شخص کی دُعا) کہتے ہیں، حضرت رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اپنے نامِ نامی

Marfat.com

سے توسّل کرنا خود سکھایا ہے۔ چنانچہ دیکھئے اِس کے درجِ ذیل الفاظ:

"بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ، نَبِیِّ الرَّحْمَةِ"

ترجمہ: تیرے نبی، نبی رحمت حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے وسیلہ سے۔

یہ الفاظ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے اسمِ گرامی کے وسیلہ ء جلیلہ کو خوب روشن اور واضح کرتے ہیں (۴۴)۔

۳۔ توسّل بنام وذات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعد از وفات

مقبولانِ الٰہی کی وفات کے بعد اُن کے نام سے توسّل کرنے کے بارے میں ذیل کے چند واقعات ہدیہ ءقارئین ہیں۔

١. عن عثمان بن حنيف أن رجلا كان يختلف الى عثمان بن عفان رضى الله عنه فى حاجة له، فكان عثمان لا يلتفت اليه ولا ينظر فى حاجته، فلقى ابن حنيف فشكى ذلك اليه، فقال له عثمان بن حنيف : ائت الميضأة فتوضأثم ائت المسجد فصل فيه ركعتين ثم قل.

اللهم انى اسألك وأتوجه اليك بنبينا محمد ﷺ نبيى الرحمة، يا محمد ﷺ انى أتوجه بك الى ربى فى حاجتى هذه (هنا تذكر حاجتك) فتقضى لى

ثم ورح حتى أروح معك، فانطلق الرجل فصنع ما

Marfat.com

قال له، ثم أتی باب عثمان بن عفان رضی اللّٰه عنه، فجاء البواب حتی أخذ بیده، فأدخله علی عثمان بن عفان رضی اللّٰه عنه، فأجلسه معه علی الطنفسة، فقال: حاجتک، فذکر حاجته وقضاهاله، ثم قال له: ما ذکرت حاجتک حتی کان الساعة وقال: ما کانت لک من حاجة فأذکرها، ثم ان الرجل خرج من عنده فلقی عثمان بن حنیف ، فقال له: جزاک اللّٰه خیرا، ماکان ینظر فی حاجتی ولا یلتفت الی حتی کلمته فی ، فقال عثمان بن حنیف: والله ما کلمته (۴۵)

اردو ترجمہ: حضرت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی وفات کے بعد حضرت سیّدنا عثمان غنیؓ کے زمانہ خلافت میں ایک شخص اپنی کسی ضرورت کے لئے اُن کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا مگر وہ اس کی جانب متوجّہ نہ ہوتے تھے۔ نہ اُس کی حاجت پر غور کرتے تھے۔ اُس نے ایک دن حضرت عُثمان بن حنیف الانصاریؓ سے ذِکر کیا تو آپ نے اُسے کہا۔ ''وضو کرو اور پھر دو رکعت نماز نفل برائے حاجت روائی ادا کرو۔

اس کے بعد یہ دُعا پڑھو۔

''اَللّٰھُمَّ اِنّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ، مُحَمَّدٍ ،نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ! اِنّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ اَنْ تُقْضٰی

Marfat.com

لِیْ حَاجَتِیْ (یہاں اپنی ضرورت کا نام لینا)''

ترجمہ: اَے میرے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہُوں اَور تیری جانب متوجّہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ اَور واسطہ سے جو نبی رحمت ہیں۔ اَے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم! میں آپ کے وسیلہ سے متوجّہ ہوتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کی طرف تا کہ میری یہ حاجت روا ہو جائے۔

اس نے ایسا ہی کیا۔ پھر وہ حضرت عثمان غنیؓ کے دروازے پر حاضر ہوا تو حضرت عثمانؓ نے اسے اندر بلا کر احوال پوچھا اور اُس کی حاجت پوری کر دی۔

ازاں بعد اُس شخص نے حضرت عثمان بن حنیفؓ کا شکریہ ادا کیا کہ اُنہوں نے ایسی اچھی دُعا سکھائی۔

۲۔ کثیر بن محمّد بن رفاعۃ نے بیان کیا کہ ایک شخص اپنے وقت کے مشہور طبیب عبد الملک بن سعید بن جبیر کے پاس گیا۔ اسے پیٹ کی کوئی تکلیف تھی۔ ابن جبیر نے تشخیص کر کے بتایا کہ اُسے دُبَیْلَۃ (پیٹ کا پھوڑا) کی لا علاج بیماری ہے۔ پھر اُسے کسی عالم نے یہی دُعائے ضریر پڑھنے کی ہدایت کی جو اُوپر مذکور ہوئی یعنی

اَللّٰہ اَللّٰہ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئاً۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ۔ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ وَرَبِّیْ اَنْ یَّرْحَمَنِیْ مِمَّا بِیْ رَحْمَۃً یُغْنِیْنِیْ

Marfat.com

بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاهُ (۴۶)۔

اُس نے یہ دُعا تین مرتبہ پڑھی۔

اُسے آرام آگیا۔ دوبارہ ابنِ جبیر کے پاس گیا تو وہ بھی حیران ہوا اور اُس نے تصدیق کی کہ اَب تمہیں کوئی بیماری نہیں ہے (۴۷)۔

حضرت مولانا نُور بخش توکلیؒ فرماتے ہیں:

اِس قِصہ (دُعائے ضریر) میں خود رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک نابینا آدمی کو طریق توسّل تعلیم فرمایا۔ پھر یہی طریق ایک صحابی (حضرت عُثمان بن حنیف) نے ایک اور شخص کو سکھایا اور یہی عمل آج تک اُمّت میں جاری ہے۔ اِس روایت کو طبرانی نے معجم کبیر میں اور بیہقی، دونوں نے روایت کیا ہے (۴۸)۔

۳۔ حضرت عُمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ۱۸ھ میں سخت قحط پڑا۔ چوپائے اور اِنسان بھوک کی شدّت سے مرنے لگے۔ لوگوں نے تنگ آکر حضرت فاروقِ اعظمؓ سے اِستسقاء کے لئے دُعا کی درخواست کی جسے امام بُخاریؒ نے یُوں نقل کیا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ اِذَا قَحِطُوْا اِسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا. قال

Marfat.com

فَیُسْقَوْنَ (۴۹)۔

ترجمہ: انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرت عُمر بن خطابؓ جب بھی قحط پڑتا تھا حضرت عبّاس بن عبدالمطّلب کے وسیلہ سے بارش کی دُعا کرتے تھے اور یُوں عرض کرتے تھے:

"یااللہ! ہم تیری جناب میں اپنے نبی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا وسیلہ پکڑا کرتے تھے تو تُو ہمیں بارش عطا کردیتا تھا۔ اب ہم تیری جناب میں اپنے نبی ﷺ کے چچا کو وسیلہ بناتے ہیں تو ہمیں بارش عطا کر"۔ راوی کہتا ہے کہ اس پر بارش برسنے لگ جاتی تھی۔

یہاں حضرت عبّاس بن عبدالمطّلب کے رشتہ "عمِ نبی ﷺ" کے نام سے توسّل کیا گیا ہے (۵۰)۔

۴۔ معجم کبیر واوسط میں بروایتِ اَنس بن مالکؓ منقول ہے کہ جب حضرت علیؓ کی والدہ فاطمہ بنتِ اسد کا اِنتقال ہوگیا تو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اُس کی لحد میں لیٹ گئے پھر یوں دُعا کی۔

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمِّیْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَسَدٍ وَوَسِّعْ عَلَیْهَا مَدْخَلَهَا بِحَقِّ نَبِیِّکَ وَالْاَنْبِیَاءِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِیْ فَاِنَّکَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ" (۵۱)۔

ترجمہ: یااللہ! میری ماں فاطمہ بنتِ اسد کو بخش دے اور اس پر اس کی قبر کو کُشادہ کردے بوسیلہ اپنے نبیؐ کے اور بوسیلہ اُن نبیوں کے جو مجھ سے پہلے ہوئے ہیں۔ کیونکہ تُو اَرحم الرّاحِمین ہے۔

Marfat.com

جب آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم بچپن میں ابو طالب کی کفالت میں تھے تو ابوطالب کی زوجہ فاطمہ بنتِ اسد نے آپ کا خاص خیال رکھا تھا۔ یہ اسی اِحسان کا بدلہ تھا کہ آپ نے اسے اپنی چادر میں کفن دیا اور خود اُس کی قبر میں لیٹ گئے تا کہ وہ آتشِ دوزخ سے محفوظ رہے اور اسے راحت وآرام مِلے۔

یہ روایت بلحاظ "بِحَقِّ نَبِیِّکَ" توسل فی الحیاۃ (زندگی میں توسل) کی دلیل ہے اور بلحاظ "الانبیاء الذین مِنْ قبلی" (ان انبیاء کے طفیل جو مجھ سے پہلے ہوئے) بعد وفات توسل کی دلیل ہے (۵۲)۔

Marfat.com

حــــــــواشــــــــی

۱۔ مثنوی معنوی، جلال الدین محمد رومیؒ، اردو ترجمہ، سجاد حسین، قاضی، لاہور ۱۹۷۶ء، الفیصل ج:۱، ص:۱۷۸

۲۔ القرآن، سورۃ ص:۳۸:۴۵—۴۸

۳۔ ایضاً، ۳۸:۳۰

۴۔ ایضاً

۵۔ ایضاً، ۳۸:۴۴

۶۔ ایضاً، سورۃ توبہ:۹: ۱۱۴/ سورۃ ھود:۱۱:۷۵

۷۔ ایضاً، سورۃ مریم:۱۹:۴۱،۵۶

۸۔ ایضاً، سورۃ مریم:۱۹:۳۱

۹۔ ایضاً، سورۃ فتح :۴۸:۲۹

۱۰۔ ایضاً، سورۃ ص:۳۸:۲۸

۱۱۔ ایضاً، سورۃ یونس:۱۰:۶۲،۶۳،۶۴

۱۲۔ ایضاً، سورۃ النساء :۴:۱۵۰

۱۳۔ ایضاً، سورۃ النساء:۴:۱۵۲

۱۴۔ مثنوی معنوی

Marfat.com

۱۵۔ القرآن، سورۃ آل عمران:۳:۱۰۳

۱۶۔ سنن ابن ماجہ

۱۷ احیاء علوم الدین، امام محمد بن محمد الغزالیؒ، بیروت ۔۱۹۸۶ء، الجزالثانی ص:۲۷۱

۱۸۔ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ المصابیح (فارسی)، عبدالحق محدث دہلوی، شیخ، ج:۴، ص:۴۲۷

۱۹۔ السیرۃ الحلبیہ، الحلبی، علی بن برھان الدین، بیروت لبنان، دارالمعرفۃ، ج:۲، ص:۳۸۰

۲۰۔ الجامع الصحیح، محمد بن اسماعیل، الامام البخاری، ج:۲، ص:۵۷۴، کتاب المغازی، باب تسمیہ من سمی من اھل بدر فی الجامع، حاشیہ نمبر۴، کراچی، س۔ن، قدیمی کتب خانہ، ص:۵۷۴

۲۱۔ ایضاً

۲۲۔ مشکوٰۃ المصابیح، خطیب البغدادی، باب: فضل الفقراء وما کان من عیش النبی ﷺ عن امیہ بن خالد بن عبد اللّٰہ بن اسید، کراچی، س۔ن، قدیمی کتب خانہ، ص:۴۴۷

۲۳۔ القول الجمیل، ولی اللہ محدث دہلویؒ، حضرت شاہ، اردو ترجمہ، شفاء العلیل، محمد خرم علی، کراچی، س۔ن، مدینہ پبلشنگ کمپنی، فصل ۱۱، ص:۱۹۱

۲۴۔ مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ (فارسی)، احمد سرہندیؒ، امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ شیخ، پشاور، س۔ن، یونیورسٹی بک ڈپو/ از نسخہ نور احمد امرتسری، مولانا،

Marfat.com

دفتر اوّل، حصہ چہارم، ہال بازار امرتسر، ۱۳۳۱ھ، مکتوب :۲۲۱، بنام سید حسین مانک پوری، ص:۸/ مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ (اردو ترجمہ)، زوار حسین شاہ، سید، دفتر اول، حصہ دوم، کراچی، ۱۹۹/ ادارہ مجددیہ، مکتوب نمبر ۲۲۱، ص: ۱۲۰ / حضرت مجدد الف ثانیؒ، زوار حسین شاہ، سید، کراچی، ادارہ مجددیہ، ص:۲۲۹

۲۵۔ مثنوی معنوی، ج:۱، ص:۵۷ "دربیان خسارت وزیر درین خدعه و مکر"

۲۵۔ عوارف المعارف، شہاب الدین عمر سہروردی، خواجہ، اردو ترجمہ، عبدالرشید، کراچی/ کشف المحجوب، علی بن عثمان ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش لاہوری، اردو ترجمہ، محمد احمد قادری، ابوالحسنات سید، لاہور، باب اثبات کرامت، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ص:۳۹۷

۲۶۔ مثنوی معنوی

۲۷۔ مکاتیب شریفہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی نقشبندیؒ، مرتبہ حضرت شاہ رؤف احمد رأفت نقشبندیؒ باہتمام حکیم عبدالمجید احمد سیفی، لاہور، ۱۳۷۱ھ، مکتوب نمبر ۲۸، ص:۳۰

۲۸۔ حوالہ سابق، ص ۴۷، مکتوب نمبر ۸۴ بنام حضرت شاہ رؤف احمد رأفت نقشبندیؒ

۲۹۔ مکتوبات حضرت مجدد الف ثانیؒ، اردو ترجمہ، زوار حسین شاہؒ، سید، حصہ دوم، مکتوب نمبر ۲۴۳/۳۰۔

وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ، السمهودی، علی بن احمد نور الدین العلامة، م ۹۱۱ھ، تحقیق، خالد بن عبدالغنی محفوظ بیروت لبنان ۲۰۰۶ء، ج:۴، ص:۱۹۳/ الخصائص الکبریٰ، السیوطی، الامام جلال الدین، بیروت لبنان، دار الکتب العلمیه، ج:۱، ص:۱۲/ سیرت رسول عربی ﷺ، نور بخش توکلی، علامہ پروفیسر، م ۱۹۴۸ء

Marfat.com

لاہور،۱۹۸۰ء،فرید بک سٹال،ص:۷۰۳

۳۱۔ تفسیر در منثور، السیوطی،ا لامام جلال الدین،بیروت لبنان، دار المعرفة ،ج:۱،ص:۸۸/ سیرت رسول عربی ﷺ،ص:۷۰۴

۳۲۔ القرآن، سورة بقره :۲:۸۹

۳۳۔ مثنوی معنوی،ج:۱،ص:۳۶

۳۴۔ مکتوبات امام ربّانی حضرت مجدد الف ثانیؒ

۳۵۔ مثنوی معنوی،ج:۱،ص:۱۳۷

۳۶۔ قصیدة البردة ،البوصیری،الامام ،اردوشرح حسن الجردة،عبدالمالک محمد ابوالبرکات خان،لاہور۱۹۹۶ء،مکتبہ نبویہ،ص:۷۶،شعر نمبر ۴۶

۳۷۔ کلیات اقبال(اردو)،بانگ درا جواب شکوہ،محمد اقبال،علامہ،لاہور،۲۰۰۰ء،اقبال اکیڈمی پاکستان،ص:۲۲۰

۳۸۔ کلیات حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی قدس سرہٗ

۳۹۔ تفسیر ابن کثیر ،تفسیر سورة الكهف،اسماعیل بن کثیر،الامام الحافظ عماد الدین ابو الفداء،بیروت لبنان،دار المعرفة،۳،ص:۸۳

۴۰۔ عملیات مراقب،محمد ظہور الدین مراقب چشتی صابری،مرزا،امرتسر، بھارت (س۔ن)، محمد داؤد تاجر کتب ہال بازار،ص:۱۰۷/ خیر کثیر،مصنف: حضرت مولانا محبوب عالم نقشبندی مجددی قادری توکلی،مخطوط ۴ نومبر ۱۹۱۷،بقلم قطب الارشاد حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ نقشبندی م ۱۹۶۱ء،موجود عندی،ص:۱۲

Marfat.com

۴۱۔ جامع الترمذی ،الترمذی،محمد بن عیسی بن سَوْرۃالامام ، کراچی،
س۔ن، ایچ ایم سعید کمپنی، ج:۲،ص:۱۹۸

۴۲۔ سیرت رسول عربی ﷺ، ص:۷۰۷

۴۳۔ ایضاً

۴۴۔ وفاء الوفاء، ج:۴،ص:۱۹۴

۴۵۔ المعجم الکبیر ،الطبرانی،امام سلیمان بن احمد، بیروت۱۹۸۵ء، ج:۹،ص:۳۰ /
وفاء الوفاء، ج:۴،ص:۱۹۴

۴۶۔ سیرت رسول عربی ﷺ ،ص:۷۰۷

۴۷۔ ایضاً

۴۸۔ ایضاً

۴۹۔ الجامع الصحیح، البخاری،محمد بن اسماعیل الامام، طبع:قدیمی کتب خانہ
کراچی، ج:۱،ص:۵۲۶ "کتاب المناقب،باب ذکر عباس بن عبدالمطلب"/ المعجم الکبیر
ج:۱،ص:۷۲، رقم الحدیث۸۴/ وفاء الوفاء، ج:۴،ص:۱۹۶

۵۰۔ استنتاج از پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر/ سیرت رسول عربی ﷺ، ص:۷۱۴

۵۱۔ المعجم الکبیر ، ج:۲۴،ص:۳۵۱، رقم الحدیث ۸۷۱/ وفاء الوفاء، ج:۴،ص:۱۹۵
سیرت رسول عربی ﷺ، ص:۷۱۵

۵۲۔ وفاء الوفاء، ج:۴،ص:۱۹۵/ سیرت رسول عربی ﷺ، :۷۱۴

Marfat.com

حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ

شجرۂ طریقت پڑھنے کی ہدایت اور تاکید

شجرۂ طریقت پڑھنا اور مشائخ طریقت کی فاتحہ پڑھنا دنیاوی اور دینی امور کے لئے مفید ہے۔ اس بارے میں حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ (۱۱۵۸ھ/ ۱۲۴۰ھ) کے مکاتیب شریفہ میں سے دو مکتوبات کی عبارات پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ آپ ایک مسترشد غلام محمد خاں کی جانب اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

ہر دو شجرہ فرستادہ شد یک وقت فاتحہ پیران نقشبندیہ رحمتہ اللہ علیھم و یک وقت فاتحہء پیران قادریہ علیھم الرحمۃ خواندہ مقاصد خود را بواسطہء آں ہا طلب نمودہ باشند انشاء اللہ تعالیٰ تائید ہا خواہند یافت

(مکاتیب شریفہ حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ مرتبہ حضرت شاہ رؤف احمد رأفت باہتمام حکیم عبدالمجید احمد سیفی لاہور۔ ۱۳۷۱ھ، ص: ۳۰، مکتوب نمبر ۲۸)

ترجمہ: دونوں شجرات طریقت بھیجے جاتے ہیں۔ کسی ایک وقت میں پیران نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیھم کی فاتحہ اور دوسرے وقت میں پیران قادریہ علیھم الرحمۃ کی فاتحہ پڑھیے اور ان دونوں شجرات کے مشائخ کے واسطہ سے اپنے مقاصد کے لئے دعا کیجئے۔ انشاءاللہ آپ ان مشائخ کی تائید اور مدد پائیں گے۔

Marfat.com

۲۔ پھر حضرت شاہ رؤف احمد رافت کی جانب ایک مکتوب میں ارشاد فرماتے ہیں:

بخدمت شریف

صاحبزادہ ولایت نسبت حضرت رؤف احمد سلّمہم اللّٰہ تعالیٰ۔

بعدۂ سلام نیاز گذارش می نماید۔ مدّت ہا شد کہ بر اخبار خیریت آنجناب اطلاع نیست بتحریر احوال شریف و احوال مستفیدان رفع انتظار فرمایند وشجرۂ بزرگان خود خواندہ بجناب اوسبحانہ عرض حاجات و جمعیت ظاہر و باطن ومتابعت آن اکابر کردہ باشند ختم حضرت شاہ نقشبند وختم حضرت مجدّد رحمتہ اللّٰہ علیہم لازم شناسند والسلام۔

(حوالہ سابق ص ۴۷ مکتوب نمبر ۸۴ بنام حضرت شاہ رؤف احمد رأفت رامپوریؒ)

ترجمہ: بخدمت شریف صاحب ولایت صاحبزادہ حضرت رؤف احمد سلّمہم اللہ تعالیٰ۔

سلام نیاز عرض کیا جاتا ہے۔ بڑی مدّت سے آنجناب کی خیریت کی خبر پر اطلاع نہیں ہے۔ اپنے احوال شریف اور اپنے مستفیدوں (مریدین) کے احوال تحریر فرمایئے اور انتظار کو رفع کیجئے۔ اپنے مشائخ طریقت کا شجرہ پڑھا کیجئے اور اللّٰہ سبحانہ و تعالیٰ کی جناب میں حاجات، جمعیّت ظاہر و باطن اور ان اکابر کی متابعت کے حصول کے لئے دعا کیا کیجئے۔ ختم شریف حضرت شاہ نقشبند اور ختم شریف حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللّٰہ علیہم کو لازم سمجھئے۔ والسلام

Marfat.com

حضرت ابن ہشامؒ

اسماءُ الساداتِ اهلُ البدر

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

۱۔ سیدنا محمدرسول اللّٰہ المهاجری ﷺ

العشرة المبشرة بالجنة فی جلسة واحدة

۲۔ سیدنا ابی بکر الصدیق المهاجریؓ

۳۔ سیدنا عمر بن الخطاب المهاجریؓ

۴۔ سیدنا عثمان بن عفان المهاجریؓ

۵۔ سیدنا علی بن ابی طالب المهاجریؓ

۶۔ سید نا طلحة بن عبیداللّٰہ المهاجریؓ

۷۔ سید نا الزبیربن العوام المهاجریؓ

۸۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف المهاجریؓ

۹۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص المهاجریؓ

۱۰۔ سید نا سعید بن زیدالمهاجریؓ

۱۱۔ سید نابی عبیدة بن الجراح المهاجریؓ

Marfat.com

سادات اهل البدر من غيرهم

حرف الالف

۱۲۔ سیدناابی بن کعبؓ الخزرجیؓ

۱۳۔ سیدنا الاخنس بن حبیب المھاجریؓ

۱۴۔ سیدنا الارقم بن ابی الارقم المھاجریؓ

۱۵۔ سیدنا اسعدبن یزید الخزرجیؓ

۱۶۔ سیدناانسؓ مولیٰ رسول اللہﷺ

۱۷۔ سیدناانیس بن قتادۃ الاوسیؓ

۱۸۔ سیدنا اوس بن خولی الخزرجیؓ

۱۹۔ سیدنااِیَاس بن البکیرالمھاجریؓ

حرف الباء

۲۰۔ سیدنا بجیربن ابی بجیرؓ

۲۱۔ سیدنا بحاث بن ثعلبۃ الخزرجیؓ

۲۲۔ سیدنا البرآء بن معرورن الخزرجیؓ

۲۳۔ سیدنا بسبسۃ بن عمرو والخزرجیؓ

۲۴۔ سیدنا بشربن البرآء الخزرجیؓ

۲۵۔ سیدنا بشیر بن سعد الخزرجیؓ

Marfat.com

۲۶۔ سیدنا بلال بن رباحِ المھاجریؓ

حرف التاء المثناۃ الفوقیہ

۲۷۔ سیدنا تمیم مولیٰ خراشِ الخزرجیؓ

۲۸۔ سیدنا تمیم مولیٰ بنی عنم السلم الاوسیؓ

۲۹۔ سیدناتمیم بن یعارن الخزرجیؓ

حرف الثاء المثلثة

۳۰۔ سیدنا ثابت بن اقرم الاوسیؓ

۳۱۔ سیدنا ثابت بن ثعلبہ الخزرجیؓ

۳۲۔ سیدنا ثابت بن خالدالخزرجیؓ

۳۳۔ سیدناثابث بن عمر الخزرجیؓ

۳۴۔ سیدنا ثابت ھزال الخزرجیؓ

۳۵۔ سیدنا ثعلبة بن حاطب الاوسیؓ

۳۶۔ سیدنا ثعلبة بن عمرو الخزرجیؓ

۳۷۔ سیدنا ابن عمروالمھاجریؓ

۳۸۔ سیدنا ثعلبة بن عمرالمھاجریؓ

۳۹۔ سیدنا ثعلبة بن عنمةالخزرجیؓ

۴۰۔ سیدنا ثقف ابن عمرو المھاجریؓ

Marfat.com

حرف الجیم

۴۱۔ سیدناجابربن عبداللّٰہ ابن رياب الخزرجیؓ

۴۲۔ سیدنا جابربن عبداللّٰہ بن عمرو الخزرجیؓ

۴۳۔ سیدنا جباربن صخر الخزرجیؓ

۴۴۔ سیدناجبربن عتیک الاوسیؓ

۴۵۔ سیدناجبیربن ایاس الاوسیؓ

حرف الحاء المھملة

۴۶۔ سیدناحمزۃ بن عبدالمطلب المھاجریؓ

۴۷۔ سیدنا الحارث بن اوس رافعِ الاوسیؓ

۴۸۔ سیدنا الحارث ابن اوس بن معاذ الاوسیؓ

۴۹۔ سیدنا الحارث بن ابی خزمة الاوسیؓ

۵۰۔ سیدنا الحارث بن خزمة الاوسیؓ

۵۱۔ سید الحارث بن خزمة الخزرجیؓ

۵۲۔ سیدنا الحارث بن الصمة الخزرجیؓ

۵۳۔ سیدنا الحارث بن عرفجة الاوسیؓ

۵۴۔ سیدنا الحارث بن قیس الاوسیؓ

۵۵۔ سیدنا الحارث بن قیس الخزرجیؓ

۵۶۔ سیدنا الحارث بن النعمان الاوسیؓ

Marfat.com

۵۷۔ سیدنا الحارثۃبن سراقۃ الخزرجی الشھیدؓ

۵۸۔ سیدنا الحارثۃ بن النعمان الخزرجیؓ

۵۹۔ سیدنا حاطب بن ابی بلتعۃ المھاجریؓ

۶۰۔ سیدناحاطب بن عمر والمھاجریؓ

۶۱۔ سیدنا الحباب بن المنذر الخزرجیؓ

۶۲۔ سیدنا حبیب بن الاسود الخزرجیؓ

۶۳۔ سیدنا حریث بن زید الخزرجیؓ

۶۴۔ سیدنا الحصین بن الحارث المھاجریؓ

۶۵۔ سیدنا حلال بن المعلی الخزرجیؓ

۶۶۔ سیدنا حمزۃ بن الحمیر الخزرجیؓ

حرف الخاء المعجمۃ

۶۷۔ سیدناخارجۃ بن زیدٍ الخزرجیؓ

۶۸۔ سیدنا خالد بن البکیر المھاجریؓ

۶۹۔ سیدنا خالد قیس الخزیؓ

۷۰۔ سیدنا خباب بن الارث المھاجریؓ

۷۱۔ سیدنا خباب مولیٰ عتبۃ المھاجریؓ

۷۲۔ سیدنا خبیب بن اساف الخزرجیؓ

۷۳۔ سیدنا خراش بن الصمۃ الخزرجیؓ

Marfat.com

۷۴۔ سیدنا خراش بن قتادة الاوسی رضی

۷۵۔ سیدناخزیمة بن فاتک المهاجری رضی

۷۶۔ سیدنا خلاد بن رافع الخزرجی رضی

۷۷۔ سیدنا خلاد بن عمرو الخزرجی رضی

۷۸۔ سیدنا خلاد بن قیس الخزرجی رضی

۷۹۔ سیدنا خلید بن قیس الخزرجی رضی

۸۰۔ سیدنا خلیفة بن عدی الخزرجی رضی

۸۱۔ سیدنا خنیس بن حزافة المهاجری رضی

۸۲۔ سید نا خوات بن جبیرالاوسی رضی

۸۳۔ سیدنا خولی بن ابی خولی المهاجری رضی

حرف الذال

۸۴۔ سیدناذکوان بن عبید المهاجری رضی

۸۵۔ سیدنا ذی شمالین ابن عبدعمروٍ المهاجری رضی

حرف الراء المهملة

۸۶۔ سیدنا راشد بن المعلیٰ الخزرجی رضی

۸۷۔ سیدنا رافع بن الحارث الخزرجی رضی

۸۸۔ سیدنا رافع بن غنجدة الاوسی رضی

Marfat.com

۸۹۔ سیدنا رافع بن مالکٍ الخزرجیؓ

۹۰۔ سیدنارافع بن المعلی الخزرجی الشهیدؓ

۹۱۔ سیدنا رافع بن یزید الاوسیؓ

۹۲۔ سیدنا ربعی بن رافعٍ الاوسیؓ

۹۳۔ سیدنا الربیع بن ایاس الخزرجیؓ

۹۴۔ سیدنا ربیعة بن اکثم المهاجریؓ

۹۵۔ سیدنارحیلة بن ثعلبة الخزرجیؓ

۹۶۔ سیدنا رفاعة بن الحارث الخزرجیؓ

۹۷۔ سیدنا رفاعة بن رافع بن مالکٍ الخزرجیؓ

۹۸۔ سیدنا رفاعة بن عبدالمنذر الاوسیؓ

۹۹۔ سیدنا رفاعة بن عمرو الخزرجیؓ

حرف الزاء

۱۰۰۔ سیدنازیاد بن السکن الاوسیؓ

۱۰۱۔ سیدنا زیادبن عمروالخزرجیؓ

۱۰۲۔ سیدنا زیاد بن لبید الخزرجیؓ

۱۰۳۔ سیدنازیدبن اسلم الاوسیؓ

۱۰۴۔ سیدنا زید بن حارثة المهاجریؓ

۱۰۵۔ سیدنازید بن الخطاب المهاجریؓ

Marfat.com

۱۰۶۔ سیدنازید بن المزین الخزرجیؓ

۱۰۷۔ سیدنازید بن المعلی الخزرجیؓ

حرف السین المهملة

۱۰۸۔ سیدناسالم مولیٰ ابی حذیفة المهاجریؓ

۱۰۹۔ سیدنا سالم بن عمیرالاوسیؓ

۱۱۰۔ سیدناالسائب بن عثمان بن مظعون المهاجریؓ

۱۱۱۔ سیدنا سبرة بن فاتک المهاجریؓ

۱۱۲۔ سیدنا سراقة بن عمرو الخزرجیؓ

۱۱۳۔ سیدنا سراقة بن کعب الخزرجیؓ

۱۱۴۔ سیدنا سعد مولیٰ حاطب المهاجریؓ

۱۱۵۔ سیدناسعد بن خولة المهاجریؓ

۱۱۶۔ سیدنا سعد بن خیثمة الاوسی الشهیدؓ

۱۱۷۔ سیدنا سعد بن الربیع الخزرجیؓ

۱۱۸۔ سیدنا سعدبن زید الاوسیؓ

۱۱۹۔ سیدنا سعد بن سعد الخزرجیؓ

۱۲۰۔ سیدنا سعد بن سهیل الخزرجیؓ

۱۲۱۔ سیدنا سعد بن عبادة الخزرجیؓ

۱۲۲۔ سیدنا سعد بن عبید الاوسیؓ

Marfat.com

۱۲۳۔ سیدنا سعد بن عثمان الخزرجیؓ

۱۲۴۔ سیدنا سعد بن معاذ الاوسیؓ

۱۲۵۔ سیدنا سفیان بن نسر الخزرجیؓ

۱۲۶۔ سیدنا سلمۃ بن اسلم الاوسیؓ

۱۲۷۔ سیدنا سلمۃ بن ثابت الاوسیؓ

۱۲۸۔ سیدناسلمۃ بن سلامۃ الاوسیؓ

۱۲۹۔ سیدنا سلیط بن قیس الخزرجیؓ

۱۳۰۔ سیدنامسلمین الحارث الخزرجیؓ

۱۳۱۔ سیدنا مسلمین عمروالخزرجیؓ

۱۳۲۔ سیدنا سلیم بن ملحان الخزرجیؓ

۱۳۳۔ سیدنا سماک بن سعدالخزرجیؓ

۱۳۴۔ سیدناسنان ابن ابی سنان المھاجریؓ

۱۳۵۔ سیدنا سنان بن صیفی الخزرجیؓ

۱۳۶۔ سیدناسھل بن حنیف الاوسیؓ

۱۳۷۔ سیدنا سھل بن رافعٍ الخزرجیؓ

۱۳۸۔ سیدنا سھل بن عتیک الخزرجیؓ

۱۳۹۔ سیدنا سھل بن قیس الخزرجیؓ

۱۴۰۔ سیدناسھیل بن رافعٍ الخزرجیؓ

Marfat.com

۱۴۱۔ سیدنا سهيل بن وهب المهاجرى رضی اللہ عنہ

۱۴۲۔ سیدناسواد بن رزين الخزرجى رضی اللہ عنہ

۱۴۳۔ سیدناسواد بن غزية الخزرجى رضی اللہ عنہ

۱۴۴۔ سیدنا سويبط بن حرملة المهاجرى رضی اللہ عنہ

حرف الشين المثلثة

۱۴۵۔ سیدناشجاع بن وهب المهاجرى رضی اللہ عنہ

۱۴۶۔ سیدنا شريک بن انس الاوسى رضی اللہ عنہ

۱۴۷۔ سیدنا شماس بن عثمان المهاجرى رضی اللہ عنہ

حرف الصاد

۱۴۸۔ سیدنا صبيح مولیٰ ابى العاص المهاجرى رضی اللہ عنہ

۱۴۹۔ سیدنا صفوان بن وهب المهاجرى رضی اللہ عنہ الشهيد

۱۵۰۔ سیدنا صهيب بن سنان المهاجرى رضی اللہ عنہ

۱۵۱۔ سیدناصيفى بن سواد الخزرجى رضی اللہ عنہ

حرف الضاد

۱۵۲۔ سیدنا الضحاک بن حارثة الخزرجى رضی اللہ عنہ

۱۵۳۔ سیدنا الضحاک بن عبد عمرو الخزرجى رضی اللہ عنہ

۱۵۴۔ سیدنا ضمرة بن عمرو الخزرجى رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حرف الطاء

۱۵۵۔ سیدناالطفیل بن الحارث المھاجریؓ

۱۵۶۔ سیدنا الطفیل بن مالک الخزرجیؓ

۱۵۷۔ سیدنا الطفیل بن النعمان الخزرجیؓ

۱۵۸۔ سیدنا طلب بن عمیر المھاجریؓ

حرف العین

۱۵۹۔ سیدناعاصم بن ثابت الاوسیؓ

۱۶۰۔ سیدناعاصم بن عدی الاوسیؓ

۱۶۱۔ سیدنا عاصم بن العکیر الخزرجیؓ

۱۶۲۔ سیدنا عاصم بن قیس الاوسیؓ

۱۶۳۔ سیدناعاقل بن البکیر المھاجری الشھیدؓ

۱۶۴۔ سیدنا عامربن امیة الخزرجیؓ

۱۶۵۔ سیدنا عامربن الکبیر المھاجریؓ

۱۶۶۔ سیدنا عامربن ربیعة المھاجریؓ

۱۶۷۔ سیدنا عامربن سعد الخزرجیؓ

۱۶۸۔ سیدناعامربن سلمة الخزرجیؓ

۱۶۹۔ سیدنا عامربن فھیرة المھاجریؓ

۱۷۰۔ سیدنا عامربن مخلد الخزرجیؓ

Marfat.com

۱۷۱۔ سیدنا عامربن السکن الخزرجیؓ

۱۷۲۔ سیدنا عائذ بن ماعص الخزرجیؓ

۱۷۳۔ سیدنا عبادبن بشر الخزرجیؓ

۱۷۴۔ سیدناعباد بن قیس الخزرجیؓ

۱۷۵۔ سیدناعبادۃ بن الصامت الخزرجیؓ

۱۷۶۔ سیدنا عبداللّٰہ بن ثعلبۃ الخزرجیؓ

۱۷۷۔ سیدنا عبداللّٰہ بن جبیر الاوسیؓ

۱۷۸۔ سیدنا عبداللّٰہ بن جحش المھاجریؓ

۱۷۹۔ سیدنا عبداللّٰہ بن جدالخزرجیؓ

۱۸۰۔ سیدنا عبداللّٰہ بن الحمیرالخزرجیؓ

۱۸۱۔ سیدنا عبداللّٰہ بن الربیع الخزرجیؓ

۱۸۲۔ سیدناعبداللّٰہ بن رواحۃ الخزرجیؓ

۱۸۳۔ سیدنا عبداللّٰہ بن زید الخزرجیؓ

۱۸۴۔ سیدناعبداللّٰہ بن سراقۃ المھاجریؓ

۱۸۵۔ سیدنا عبداللّٰہ بن سلمۃ الاوسیؓ

۱۸۶۔ سیدنا عبداللّٰہ بن سھل الاوسیؓ

۱۸۷۔ سیدنا عبداللّٰہ بن سھیل المھاجریؓ

۱۸۸۔ سیدنا عبداللّٰہ بن شریک الاوسیؓ

Marfat.com

۱۸۹۔ سیدنا عبداللہ بن طارق الاوسیؓ

۱۹۰۔ سیدنا عبداللہ بن عامر الخزرجیؓ

۱۹۱۔ سیدنا عبداللہ بن عبدمناف الخزرجیؓ

۱۹۲۔ سیدنا عبداللہ بن عرفطة الخزرجیؓ

۱۹۳۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو الخزرجیؓ

۱۹۴۔ سیدنا عبداللہ بن عمیر الخزرجیؓ

۱۹۵۔ سیدنا عبداللہ بن قیس الخزرجیؓ

۱۹۶۔ سیدنا عبداللہ بن قیس بن صخر الخزرجیؓ

۱۹۷۔ سیدنا عبداللہ بن کعب الخزرجیؓ

۱۹۸۔ سیدنا عبداللہ بن مخرمة المهاجریؓ

۱۹۹۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود المهاجریؓ

۲۰۰۔ سیدنا عبداللہ بن مظعون المهاجریؓ

۲۰۱۔ سیدنا عبداللہ بن نعمان الخزرجیؓ

۲۰۲۔ سیدنا عبدربه بن حق الخزرجیؓ

۲۰۳۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن جبر الاوسیؓ

۲۰۴۔ سیدنا عبدة بن الحسحاس الخزرجیؓ

۲۰۵۔ سیدنا عبس بن عامر الخزرجیؓ

۲۰۶۔ سیدنا عبید بن اوس الاوسیؓ

Marfat.com

۲۰۷۔ سیدناعبیدبن التیهان الاوسیؓ

۲۰۸۔ سیدناعبیدبن زیدالخزرجیؓ

۲۰۹۔ سیدناعبیدبن عبیدۃ الاوسیؓ

۲۱۰۔ سیدناعبیدۃ بن الحارث المهاجری الشهیدؓ

۲۱۱۔ سیدناعتبان بن مالک الخزرجیؓ

۲۱۲۔ سیدنا عتبة بن ربیعة الخزرجیؓ

۲۱۳۔ سیدناعتبة بن عبد اللّٰه الخزرجیؓ

۲۱۴۔ سیدنا عتبة بن غزوان المهاجریؓ

۲۱۵۔ سیدناعثمان بن مظعون المهاجریؓ

۲۱۶۔سیدنا العجلان بن النعمان الخزرجیؓ

۲۱۷۔ سیدنا عدی بن ابی الزغباء الخزرجیؓ

۲۱۸۔ سیدنا عصمة بن الحصین الخزرجیؓ

۲۱۹۔ سیدنا عصیمة الخزرجیؓ

۲۲۰۔ سیدنا عطیة بن نویرة الخزرجیؓ

۲۲۱۔ سیدنا عقبة بن عامر الخزرجیؓ

۲۲۲۔ سیدناعقبة بن عثمان الخزرجیؓ

۲۲۳۔ سیدنا عقبة بن وهب الخزرجیؓ

۲۲۴۔ سیدنا عقبة بن وهب المهاجریؓ

Marfat.com

۲۲۵۔ سیدناعکاشۃ بن محصن المھاجری رضؓ

۲۲۶۔ سیدنا عمار بن یاسر المھاجری رضؓ

۲۲۷۔ سیدنا عمارۃ بن حزم الخزرجی رضؓ

۲۲۸۔ سیدنا عمارۃ بن زیاد الاوسی رضؓ

۲۲۹۔ سیدنا عمروبن ایاس الخزرجی رضؓ

۲۳۰۔ سیدنا عمروبن ثعلبۃ الخزرجی رضؓ

۲۳۱۔ سیدنا عمروبن المجموع الخزرجی رضؓ

۲۳۲۔ سیدنا عمروبن الحارث المھاجری رضؓ

۲۳۳۔ سیدنا عمرو بن الحارث المھاجری رضؓ

۲۳۴۔ سیدنا عمروبن سراقۃ المھاجری رضؓ

۲۳۵۔ سیدنا عمرو بن ابی سرحٍ المھاجری رضؓ

۲۳۶۔ سیدنا عمروبن طلق الخزرجی رضؓ

۲۳۷۔ سیدنا عمرو بن قیس الخزرجی رضؓ

۲۳۸۔ سیدناعمروبن معاذ الاوسی رضؓ

۲۳۹۔سیدناعمروبن معبد الاوسی رضؓ

۲۴۰۔ سیدناعمروبن معبد الاوسی رضؓ

۲۴۱۔ سیدناعمروبن حرام الخزرجی رضؓ

۲۴۲۔ سیدنا عمیربن الحام الخزرجی الشھیدؓ

Marfat.com

۲۴۳۔ سیدنا عمیر بن عامر الخزرجیؓ

۲۴۴۔ سیدنا عمیر بن عوف المهاجریؓ

۲۴۵۔ سیدنا عمیر بن ابی وقاص المهاجری الشهیدؓ

۲۴۶۔ سیدنا عوف بن الحارث الخزرجی الشهیدؓ

۲۴۷۔ سیدنا عویم بن ساعدة الاوسیؓ

۲۴۸۔ سیدنا عیاض بن زهیر المهاجریؓ

حرف الغین المعجمة

۲۴۹۔ سیدنا غنام بن اوس الخزرجیؓ

حرف الفاء

۲۵۰۔ سیدنا الفاکه بن بشر الخزرجیؓ

۲۵۱۔ سیدنا فروة بن عمرو الخزرجیؓ

حرف القاف

۲۵۲۔ سیدنا قتادة بن النعمان الاوسیؓ

۲۵۳۔ سیدنا قدامة بن مظعونٍ المهاجریؓ

۲۵۴۔ سیدنا قطبة بن عامر الخزرجیؓ

۲۵۵۔ سیدنا قیس بن عمرو الخزرجیؓ

Marfat.com

۲۵۶۔ سیدنا قیس بن محصن الخزرجی رض

۲۵۷۔ سیدنا قیس بن مخلد الخزرجی رض

حرف الکاف

۲۵۸۔ سیدنا کعب بن جمازہ الخزرجی رض

۲۵۹۔ سیدنا کعب بن زید الخزرجی رض

حرف اللام

۲۶۰۔ سیدنا لبدۃ بن قیس الخزرجی رض

حرف المیم

۲۶۱۔ سیدنا مالک بن ابی خولی المہاجری رض

۲۶۲۔ سیدنا مالک بن ربیعة الخزرجی رض

۲۶۳۔ سیدنا مالک بن رفاعة الخزرجی رض

۲۶۴۔ سیدنا مالک بن عمرو المہاجری رض

۲۶۵۔ سیدنا مالک بن قدامة الاوسی رض

۲۶۶۔ سیدنا مالک بن مسعود الخزرجی رض

۲۶۷۔ سیدنا مالک بن نمیلة الاوسی رض

۲۶۸۔ سیدنا مبشر بن عبد المنذر الاوسی رض

۲۶۹۔ سیدنا المجذر بن زیاد الخزرجی رض

Marfat.com

۲۷۰۔ سیدنا محرر بن عامر الخزرجیؓ

۲۷۱۔ سیدنا محرز بن نضلة المهاجریؓ

۲۷۲۔ سیدنا محمد بن مسلمة الاوسیؓ

۲۷۳۔ سیدنا مدلاج بن عمرو المهاجریؓ

۲۷۴۔ سیدنا مرثد بن ابی مرثد المهاجریؓ

۲۷۵۔ سیدنا مسطح بن اثاثة المهاجریؓ

۲۷۶۔ سیدنا مسعود بن اوس الخزرجیؓ

۲۷۷۔ سیدنا مسعود بن خلدة الخزرجیؓ

۲۷۸۔ سیدنا مسعود بن ربیعة المهاجریؓ

۲۷۹۔ سیدنا مسعود بن زید الخزرجیؓ

۲۸۰۔ سیدنا مسعود بن سعد الخزرجیؓ

۲۸۱۔ سیدنا مسعود بن عبد سعد الاوسیؓ

۲۸۲۔ سیدنا مصعب بن عمیر المهاجریؓ

۲۸۳۔ سیدنا معاذ بن جبل الخزرجیؓ

۲۸۴۔ سیدنا معاذ بن الحارث الخزرجیؓ

۲۸۵۔ سیدنا معاذ بن الصمة الخزرجیؓ

۲۸۶۔ سیدنا معاذ بن عمرو الخزرجیؓ

۲۸۷۔ سیدنا معاذ بن ماعص الخزرجیؓ

Marfat.com

۲۸۸۔ سیدنا معبد بن عباد الخزرجیؓ

۲۸۹۔ سیدنا معبد بن قیس الخزریؓ

۲۹۰۔ سیدنا معتب بن عبید الاوسیؓ

۲۹۱۔ سیدنا معتب بن عوف المهاجریؓ

۲۹۲۔ سیدنا معتب بن قشیر الاوسیؓ

۲۹۳۔ سیدنا معقن بن المنذر الخزرجیؓ

۲۹۴۔ سیدنا معمر بن الحارث المهاجریؓ

۲۹۵۔ سیدنا معن بن عدی الاوسیؓ

۲۹۶۔ سیدنا معن بن یزید المهاجریؓ

۲۹۷۔ سیدنا معوذ بن الحارث الخزرجیؓ

۲۹۸۔ سیدنا معوذ بن عمروالخزرجیؓ

۲۹۹۔ سیدنا المقداد بن الاسود المهاجریؓ

۳۰۰۔ سیدنا ملیل بن وبرة الخزرجیؓ

۳۰۱۔ سیدنا المنذر بن عمروالخزرجیؓ

۳۰۲۔ سیدنا المنذر بن قدامة الاوسیؓ

۳۰۳۔ سیدنا المنذر بن محمد الاوسیؓ

۳۰۴۔ سیدنا مهجع بن صالح المهاجری الشهید مولیٰ عمر بن الخطاب المهاجریؓ

Marfat.com

حرف النون

۳۰۵۔ سیدنا نضر بن الحارث الاوسیؓ

۳۰۶۔ سیدنا النعمان الاعرج الخزرجیؓ

۳۰۷۔ سیدنا النعمان بن ابی خزمة الاوسیؓ

۳۰۸۔ سیدنا النعمان بن سنان الخزرجیؓ

۳۰۹۔ سیدنا النعمان بن عمرو الخزرجیؓ

۳۱۰۔ سیدنا النعمان بن عبد عمرو الخزرجیؓ

۳۱۱۔ سیدنا نعمان بن عمرو الخزرجیؓ

۳۱۲۔ سیدنا النعمان بن مالک الخزرجیؓ

۳۱۳۔ سیدنا نوفل بن عبد اللّٰہ الخزرجیؓ

حرف الواو

۳۱۴۔ سیدنا واقد بن عبد اللّٰہ المہاجریؓ

۳۱۵۔ سیدنا ودقة بن ایاس الخزرجیؓ

۳۱۶۔ سیدنا ودیعة بن عمرو الخزرجیؓ

۳۱۷۔ سیدنا وہب بن ابی سرحٍ المہاجریؓ

۳۱۸۔ سیدنا وہب بن سعد المہاجریؓ

Marfat.com

حرف الهاء

۳۱۹۔ سیدنا هانی بن نیار الاوسیؓ

۳۲۰۔ سیدنا هبیل بن وبرة الخزرجیؓ

حرف الیاء

۳۲۱۔ سیدنا یزید بن الاخنس المهاجریؓ

۳۲۲۔ سیدنا یزید بن الحارث الخزرجی الشهیدؓ

۳۲۳۔سیدنا یزید بن خزام الخزرجیؓ

۳۲۴۔ سیدنا یزید بن رُقیش المهاجریؓ

۳۲۵۔ سیدنا یزید بن السکن الاوسیؓ

۳۲۶۔ سیدنا یزید بن المنذر الخزرجیؓ

(سیرت النبی ﷺ کامل مرتبہ ابنِ ہشام، لاہور، کراچی، حیدرآباد، شیخ غلام علی اینڈ سنز پرائیویٹ لمیٹڈ، پبلیشرز، ج:۱،ص:۷۸۹)

Marfat.com

حضرت مجدّد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ

فضائل سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ

طریقہ نقشبندیہ کی فضیلت حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ م ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء کے بہت سے مکتوباتِ گرامی میں مذکور ہے ان میں سے چند مکتوبات یہ ہیں۔

دفتر اوّل مکتوب نمبر ۲۱، ۲۷، ۳۷، ۵۸، ۶۶، ۹۰، ۲۲۱، ۲۴۳ وغیرہ

ان میں سے بعض مکتوبات شریفہ کے اقتباسات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ "مشائخ نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرار ھم کے نزدیک یہ حضور ذاتی دائمی ہے اور ان اکابر کے نزدیک زائل ہو جانے اور غیبت کے ساتھ بدل جانے والے حضور کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ بس ان بزرگوں کا کمال تمام کمالات سے بڑھ کر ہے اور ان کی نسبت تمام نسبتوں سے بالا تر ہے جیسا کہ ان حضرات کی عبارتوں میں واقع ہے۔

اِنَّ نِسْبَتَنَا فَوْقَ جَمِیْعِ النِّسَبِ

اردو ترجمہ : بیشک ہماری نسبت تمام نسبتوں سے بالا تر ہے

نسبت سے ان کی مراد حضور ذاتی دائمی ہے اور ان سب باتوں سے زیادہ عجیب بات ہے کہ ان کاملین کے طریقہ میں نہایت ابتدا میں درج ہے اور اس امر میں یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کے پیروکار ہیں

Marfat.com

کیونکہ صحابہء کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی پہلی ہی صحبت میں وہ کچھ حاصل کر لیتے تھے جو دوسروں (غیر صحابی اولیاء) کو انتہا میں حاصل ہوتا ہے اور یہ بات ابتدا میں انتہا کے درج ہونے کے باعث ہے۔

جس طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت تمام انبیا و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ولایت سے افضل ہے اسی طرح ان اکابر کی ولایت بھی تمام اولیاءِ کرام قدس سرہم کی ولایتوں سے بڑھ کر ہے اور بڑھ کر کیوں نہ ہو جبکہ ان کی ولایت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے جو تمام صحابِ کرام سے بلند ترین درجہ پر ہیں۔ اور ان کی ولایت سب صحابہ کرام کی ولایت سے زیادہ بلند درجہ ہے۔ ہاں دوسرے سلسلوں کے بعض کامل مشائخ کو بھی یہ نسبت حاصل ہوئی ہے لیکن وہ بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ولایت سے مقتبس ہے۔

(دفتر اوّل مکتوب نمبر ۲۱)

۲۔ طریقہء عالیہ نقشبندیہ کے مشائخِ کرام قدس سرہم نے دوسرے سلاسل کے مشائخِ کرام قدس سرہم کے خلاف اس سیر (باطنی) کی ابتدا عالمِ امر سے اختیار کی ہے اور عالمِ خلق کو بھی اسی سیر کے ضمن میں طے کر لیتے ہیں، اسی واسطے طریقہء نقشبندیہ تمام طریقوں سے اقرب ہے یہی وجہ ہے کہ دوسروں کی نہایت ان کی ابتدا میں مندرج ہوگئی۔

قیاس کن زگلستانِ من بہار مرا

Marfat.com

ان بزرگوں کا طریق بعینہ اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا طریق ہے۔ کیونکہ اصحاب کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو حضرت خیر البشر علیٰ ﷺ کی پہلی ہی صحبت میں انتہا کے ابتدا میں درج ہونے کے طریق پر وہ کمال حاصل ہو جاتا تھا جو امت کے کامل اولیاء کو انتہا میں بھی شاذ و نادر ہی حاصل ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا قاتل وحشی (رضی اللہ عنہ) جو کہ ایک ہی دفعہ حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں پہنچا ہے حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو کہ تابعین میں سب سے بہتر ہیں افضل ہو گیا۔

عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ میں سے کون افضل ہے تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حضرت معاویہؓ کے گھوڑے کی ناک میں جو گرد و غبار پڑا ہے وہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے کئی گنا بہتر ہے۔

پس سوچنا چاہیے کہ جس گروہ کی ابتدا میں دوسروں کی انتہا درج ہو تو اس گروہ کی انتہا کیا ہو گی اور وہ دوسروں کے علم و فہم میں کس طرح سما سکے گی۔

وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ

(القرآن: المدثر ۳۱)

اردو ترجمہ: تیرے پروردگار کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

Marfat.com

قاصرے گر کند ایں طائفہ را طعن قصور حاش لِلّٰہ کہ برآرم بزباں ایں گلہ را

ہمہ شیرانِ جہاں بستہء ایں سلسلہ اند روبہ از حیلہ چساں بگسلد ایں سلسلہ را

(دفتر اوّل مکتوب نمبر ۵۸)

۳۔ اور یہ طریق سب طریقوں سے اقرب ہے اور بیشک موصل ہے۔ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ ہمارا طریقہ سب طریقوں سے اقرب ہے اور فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ سے میں نے ایسا طریق طلب کیا ہے جو ضرور موصل ہو اور آپ کی یہ التجا قبول ہو گئی ہے۔ جیسا کہ رشحات میں حضرت خواجہ احرار قدس سرہ' سے منقول ہے، یہ طریق اقرب و موصل کیوں نہ ہو جبکہ انتہا اس کی ابتدا میں مندرج ہے۔ وہ شخص بہت ہی بدنصیب ہے جو اس طریق میں داخل ہو اور استقامت اختیار نہ کرے اور بے نصیب چلا جائے۔

خورشید نہ مجرم ارکسے بینا نیست

اردو ترجمہ: خورشید نہیں مجرم، گر کوئی بینا نہیں

ہاں اگر کوئی طالب کسی ناقص کے ہاتھ پڑ جائے تو اس میں طریق کا کیا گناہ ہے اور طالب کا کونسا قصور ہے کیونکہ دراصل اس طریق کا رہبر موصل ہے نہ کہ نفس طریق

(دفتر اوّل مکتوب نمبر ۲۲۱)

۴۔ ''جو کچھ انسان کے لئے ضروری ہے اور جس کے ساتھ یہ مکلّف ہے وہ اوامر کا

Marfat.com

بجالانا اور منہیات سے باز رہنا ہے آیہ کریمہ

مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (القرآن: الحشر ۷)

اردو ترجمہ: جو کچھ رسول تمہیں دے اس کو اختیار کرو اور جس چیز سے تمہیں منع کرے اس سے باز آجاؤ۔

اس مطلب پر شاہد ہے اور چونکہ طالب کو اخلاص کا حکم دیا گیا ہے

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ (القرآن: الزمر ۳)

اردو ترجمہ: خبردار اللہ کے لئے دین خالص ہونا چاہیے

اور یہ فنا کے بغیر حاصل نہیں ہوتا اور محبتِ ذاتیہ کے بغیر متصور نہیں ہوتا اس لئے طریق صوفیہ کا سلوک کہ جس سے فنا اور محبتِ ذاتیہ حاصل ہوتی ہے اختیار کرنا بھی ضروری ہے تاکہ اخلاص کی حقیقت حاصل ہو جائے اور چونکہ صوفیہ کے طریقے کمال و تکمیل کے مراتب میں متفاوت واقع ہوئے ہیں اس لئے ان طرق صوفیہ میں سے جس طریقہ میں سنتِ سنیہ کی متابعت کا التزام زیادہ ہوا اور وہ احکامِ شرعیہ کے بجالانے کے زیادہ موافق ہو اس کا اختیار کرنا سب سے زیادہ بہتر و مناسب ہے، اور یہ طریق مشائخ نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارھم العلیہ کا طریق ہے کیونکہ ان بزرگواروں نے اس طریق میں سنت کو لازم پکڑا ہے اور بدعت سے اجتناب فرمایا ہے جہاں تک ہوسکے رخصت پر عمل کرنا پسند نہیں کرتے اگرچہ بظاہر اس کو باطن میں فائدہ مند پائیں اور عزیمت پر عمل کرنا نہیں چھوڑتے اگرچہ بظاہر اس کو باطن میں مضر جانیں۔

Marfat.com

انہوں نے احوال ومواجید کو احکامِ شرعیہ کے تابع کیا ہے اور اذواق (کیفیات) ومعارف (کشفیات) کو علوم دینیہ کا خادم جانتے ہیں احکامِ شرعیہ کے نفیس جواہرات کو بچوں کی مانند وجد وحال کے جوز (اخروٹ) ومویز (منقیٰ) کے بدلے میں نہیں دیتے اور صوفیہ کی حالتِ سکر کی باتوں پر مغرور وفریفتہ نہیں ہوتے اور نص کو چھوڑ کر فص (فصوص الحکم شیخ اکبر محی الدین ابن عربی م ۶۳۸ھ کی تصنیف) کی طرف مائل نہیں ہوتے اور فتوحات مدنیہ (احادیث ونصوص شرعیہ) کو چھوڑ کر فتوحات مکیہ (شیخ اکبر محی الدین ابن عربی م ۶۳۸ھ کی ایک اور تصنیف) کی طرف التفات نہیں کرتے۔

یہی وجہ ہے کہ ان کا حال دائمی اور ان کا وقت استمراری ہے ماسوی اللہ کے نقوش ان کے باطن سے اس طرح محو وزائل ہو جاتے ہیں کہ اگر وہ ماسوی اللہ کے حاضر کرنے میں ہزار سال تک تکلف کریں تب بھی میسر نہ ہو اور وہ تجلی ذاتی جو دوسروں کے لئے برق کی طرح ہے ان بزرگوں کے لئے دائمی ہے اور وہ حضور جس کے پیچھے غیبت ہو ان عزیزوں کے نزدیک دائرہ اعتبار سے ساقط ہے۔ آیتِ کریمہ:

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (القرآن: النور ۳۷)

اردو ترجمہ: وہ ایسے لوگ ہیں جن کو تجارت اور خرید وفروخت ذکرِ الٰہی سے غافل نہیں کرتی۔

ان کے حال کی خبر دیتی ہے، اس کے باوجود ان کا طریق سب

Marfat.com

طریقوں سے اقرب اور یقیناً موصل ہے اور دوسروں کی نہایت ان کی بدایت میں درج ہے اور ان کی نسبت جو کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے مشائخ کی تمام نسبتوں سے بڑھ کر ہے لیکن ہر شخص کی سمجھ ان بزرگوں کے مذاق تک نہیں پہنچتی بلکہ قریب ہے کہ اس طریقہ عالیہ کے کم ہمت و کوتاہ نظر و ناقص لوگ بھی ان کے بعض کمالات سے انکار کردیں۔

قاصرے گر کند ایں طائفہ راطعن قصور حاش لِلّٰہ کہ برآرم بزباں ایں گلہ را

ہمہ شیرانِ جہاں بستہء ایں سلسلہ اند روبہ از حیلہ چساں بگسلد ایں سلسلہ

شاعرِ عرب (فرزدق) فرماتا ہے

اُولٰٓئِکَ اٰبَائِیْ فَجِئْنِیْ بِمِثْلِهِمْ اِذَا جَمَعَتْنَا یَا جَرِیْرُ الْمَجَامِعُ

اردو ترجمہ: یہ ہیں میرے (اعلیٰ نسل) کے آباؤ اجداد۔ اے جریر! کل جب مجالس شعر و ادب مقابلے کی شاعری کے لئے ہمیں اکٹھا کریں گی اس وقت تم میرے پاس میرے (اعلیٰ نسل) کے آباؤ اجداد کی مثل اپنے (اعلیٰ نسل) کے آباؤ اجداد لے کر آنا۔

شرح: واضح رہے کہ فرزدق کے آباء و اجداد عربی النسل تھے۔ جن پر وہ غرور کرتا ہے اور جریر کے آباء و اجداد عجمی النسل اور کم مرتبہ تھے۔ جن پر فرزدق اس کو اس شعر میں اچھا خاندان نہ ہونے کا طعنہ دیتا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ اس شعر سے مشائخ طریقت کو اصل النسل آباء و اجداد قرار دیتے ہیں جبکہ نسبی مشائخ کو غیر النسل اور خاندان نہ ہونے کا طعنہ دیتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت خواجہ احرار قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اس سلسلہء عالیہ کے خواجگان قدس اللہ تعالیٰ اسرارھم ہر زرّاق (زرق برق لباس پہننے والا جعل ساز۔ریاکار) اور رقاص (رقص کرنے والے) کے ساتھ نسبت نہیں رکھتے، ان کا کارخانہ بلند ہے۔ جبکہ اس کارخانہ کے وصف کو بیان کرنے کی بجائے اس کو پوشیدہ رکھنا ہی بہتر ہے۔

حیف باشد شرح آں اندر جہاں ہمچو رازِ عشق باید در نہاں
لیک گفتم وصفِ آں تا رہ برند پیش ازاں کز فوتِ آں حسرت خورند

ترجمہ: شرح ان کی خوبیوں کی کیا کروں مثلِ رازِ عشق انہیں پنہاں رکھوں
لیکن ان کا وصف کم کم ہے بیاں ہو نہ محرومی پہ حسرت بے گماں

اگر ان برگزیدہ حضرات کے خصائص وکمالات کے بیان میں دفتروں کے دفتر لکھے جائیں تب بھی وہ دریائے بیکراں کے مقابلے میں قطرہ کے مانند ہیں۔

وادیم ترا ز گنجِ مقصود نشاں
گنجِ مقصود کا ہم تم کو پتہ دیتے ہیں

(مکتوبات حضرت مجدد الف ثانیؒ، دفتر اوّل، حصہ دوم، ص:۱۶۹، مکتوب ۲۴۳)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ نقشبندی

فِی سَبِیلِ الدَّعوۃِ النَّقشَبندِیَّۃِ الاِسْلامِیَّۃ

۱۔ حرفِ دعا

(i) الٰہی بزمِ شوقت را برابر
ز فیضِ قلبِ خود سازم منوّر
و لیکن بہرِ آں حرفے کہ دارم
مرا باید دِگر محراب و مِنبر

چراغم را فروغِ جاوداں دِہ
بہ جامِ من مئے بختِ جواں دِہ
خداوندا یمِ تو کم نہ گردد
بجوئے من ازاں، سیلِ رواں دِہ

Marfat.com

چہ می پرسی خداوندا کنونم
بہ دنیائے دل آویزِ تو چونم
جہانت را بگیر اندر برِ تو
جہانِ من بدہ بہرِ جنونم

شبِ بے نور را نورِ سحر بخش
دلِ بیدار و چشمِ رہ نِگر بخش
بگیر ایں عالمِ کہنہ طرازے
بذوقِ من جہانِ من دِگر بخش

ازاں جامے کہ کردی بخش مرداں
یکے جُرعہ بجانِ من بیفشاں
بروئے تو کہ ہر زہر ہلاہل
بیادت انگبیں شد بہرِ مستاں

Marfat.com

بسوز ایں جاں کہ درکارت نیاید
بگیر ایں دل کہ از تو نیستِ بریاں
مرا کن مظہرِ فضلِ دوامی
بحقِ خواجگانِ نقشبنداں

Marfat.com

(ii) ربّا خیر کریں

ربّا خیر کریں میں اپنی حبّ دا قول نبھانا
پشلا ویلا، خالی پلّا، دور دوراڈے جانا
سوچاں مینوں گھیرا پایا ڈاہڈی مشکل ہوئی
گھوڑا بے دم نفس مرے دا، روح اسوار نمانا
اوکھی گھاٹی تے ڈر آوے، ویری گھاتاں اندر
رات ہنیری، بدّل کڑکے، تے رستہ انجانا
نہ کوئی سنگی، نہ کوئی ساتھی، نہ کوئی جانو میرا
نہ کوئی مسکن اِس راہے وچ، نہ دل کدھرے لانا

Marfat.com

تھک تھک جانا تے تڑپینا، دینا شوق دلے نوں

نفس ایانی ضد کرے تے، گھوری اوہنوں پانا

آپے راہی آپے رستہ، آپے نوری منزل

آپ طلب تے طالب ہونا تے مطلوب سہانا

آپے بحر محبت بننا، آپے بیڑی بننا

آپے بن کے کھیون ہارا، اسنوں پار لگانا

آپے تیلی بننا مظہرؔ، آپے شعلہ بننا

چانن لانا چار چوفیرے اپنا آپ جلانا

Marfat.com

۲۔ حرف دعوت

اگر داری چراغِ شوق در بر
اگر داری ھمائے بخت بر سر
بیا یک بار اندر صحبتِ ما
بگیر از ما مئے نابِ پیمبرﷺ

دریں دنیای نابینای حاضر
زبہرِ روشنی چشمِ خاطر
بگو یک حرف از قرآن مارا
یا ز پیغمبرﷺ بگو یک قولِ عاطر

Marfat.com

از آنکہ دیدۂ خودآشنا را
نباشد جلوۂ حق آشکارا
بہ بزم دیدِ ذاتِ پاک مظہر
بچشم مصطفےٰ ﷺ بینم خدا را

اگر خواہی کہ خوش بینی نبی ﷺ را
بہ بیں اُو را بہ راہِ پاکِ یزداں
وگر خواہی خدا را نیک بینی
برو راہِ حبیبِ ﷺ پاک داماں

چو عزمِ رفتنِ آں بام کردم
بہ بالِ شیخ خوش اندام کردم
ازو بہرِ جمالِ کبریائی
نگاہِ مصطفےٰ ﷺ را وام کردم

Marfat.com

برائے دیدۂ محدود پا را
نبا شد جلوۂ حق آشکارا
ولے فردا بہ بزمِ دید رُویش
بنُورِ مصطفےٰ ﷺ بینم خدا را

Marfat.com

۳۔ حرف تربیّت

تربیّت دے شہر پیارے
وسّن لوک نیارے
ایہہ چانن دی وستی ایتھے
لاٹ بلے بِن نارے
اس باغیچے پھل سہانے
بے رُتّے، بے خارے
ایتھے پاک پیمبر آون
برہوں دے بازارے
اچا بخت ہمیشہ تینوں
خدمت وچ کھلہارے
بوٹے ہون بہشتی بھانویں
بِن مالی کِس کارے

Marfat.com

پتھر سونے دے مُل وِکدا
جے استاد سوارے
خاکے لگا ہتھ خدائی
نیکاں سجدے تارے
تربیّت دے باجھوں بندا
دو جگ دی پھٹکارے
مرشد ہووے تے جاناں نوں
معنے دیندا بھارے
سن اے طالب مولا والے
تینوں ربّ سوارے
مظہر جی دیاں گلاں اندر
عرشاں دے چمکارے

Marfat.com

۴۔ حرفِ مقصودِ طریقت

حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی

اے بندۂ مولا گزیں

دولتِ ''گدّی'' گذار، اے بندۂ مولا گزیں
ہست ایں ''گدّی نشینی'' جیفۂ دنیا و دیں
جیفۂ ''گدی'' بباشد از پئے دوں ہمتاں
کے خورد ایں جیفہ را یک طائرِ سدرہ نشیں
حیف باشد از برائے طعمۂ نفسِ رذیل
در ربودن مال و جانِ طالبانِ راہِ دیں
حیف باشد کہ بنام پاکِ تقویٰ دوستاں
جابر و فرعون بودن بر سرِ اھلِ یقیں

Marfat.com

مرد باش و زندگی کن، ہمچو مردانِ خدا
می گریز از سیرتِ دیو و دَدِ دُون وکمیں
از برائے ایں چنیں پیری نہ ہر گز آمدیم
کزرہِ خود دور افگندیم پیری ایں چنیں
کارِ پاکان است کارِ دیں، برو، از بہرِ آں
بر طریقِ پاکِ جملہ انبیاء و مرسلیں(۱)
بہرۂ وافر بگیر از علمِ شاں، از فنِّ شاں
می شود معمولِ شیطاں ،صوفی عاری ازیں(۲)
مایۂ فخراست طوقِ بندگی از بہرِ ما
بندگی بگزین و جُو اِستادگی دائم بریں
چوں خدایت برگزیدت از برائے بندگی
در رکابِ تو رَوَد با نوریاں روحِ امیںؑ
تاجِ ارشاد و ہدایت یافتی از مصطفےٰ ﷺ
زیرِ پائے تو شدہ افلاک و ہم عرش بریں

Marfat.com

حق ترا بخشید چونکہ ذوقِ عزمِ سابقاں
فیضِ تُست از جوئے بارِ کاملانِ سابقیں
آفتابِ نقشبنداں تافتہ در روحِ تو
واں محیطِ روشنی بُردَت بہ چرخِ ہفتمیں
پیشِ میلادت ترا کردند در دنیائے عشق
کعبۂ قربِ خدا و قبلہ گاہِ راستیں
بودہ اند در انتظارِ کارِ تو از دیر گاہ
ہم خدا و مصطفٰے ﷺ و خواجگانِ حق گزیں
ایں خس و خاشاکِ پیری رابسوزاز ہوئے حق
اُسوہ ہائے انبیاء را ساز برہانِ مبیں(۱)
تو مگیر ایں پیریِ تقلیدیِ اہلِ جہاں
تو مشو در بندِ مطروحاتِ ایں راہِ مبیں(۲)
کارخانۂ عظیمے دادہ اند در دستِ ما
از پئے کارے بزرگے کردہ اند مارا امیں(۳)

Marfat.com

کارِ ما قیّوم گشتن بہرِ اشیائے جہاں
ساختن ایں انفس وآفاق را زیرِ نگیں (۴)

ایں عناصر را شدن اندر جہاں فرمانروا
بر ہوا و آب و باد و خاک کردن حکم دیں

شیوۂ چشتی بابائے گرامیؒ (۵) پیش گیر
کارِ بسیار است و فرصت نیست بر روئے زمیں

شعلۂ خود تیز کن اے مظہرِ خاصانِ حق
تا بباشد تا قیامت جامِ جاں ہا آتشیں

Marfat.com

حواشی

ا۔ پیری مُریدی کا تعلّق انبیائے کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کی دعوت سے ہے نہ کہ خوارق عادات اَور کشف و کرامات سے۔ چنانچہ حضرت مجدّد الف ثانیؒ فرماتے ہیں:

''جب ولی کی دعوت اپنے نبی کی شریعت پر مخصوص ہے تو پھر اس کے لئے خوارق کی حاجت نہیں۔ عُلماء صرف ظاہر شریعت کے موافق دعوت کرتے ہیں اَور اَولیاء شریعت کے ظاہر اَور باطن کے موافق دعوت کرتے ہیں۔ اوّل مریدوں کو توبہ و انابت کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ احکام شرعیہ کے بجالانے کی ترغیب دیتے ہیں۔ پھر ذِکرِ الٰہی بتلاتے ہیں .... ظاہر ہے کہ اس دعوت کے لئے جو شریعت کے ظاہر و باطن سے تعلق رکھتی ہے خوارق کی کیا ضرورت ہے۔ پیری و مریدی اس دعوت سے مُراد ہے جس کا خوارق و کرامات سے تعلق و واسطہ نہیں''۔

(مکتوباتِ امامِ ربّانی، مکتوب نمبر ۹۲۔ دفتر دوم۔ اُردو ترجمہ قاضی عالم الدین، لاہور۔ ۱۹۹۹ء۔ ص ۲۸۷)۔

۲۔ مکتوبات امام ربانیؒ۔ دفتر۔۔ / فوائد السالکین، تصنیف حضرت بابا فرید گنج شکرؒ (فارسی)

Marfat.com

۳۔ حضرت مجدّد الف ثانیؒ فرماتے ہیں:

"اَے فرزند! باوجود اِس معاملہ کے جو میری پیدائش سے مقصود تھا ایک اَور کارخانہء عظیم میرے حوالہ فرمایا ہے۔ مجھے پیری مُریدی کے لئے نہیں لائے اور نہ میری پیدائش سے خلق کی تکمیل وارشاد مقصود ہے۔ بلکہ معاملہ دیگر اور کارخانہ دیگر مطلوب ہے اس ضمن میں جس کو مناسبت ہوگی وہ فیض پالے گا۔ ورنہ نہیں۔ معاملہء تکمیل وارشاد اس کارخانہ کے مقابلہ میں راستہ میں پھینکی ہوئی چیز کی طرح ہے۔ انبیاء علیھم الصّلوٰۃ والسّلام کی دعوت کو ان کے باطنی معاملات کے ساتھ یہ نسبت تھی۔"

(مکتوبات امام ربانیؒ، مکتوب ٦ دفتر دوم، صفحہ ۳۹۔ اُردو ترجمہ مولانا قاضیِ عالم الدّین، لاہور۔ ۱۹۹۱ء)

۴۔ حضرت مجدّد الف ثانیؒ مزید ارشاد فرماتے ہیں:

" وہ امانت (جو آسمانوں اَور زمین پر پیش کی گئی) اِس فقیر کے خیال میں نیابت کے طور پر تمام اشیاء کی قیوّمیّت ہے۔ جو اِنسانِ کامل کے ساتھ مخصُوص ہے۔ یعنی اِنسان کامل کا معاملہ یہاں تک پہنچ جاتا ہے کہ اس کو بحکمِ خلافت تمام اشیاء کا قیّوم بنا دیتے ہیں"

(مکتوبات امام ربانیؒ، مکتوب ۴۷، دفتر دوم، اردو ترجمہ مولانا قاضی عالم الدین لاہور۔ ۱۹۹۰ء، ص: ۲۶۰، ۲۶۱)

۵۔ بابائے گرامی سے مراد راقم کے دادا جان اور شیخ طریقت قطب الارشاد قیوم زمان

Marfat.com

حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندی مجدّدی توکلی محبوبی م ۱۹۲۱ء قدس سرّہٗ کی ذات اقدس ہے۔

Marfat.com

حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی

مناجات

خدایا! نور سے اپنے مرے دل میں ضیا کر دے
ہو جس سے سب جہاں روشن مجھے ایسا دِیا کر دے

نظر ایسی عنایت کر حقائق تک جو جا پہنچے
اُتر جائے جو ہر دل میں زباں ایسی عطا کر دے

سمجھ ایسی کہ اس کے سامنے اَسرار کھل جائیں
عمل ایسا کہ جو مجھ پر تجھے خوش اَے خدا کر دے

خِرد ہو دور بین و پیش بین و پاک اور صالح
ہو عشق ایسا کہ جو واصل بہ محبوبؐ خدا کر دے

ملے وہ عزم کہ جس کے سامنے کہسار ہو رائی
ثبات ایسا جو طوفانوں کو مسدودِ بلا کر دے

خوشی ایسی جو حاصل ہو رضا پر تیری چلنے سے
جو رنج و غم کے دوزخ کو مجھے جنّت نما کر دے

Marfat.com

یقیں ایسا عطا کر دے مجھے اے داورِ عالم
جو حق بینی سے پیدا ہو، اسی پر سَر فدا کر دے

چلا اس رہ پہ محبوبِؐ خدا خوش ہو کے منہ چومیں
مجھے ان کے لئے عزّ و تفاخر کی بِنا کر دے

جو میری گردِ راہ اٹھے تو سمجھے کارواں منزل
الٰہی اپنی رحمت سے مقام ایسا عطا کر دے

نہ جا میرے گناہوں پر ترا شیوہ ہے غفّاری
وگرنہ میں تو ایسا ہوں جو ہر دم پر خطا کر دے

خطا وہ ہے جو عَفْو و درگزر کا خون کر ڈالے
اسی کو عَفْو کہتے ہیں جو مجبورِ خطا کر دے

غضب نہ کر، کرم کر کہ کرم تیرا ہی وہ شے ہے
جو سوکھے کو ہرا، ذرّے کو مہرِ آسیا کر دے

کرم ایسا جو فقر و بادشاہی بخش کر مجھ کو
ہوائے جنت و خوفِ جہنم سے رہا کر دے

عطا ہو، جس کے ملنے سے مجھے ہر چیز مل جائے
عطا کیسی جو پھر بندے کو محتاجِ دعا کر دے

Marfat.com

نہیں ہے تاب مجھ کو اپنے عصیاں کی سزاؤں کی

یہ ایسا فعل ہے رسوا جو پیشِ مصطفےٰ ﷺ کر دے

مرا دل لے، مری جاں لے، مری ہستی کا ساماں لے

عطا کردہ تری ہر شے تجھے بندہ ادا کر دے

مگر اے داورِ محشر! قسم تجھ کو محمد ﷺ کی

مجھے رسوا جو تو پیشِ نبی ﷺ روزِ جزا کر دے

نہ دے، مانگے اگر مظہرؔ، کہ اسکی عقل ناقص ہے

جو شایاں ہو ترے شاہا، وہی اِس کو عطا کر دے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مولانا محمد طیّب توکلیؒ

نعت شریف

بنا ساری خدائی سے محمّد ﷺ مصطفیٰ پہلے
فرشتہ تھا نہ آدم تھا نہ ظاہر تھا خدا پہلے
خدا خود ذات اپنی میں اکیلا گنج مخفی تھا
کھلا جب قفل وحدت کا وہی ظاہر ہوا پہلے
خدا کو راز داری جب سے حاصل تھی محمدؐ سے
خدا نے خلعتِ لولاک احمدؐ کو دیا پہلے
بلاشک سب سے پہلے وہ بشر جنت میں جائیگا
محمدؐ سنتے ہی جس نے کہا صَلِّ علیٰ پہلے
ثناخوانی میں حضرت کے سخنور بن گیا طیّبؔ
وگرنہ اس قدر شیریں سخن طیّبؔ نہ تھا پہلے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی

نعت شریف

دو عالم کے تم رہنما بن کے آئے
تمہیں رحمت دوسرا بن کے آئے
یتیموں، ضعیفوں کے غمخوار و یاور
غریبوں کے حاجت روا بن کے آئے
تمہارے ہی دم سے دو عالم میں رونق
تمہیں روح ارض و سما بن کے آئے
شفیعِ قیامت جہاں بھر کے داتا
قیام جہاں کی بنا بن کے آئے
ہو بے مثل تم شاہکار الٰہی
کہ تم ہی حبیب خدا بن کے آئے
ہوا تم سا کوئی نہ تاحشر ہو گا
دو عالم میں تم مصطفیٰ ﷺ بن کے آئے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی

مختصر شجرۂ طریقت

الٰہی از پئے تقدیس و اوجِ بارگاہِ تو
بحقِ آنکہ عالم ہست محتاجِ نگاہِ تو
بحقِ مصطفےٰؐ، صدیقؓ و سلماںؓ، قاسمؒ و جعفرؒ
بحقِ بایزیدؒ و بوالحسنؒ، بو قاسمؒ رہبر
بحقِ بوعلیؒ، یوسفؒ، بہ عبدالخالقؒ ذیشاں
بحقِ عارفؒ و محمودؒ، علی رامیتنی پیراں
بحقِ خواجۂ بابا سماسیؒ پیرِ راہ دانے
امیرِ شہ کلالِؒ گوہرِ دریائے عرفانے

Marfat.com

بہاؤالدینؒ، علاؤالدینؒ ویعقوبؒ وعبیداللہؒ

محمد زاہدؒ و درویشؒ وحضرت خواجگیؒ ذی جاہ

محمد باقیؒ واحمدؒ شہہِ معصومؒ وسیف الدینؒ

بخواجہ محسنؒ و نورِ محمدؒ، عابدِ حق بیں

بحقِ مظہرؒ و عبداللہؒ مردانِ حقّانی

بحقِ بو سعیدؒ و شہ شریفؒ ظلِ رحمانی

بحقِ حاجیِ محمودؒ و قادربخشؒ خضرِ راہ

توکّل شاہؒ، شہِ محبوبِ عالم، شہ حبیب اللہؒ

بنامِ خواجگان آشنائے رسم منزلہا

شود آسان یا اللہ ہمہ آلام و مشکلہا

ببامِ بخت برآور الٰہی بندۂ خود را

زلطفِ خویش روشن کن ہمہ احوالِ مظہر را

Marfat.com

متن

وسیلۂ نجات

شجرہ طریقت خاندان نقشبندیہ مجدّدیہ توکّلیہ محبوبیہ حبیبیہ مظہریہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رحم کر ہم پر خُداذاتِ خُدا کے واسطے
شافعِ اُمّت محمدؐ مُصطفیٰؐ کے واسطے

بہرِ بُو بکرؓ و عُمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، اصحابِؓ کُل
اہلِ بَیت، حسنینؓ حضرت مُصطفیٰؐ کے واسطے

نفسِ امّارہ کے پھندے سے بچا پروردگار
حضرتِ صدّیقِ اکبرؓ بُوالوفا کے واسطے

اُلفتِ حق حبِّ احمدؐ میں رہوں ثابت قدم
حضرتِ سلمانؓ فارس باخُدا کے واسطے

مجھ کو مکروہاتِ دُنیاوی سے تو محفوظ رکھ
حضرتِ قاسمؓ سراج الاولیاء کے واسطے

تشنہ لب ہُوں جامِ وحدت سے مجھے سیراب کر
جعفرِ صادقؓ اِمام الاتقیاء کے واسطے

Marfat.com

کر فنا فی اللہ مجھ کو بہرِ حضرت بایزیدؒ
اُس ولی طالبِ ذاتِ خُدا کے واسطے

روز و شب ہو یاد تیری اَے کریم کارساز
بُوالحسن خرقانیؒ بدرُ الدُّجےٰ کے واسطے

مجھ غریبِ خستہ دِل کی دستگیری ہو ضرور
قاسمِ گرگانیؒ نُورُالہُدیٰ کے واسطے

ہمّتِ عالی عطا فرما مُجھے یا ذُوالجلال
بُو علیؒ صاحبِ دل پارسا کے واسطے

کر زلیخا کی طرح سر مستِ جامِ بیخودی
خواجہ یُوسفؒ ہادیِ شمسُ الضُّحیٰ کے واسطے

پردۂ چشمِ بصیرت کھول دے ربّ کریم
عبدِ خالق غجدوانیؒ مقتدا کے واسطے

سختیٔ سکرات کو آسان کرنا اَے رحیم
اُس محمّد عارفِؒ صاحب ضیا کے واسطے

Marfat.com

گور میری نُور سے بھرنا خُدائے ذُوالکرم
حضرتِ محمُودِ انجیرؒ اَولیاء کے واسطے

کیا عجب گر پُرسشِ مُنکر نکیر آسان ہو
بُوعلیؒ رامیتنیؒ بُو العُلٰے کے واسطے

مومنوں میں حشر ہو میرا جنابِ کبریا
بابا سمّاسی محمدؒ خوش ادا کے واسطے

آفتابِ حشر میں مُجھ پہ ہو سایہ عرش کا
حضرتِ میرِ کلالؒ اَولیاء کے واسطے

نامہٴ اعمال مجھ کو ہاتھ سیدھے میں مِلے
شہ بہاؤالدّینؒ تاج الاولیاء کے واسطے

پلّہٴ نیکی ہو سنگیں عدل کے میزان میں
شہ علاؤالدینؒ شمسُ الاولیاء کے واسطے

عیب پوشی حشر میں کرنا مِری ستّار تو
خواجہٴ یعقُوب چرخیؒ با وفا کے واسطے

برق کی مانند طے ہو جائے راہِ پُل صراط
شہ عبیداللّٰہؒ احرار اَولیاء کے واسطے

Marfat.com

جامِ کوثر دے پلا دستِ محمدؐ سے مجھے
اُس محمد زاہدؒ صاحب رضا کے واسطے

اور ہُوں فردوس میں ہمسایہ حضرت نبیؐ
خواجہ درویشِ محمدؒ پُرضیا کے واسطے

ہووے اہلُ اللہ میں یا رب وہاں میرا شمار
خواجہ اُملنگیؒ ولی صاحب شفا کے واسطے

بعد اس کے ہو وہاں دیدارِ ربّ مجھ کو نصیب
باقیِ باللہؒ، مقبول الدُعاء کے واسطے

آتشِ دوزخ کا ہو مجھ کو نہ کچھ خوف و خطر
شہ مُجدّد الفِ ثانیؒ ذُوالعطاء کے واسطے

دین و دنیا میں مجھے خوش حال رکھنا اے خدا
حضرِت معصومؒ مرشد رہنما کے واسطے

کر زباں کو سیف میرے قلب کو پرنور کر
خواجہ سیف الدینؒ تاج الاتقیا کے واسطے

Marfat.com

نورِ دل سے ہو بدن روشن مِرا فانُوس وار

شہ محمد مُحسِنؒ نُورُالھدٰی کے واسطے

نُورِ عرفاں سے مِرا دِل کرمنوّر اَے خدا

حضرتِ نُورِ محمدؒ اَولیاء کے واسطے

اتبّاعِ شرع میں ثابت قدم رکھنا مجھے

خواجہ عابد نقشبندیؒ پارسا کے واسطے

جو مِری اَولاد ہو سب ہو تقی و پارسا

میرزائے جانِ جاناںؒ پیشوا کے واسطے

بابِ رحمت کھول دے مجھ پر خداوندِ غفور

شہ غلام باعلیؒ صاحب ھُدا کے واسطے

ذِکرِ حق ہو روزو شب مُونس مِرا اَے ذُوالمِنَن

بُو سعیدِ اولیاء نجم الھُدٰی کے واسطے

جُز خیالِ نورِ حق کچھ دل میں گنجائش نہ ہو

شاہِ مولانا شریفؒ الاولیاء کے واسطے

Marfat.com

حافظ و حاجی محمد شاہ محمودؒ اللّقب

آرزو بَر لا میری اس پارسا کے واسطے

شاہِ قادر بخشؒ خواجہٗ خواجگاں، حق کے شہید

بخش دے مجھ کو خدا اس مُقتدا کے واسطے

تیرے در پر آپڑا ہوں اپنا کر لے اَب مجھے

شہ توکّل شاہؒ، پیرِ رہنُما کے واسطے

دو جہاں کی کل مرادیں میری بَر لایا خدا

خواجہٗ محبوبِ عالمؒ پیشوا کے واسطے

دین و دنیا کی ہوں مجھ پر نعمتیں ساری تمام

شَہ حبیبُ اللہ ، مردِ باخدا کے واسطے

طبقہء لا یحزنوں میں رکھنا مجھ کو اے خدا

سیّدِ مظہر، کبیر الاولیاء کے واسطے

آفتاب مظہری ہو تا قیامت اوج پر

سیّد توقیر احمد با وفا کے واسطے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت عبدالواحد واحدؒ

ا۔ **منقبت**

قطبُ الارشاد حضرت خواجہ سیّد مُحمّد توکّل شاہ صاحب انبالوی علیہ الرّحمۃ

میں شاہِ توکّلؒ کا مستانہ ساقی
میں مرُشد کی صُورت کا دیوانہ ساقی
مجھے جامِ عرفاں سے سرشار کر دے
سلامت رہے تیرا مَے خانہ ساقی
ترے در پہ آکر کے خالی نہ جاوے
کہ دربار تیرا ہے شاہانہ ساقی

Marfat.com

ترے در پہ آتے ہیں سائلِ ہزاروں
کھلا دیکھ بابِ کریمانہ ساقی
رمائی ترے در پہ واحد نے دھونی
کبھی تو پلائے گا پیمانہ ساقی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت صوفی محمد کریم محبوبی علیہ الرّحمۃ

۲۔ منقبت

قطبُ الارشاد حضرت خواجہ مُحمّد مُصطفیٰ محبوب عالم نقشبندی علیہ الرّحمۃ

جو محبُوبِ عالمؒ ہمارے ہیں خواجہ
مُحبِّ الٰہی سہارے ہیں خواجہ
رسُولِؐ خُدا اُن کے حامی جہاں میں
توکّلؒ کے شیدا پیارے ہیں خواجہ
ہیں اصحابِؓ حضرتؐ بھی اُن کے معاون
سبھی اَولیاء کے دُلارے ہیں خواجہ
ہیں سرچشمہء فیض و اِحسان و برکت
خطا بخشنے کو نیارے ہیں خواجہ

Marfat.com

خُدا کی عنایت ہیں آیہء رحمت
خُدا کے پیارے ہمارے ہیں خواجہ
گنہگار گرِتے ہیں جو در پہ آکر
سعادت دلاتے ہمارے ہیں خواجہ
بھنور میں پڑی ناؤ گر ہو کسی کی
پکڑ کر لگاتے کنارے ہیں خواجہ
رواں بحرِ رحمت ہے فیض آؤ پاؤ
کہ رحمت کے کرتے اشارے ہیں خواجہ
سعادت کرو حاصل اَے مہربانو
جہاں میں منّور ستارے ہیں خواجہ
تجلّاَئے ذات اُن پہ وارد ہوا ہے
جلالت کے دریا اُتارے ہیں خواجہ
مُحمّد کریم آپ کے در پہ آیا
کہ مُشتاقِ اِحسان سارے ہیں خواجہ
ہمارے معاون سہارے ہیں خواجہ
توکّلؒ کے شیدا پیارے ہیں خواجہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی

۳۔ منقبت

قطب الارشاد، قیّوم زمان حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ علیہ الرحمۃ

بنامِ حبیبےؒ ، شہِ والا جاہے
علیؓ صَولت و مصطفےؐ دستگاہے
جہاں در جہاں ، تابِ آں ماہتابے
زماں در زماں ، فیضِ آں پادشاہے
ملائک ز اوجِ سماوات آیند
کشیدہ نفس را دریں بارگاہے

Marfat.com

زہے باخدائے کہ در حضرتِ اُو
خدا مست دیدم ، چہ کوہے چہ کاہے
میانِ مریدانِ روشن رُخاں ، اُو
چو شاہے کہ دارد ، ز انجم سپاہے
رسیدہ ازو گنج بے مائگاں را
فروزاں ز نورِ او بختِ سیاہے
رخش زندگی بخش آشفتہ حالاں
درش بے کسانِ جہاں را پناہے
بہ فیضے کہ از نقشبنداں گرفتہ
بہ گم کردہ راہاں، گشوداست راہے
دِلم را بیادِ خدا محو کردہ
بجذبۂ حق برد، ایں برگ کاہے
بہ فیضانِ او زیبِ محراب و منبر
کہ آوارہ مے بود ، از دیر گاہے
ہر آن ذرہ کز زیرِ پایش بلند شد
بتابید بر آسماں مثل ماہے

Marfat.com

عجب مردِ دانا کہ کار عظیمش
بخاموشی کردہ برفت است راہے
بخواہیم مظہر زبہر عنایت
ازاں گنج بخشِ جہاں یک نگاہے

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ نقشبندی

۴۔ منقبت

قطب الارشاد، قیوم زمان حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ قُدِّسَ سِرُّہٗ

سلامت مرے شیخ کا آستانہ
سلامت خدایا مرا پیر خانہ
سلامت رہے تا قیامت الٰہی
دو عالم ہو سیراب روز و شبانہ
مرے شیخ مجھ کو محمد ﷺ کی جا ہیں
حرم ہے مرے واسطے پیر خانہ

Marfat.com

محمدؐ کی صفتوں کے جامع نمونہ
خدا پاک کی رحمتوں کا بہانہ
حبیب خدا اور حبیب محمدؐ
حبیب مجدّدؒ ، حبیب زمانہ
سعادت ہے ازلی شہادت ہے عظمےٰ
ولایت ہے فخری مگر مخفیانہ
کُہِ استقامت ، سراپا کرامت
وہ عرفان اور آگہی کا خزانہ
وہ آیۂ رحمت وہ مایۂ برکت
نظر کیمیا ہے، عطا خسروانہ
ہدایت کے منبع ، صداقت کے مرکز
وہ قیّومِ دوراں وہ فردِ زمانہ
وہ عشقِ الٰہی کا ذخّار قلزم
وہ سینۂ صافی، وہ انوار خانہ

Marfat.com

بروں پُر سکون و دروں پُر تلاطم
نہ تہہ کا پتہ کچھ، نہ پیدا کرانہ
زُلالِ محبت وہ پیاری ادائیں
وہ اسوۂ شیریں شفائے زمانہ
صداقت کے موتی وہ احوال اونچے
وہ باتیں حقائق کا نادر خزانہ
ہر اک فعل میں ان کے حکمت ہی حکمت
ہر اِک کام سَو منفعت کا بہانہ
سراپائے قرآں، حدیث مجسّم
نظر "لی مع اللہ" پر محرمانہ
وہ صدیق پیکر ، وہ فاروق صولت
وہ عثمانِ ثانی، علی زمانہ
کمال جلالت ہیں محبوبِ عالم
کمال جمالت ، مرا پیر خانہ

Marfat.com

رسولِؐ خدا کی گرامی عنایت
وہ فضلِ عظیمِ خدائے یگانہ
پناہ میں نہ لیتے ہمیں گر کرم سے
کہاں بے ٹھکانوں کو ملتا ٹھکانہ
مرے رہنما اور میرے سہارے
مرے شیخ ہیں شفقتوں کا خزانہ
ہر اک جا پہ دنیا و عقبیٰ میں مجھ کو
معیّت رہے آپ کی جاودانہ
کرم آپ کا دم بہ دم ہو زیادہ
توجہ مدام اور لاینفکانہ
تعلّق خدا سے ہو مضبوط ہر دم
رہے پاس اپنے کوئی چیز یا نہ
مری زندگی آپ کی زندگی ہو
کہانی مری آپ کا ہو فسانہ

Marfat.com

حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ نقشبندی

۵۔ منقبت

قطب الارشاد حضرت مولانا
سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

اُس نور کے پیمان کو اے کاش نباہیں
جس نور سے پُرنور ہوئیں زیست کی راہیں
ہر لحظہ رہیں پیشِ نظر حضرتِ خواجہؒ
اِس طور جئیں کاش کہ جس طور وہ چاہیں

Marfat.com

نسبت کی سعادت ہو ترے نام سے آقا
مطلوب ہمیں ہیں نہ قبائیں نہ کلاہیں
بستی رہے سانسوں میں ہمیشہ تری خوشبو
باتیں ہوں، خموشی ہو، طرب ہو کہ ہوں آہیں

انوار کی برسات، ترا در، یہ فضائیں
دنیا کے ہر اک جور سے دیتی ہیں پناہیں
چمکے ہیں تری نگہِ کرامت سے ستارے
پھوٹی ہیں ترے نقشِ کفِ پا سے پگاہیں
''واللّیل'' کی دنیا ہی میں کھو جائیں نہ مظہرؔ
''والشّمس'' کے اشراق کی مشتاق نگاہیں

Marfat.com

حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی

ختمات شریفہ معمولات

قطب الارشاد حضرت مولانا

سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ

نوٹ: بعد از نماز فجر پہلے چار ختم شریف پڑھے جاتے ہیں۔ پانچواں ختم شریف غوثیہ بعد از نماز مغرب پڑھا جاتا ہے۔

۱۔ ختم شریف مجدّدیہ

۱۔	درود شریف (صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم)	ایک سو (۱۰۰) دفعہ
۲۔	لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ ط	پانچ سو (۵۰۰) دفعہ
۳۔	درود شریف (صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم)	ایک سو (۱۰۰) دفعہ

نوٹ: دعا کی جائے کہ یاالٰہی ختم شریف مجدّدیہ کا ثواب حضور سیّد المرسلین صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے طفیل محبوب سبحانی، قطب زمانی، غوثِ صمدانی واقف اسرار ربّانی حضرت مجدّد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ کی روح پاک کو پہنچے۔

Marfat.com

۲۔ ختم شریف خواجگان

﴿خواجگان بخارا شریف﴾

۱۔ سورۃ فاتحہ (اَلحَمُد شریف)مع بِسمِ اللّٰہ شریف ہر بار

سات(۷)دفعہ

۲۔ درود شریف (صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم)

ایک سو(۱۰۰)دفعہ

۳۔ سورۃ اَلَمْ نَشْرَح مع بِسمِ اللّٰہ شریف ہر بار

اناسی(۷۹)دفعہ

۴۔ سورۃ اخلاص (قل شریف) مع بِسمِ اللّٰہ شریف ہر بار

ایک ہزار(۱۰۰۰)دفعہ

۵۔ سورۃ فاتحہ (اَلحَمُد شریف)مع بِسمِ اللّٰہ شریف ہر بار

سات(۷)دفعہ

Marfat.com

۶۔ درود شریف (صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم)

ایک سو(۱۰۰)دفعہ

۷۔ درج ذیل دس(۱۰) اسمائے حسنیٰ ھر بار بِسْمِ اللّٰہ شریف کے ساتھ۔

۱۔ یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَاب	سو(۱۰۰)دفعہ
۲۔ یَا قَاضِیَ الْحَاجَات	سو(۱۰۰)دفعہ
۳۔ یَا حَلَّ الْمُشْکَلَات	سو(۱۰۰)دفعہ
۴۔ یَا کَافِیَ الْمُھِمَّات	سو(۱۰۰)دفعہ
۵۔ یَا رَافِعَ الدَّرَجَات	سو(۱۰۰)دفعہ
۶۔ یَا مُسَبِّبَ الْاسْبَاب	سو(۱۰۰)دفعہ
۷۔ یَا شَافِیَ الْاَ مْرَاض	سو(۱۰۰)دفعہ
۸۔ یَادَافِعَ الْبَلِیَّات	سو(۱۰۰)دفعہ
۹۔ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ	سو(۱۰۰)دفعہ
۱۰۔ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِیْن	سو(۱۰۰)دفعہ

Marfat.com

نوٹ: یہ ختم شریف مندرجہ ذیل سات خواجگان سے منسوب ہے جو خواجگان بخارا کے نام سے معروف ہوئے۔

۱۔ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ م ۵۷۵ھ/ ۱۱۷۹ء

۲۔ حضرت خواجہ محمد عارف ریوگریؒ م ۶۱۶ھ/ ۱۲۱۹ء

۳۔ حضرت خواجہ محمود انجیر فغنویؒ م ۷۱۷ھ/ ۱۳۱۷ء

۴۔ حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنیؒ م ۷۲۱ھ/ ۱۳۲۱ء

۵۔ حضرت خواجہ بابا محمد سماسیؒ م ۷۵۵ھ/ ۱۳۵۴ء

۶۔ حضرت خواجہ محمد امیر کلالؒ م ۷۷۴ھ/ ۱۳۷۲ء

۷۔ حضرت خواجہ محمد بہاؤالدین نقشبندؒ م ۷۹۱ھ/ ۱۳۸۹ء

O

اس ختم شریف کا ثواب اصل میں اوپر مذکور سات خواجگانؒ بخارا کو پہنچانا چاہیئے جن سے یہ منسوب ہیں (ایضاح الطریقه (فارسی)، غلام علی دہلویؒ، حضرت شاہ، ص: ۷۰) لیکن پھر ان کے بعد ان کے طفیل درج ذیل مشائخ نقشبندیہ کو بھی ثواب میں شامل کرنا چاہیئے۔ (ذکر کثیر، محبوب عالم نقشبندیؒ، حضرت خواجہ، ص: ۹۹)

۱۔ حضرت بایزید بسطامیؒ (طیفور بن عیسیٰ م ۲۶۱ھ)

Marfat.com

۲۔ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانیؒ (علی بن جعفر ۴۲۵ھ)

۳۔ حضرت خواجہ ابوالقاسم گورگانیؒ / کرگانی (عبداللہ بن علی طوسی م۴۶۹ھ

بحوالہ شذرات الذھب فی اخبار من ذھب تصنیف ابن العماد الحنبلی

م۱۰۸۹ھ بیروت، س۔ن، دارالفکر، ج۳، ص:۳۳۴)

۴۔ حضرت بوعلی فارمدی طوسیؒ (فضل اللہ بن محمد بن علی م۴۷۷ھ)

۵۔ حضرت خواجہ یوسف ہمدانیؒ (ابویعقوب یوسف بن ایوب ۵۳۵ھ)

O

۶۔ حضرت خواجہ علاؤالدین عطارؒ م۸۰۲ھ

۷۔ حضرت خواجہ محمد پارسا م۸۲۲ھ

۸۔ حضرت خواجہ محمد یعقوب چرخیؒ م۸۵۱ھ

۹۔ حضرت خواجہ عبیداللہ احرارؒ م۸۹۵ھ

۱۰۔ حضرت خواجہ محمد زاہدؒ م۹۳۶ھ

۱۱۔ حضرت خواجہ درویش محمدؒ م۹۷۰ھ

۱۲۔ حضرت خواجہ محمد امکنگیؒ م۱۰۰۸ھ

۱۳۔ حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ م۱۰۱۲ھ

۱۴۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ م۱۵۰ھ

۱۵۔ حضرت امام ابومنصور ماتریدیؒ م۳۳۳ھ

Marfat.com

۳۔ ختم شریف قادریه

۱۔ درود شریف (صلّی اللہ علیہ وسلّم)

ایک سو گیارہ (۱۱۱) دفعہ

۲۔ کلمه تمجید/تیسرا کلمه

ایک سو گیارہ (۱۱۱) دفعہ

۳۔ یا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ شَیْئًا لِلّٰه

ایک سو گیارہ (۱۱۱) دفعہ

۴۔ سورة یٰسین

ایک بار

۵۔ درود شریف (صلّی اللہ علیہ وسلّم)

ایک سو گیارہ (۱۱۱) دفعہ

Marfat.com

۴۔ ختم شریف چشتیہ

۱۔ اوّل آخر درود شریف

(۷ بار)

۲۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّ ةَ اِلَّا بِا للّٰہِ العَلِیّ الْعَظِیم لَا مَلجَاءَ وَلَا مَنجَاءَ مِنہ الَّااِلیہ (مع بِسْمِ اللّٰہ شریف ہر بار)

تین سو ساٹھ (۳۶۰) دفعہ

۳۔ سورۃ اَلَمْ نَشْرَحْ (مع بِسْمِ اللّٰہ شریف ہر بار)

تین سو ساٹھ (۳۶۰) دفعہ

۴۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّ ةَ اِلَّا بِا للّٰہِ العَلِیّ الْعَظِیم لَا مَلجَاءَ وَلَا مَنجَاءَ مِنہ الَّااِلیہِ (مع بِسْمِ اللّٰہ شریف ہر بار)

تین سو ساٹھ (۳۶۰) دفعہ

Marfat.com

۵۔ ختم شریف غوثیه

﴿بعد از نماز مغرب﴾

۱۔ درود شریف (صلّی اللّٰه علیه وسلّم)

ایک سو (۱۰۰) دفعہ

۲۔ آیت کریمه: لا الٰه الّا انت سبحانک انّی کنت من الظّٰلمین

۱۷۴ مرتبہ

۳۔ درود شریف (صلّی اللّٰه علیه وسلّم)

ایک سو (۱۰۰) دفعہ

Marfat.com

جـــــدول وفیـــــات

مشائخ نقشبندیہ مجدّدیہ توکلّیہ محبوبیہ حبیبیہ رحمۃ اللّٰہ علیہم

نمبر شمار	اسمائے مشائخ گرامی	تاریخ وفات	مدفن
۱	حضرت سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ ھ ۸ جون ۶۳۲ء بروز سوموار	مدینہ منورہ
۲	حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ ۲۲ اگست ۶۳۴ء	مدینہ منورہ
۳	حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	۱۰ رجب ۳۳ھ ۴ فروری ۶۵۴ء	شہر مدائن (عراق)
۴	حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ	۲۴ جمادی الاوّل ۱۰۶ھ ۱۷ اکتوبر ۷۲۴ء	موضع قدید درمیان مدینہ منورہ ومکہ مکرمہ

Marfat.com

۵	حضرت امام جعفر صادق ؒ	۱۵ رجب ۱۴۸ھ ۶ ستمبر ۷۶۵ء	مدینہ منورہ
۶	حضرت بایزید بسطامیؒ	۱۵ شعبان ۲۶۱ھ ۲۶ مئی ۸۷۴ء	شہر بسطام صوبہ خراسان (ایران)
۷	حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانیؒ	۱۰ محرم ۴۲۵ھ ۵ دسمبر ۱۰۳۳ء	خرقان نزد بسطام (ایران)
۸	حضرت خواجہ ابوالقاسم گورگانیؒ / کرّگانی	۲۳ صفر ۴۵۰ھ ۲۲ اپریل ۱۰۵۸ء	گرگان نزد طوس (مشہد) ایران
۹	حضرت خواجہ بوعلی فارمدیؒ	۴ ربیع الاول ۴۷۷ھ ۱۱ جولائی ۱۰۸۴ء	طوس/مشہد (ایران)
۱۰	حضرت خواجہ یوسف ہمدانیؒ	۲۷ رجب ۵۳۵ھ ۹ مارچ ۱۱۴۱ء	ہرات/مرو (افغانستان)
۱۱	حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ	۱۲ ربیع الاوّل ۵۷۵ھ ۱۸ اگست ۱۱۷۹ء	غجدوان نزد بخارا (ازبکستان)
۱۲	حضرت خواجہ عارف ریوگریؒ	یکم شوال ۶۱۶ھ ۱۰ دسمبر ۱۲۱۹ء	ریوگر نزد بخارا (ازبکستان)

Marfat.com

۱۳	حضرت خواجہ محمود انجیر فغنویؒ	۱۷ ربیع الاول ۷۱۷ھ ۳۰ مئی ۱۳۱۷ء	انجیر فغنہ نزد بخارا (ازبکستان)
۱۴	حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنیؒ	۲۸ ذیعقدۃ ۷۲۱ھ ۱۹ دسمبر ۱۳۲۱ء	بخارا (ازبکستان)
۱۵	حضرت خواجہ محمد بابا سماسیؒ	۱۰ جمادی الثانی ۷۵۵ھ ۳ جولائی ۱۳۵۴ء	سماس نزد بخارا (ازبکستان)
۱۶	حضرت سیّد محمد امیر کلال	۸ جمادی الاوّل ۷۷۴ھ ۵ دسمبر ۱۳۷۲ء	سوخاریہ/سماریہ نزد بخارا (ازبکستان)
۱۷	حضرت خواجہ سیّد محمد بہاؤالدین نقشبندؒ	۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ ۲ مارچ ۱۳۸۹ء	بخارا (ازبکستان)
۱۸	حضرت خواجہ علاؤالدین عطارؒ	۲۰ رجب ۸۰۲ھ ۳ فروری ۱۴۰۱ء	بخارا (ازبکستان)
۱۹	حضرت خواجہ محمد یعقوب چرخیؒ	۵ صفر ۸۵۱ھ ۲۳ اپریل ۱۴۴۷ء	قصبہ ھَلفِتوُ ضلع حصار ماوراءالنہر
۲۰	حضرت خواجہ عبیداللہ احرارؒ	۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ ۲۰ فروری ۱۴۹۰ء	سمرقند

Marfat.com

۲۱	حضرت خواجہ محمد زاہدؒ	یکم ربیع الاول ۹۳۶ھ ۳ نومبر ۱۵۲۹ء	وخش ضلع بلخ اقلیم ختلان
۲۲	حضرت خواجہ درویش محمدؒ	۱۹ محرم ۹۷۰ھ ۱۸ ستمبر ۱۵۶۲ء	موضع استقرار ضلع سبز نزد بخارا (ازبکستان)
۲۳	حضرت خواجہ محمد امکنگیؒ	۲۲ شعبان ۱۰۰۸ھ ۹ مارچ ۱۶۰۰ء	امکنگ نزد بخارا (ازبکستان)
۲۴	حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ	۲۵ جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ یکم دسمبر ۱۶۰۳ء	دہلی
۲۵	حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانی، شیخ احمد سرہندیؒ	۲۹ صفر ۱۰۳۴ھ ۱۰ دسمبر ۱۶۲۴ء	سرہند شریف
۲۶	حضرت خواجہ محمد معصومؒ	۹ ربیع الاوّل ۱۰۷۹ھ ۱۷ اگست ۱۶۶۸ء	سرہند شریف
۲۷	حضرت خواجہ سیف الدینؒ	۲۶ جمادی الاوّل ۱۰۹۶ھ ۳۱ اپریل ۱۶۸۵ء	سرہند شریف
۲۸	حضرت خواجہ حافظ محمد محسنؒ	۱۱۲۷ھ/ ۱۷۱۵ء	دہلی

Marfat.com

۲۹	حضرت سیّد نور محمد بدایونیؒ	۱۱ ذیقعدہ ۱۱۳۵ھ ۱۴ اگست ۱۷۲۳ء	دہلی
۳۰	حضرت خواجہ محمد عابد سنامی نقشبندیؒ	۱۸ رمضان ۱۱۶۰ھ ۲۴ ستمبر ۱۷۴۷ء	دہلی
۳۱	حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہیدؒ	۱۰ محرم ۱۱۹۵ھ ۷ جنوری ۱۷۸۱ء	دہلی
۳۲	حضرت شاہ غلام علی مجدّدیؒ	۲۲ صفر ۱۲۴۰ھ ۱۷ اکتوبر ۱۸۲۴ء	دہلی
۳۳	حضرت خواجہ ابوسعید مجدّدیؒ	یکم شوال ۱۲۵۰ھ ۳۱ جنوری ۱۸۳۵ء	دہلی
۳۴	حضرت مولانا محمد شریف قندھاریؒ	۱۲۶۱ھ/۱۸۴۵ء	سرہند شریف
۳۵	حضرت حاجی سیّد محمد محمود شاہ جالندھریؒ	۸ ربیع الاوّل ۱۳۰۶ھ ۱۲ نومبر ۱۸۸۸	شہر جالندھر
۳۶	حضرت خواجہ قادر بخشؒ	۸ ذوالحجہ ۱۲۷۳ھ ۳۰ جولائی ۱۸۵۷ء	موضع جہانخیلاں ضلع ہوشیار پور

Marfat.com

۳۷	حضرت خواجہ سیّد محمد توکل شاہؒ	۴ ربیع الاول ۱۳۱۵ھ ۴ اگست ۱۸۹۷ء	شہر انبالہ شریف
۳۸	حضرت خواجہ ابوالہاشم محبوب عالم نقشبندیؒ	۲۲ رمضان ۱۳۳۵ھ ۱۳ جولائی ۱۹۱۷ء	سیدا شریف تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین
۳۹	حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہؒ	۲۴ ربیع الثانی ۱۳۸۱ھ ۵ اکتوبر ۱۹۶۱ء	نیو مسلم آباد گجرات شہر (پاکستان)

Marfat.com

A Word of Prayer

By

Prof. Syed Muhammad Kabir Ahmad Mazhar

(Chairman, Department of Arabic)

Lord! Grant me good. I seek to honour my pledge of love;

Late hour, no wherewithal, far, far away my journey's end.

Cares besiege me. I am in a dire state.

My body, a breathless steed, under my soul, a wretched rider!

A steep rise in a frightful vale where my foes lie in ambush;

And a dark night with clouds clapping over me on a path unknown.

No friend or companion is here, nor any acquaintance.

Nor again is a habitation there to linger awhile, nor yet anywhere to divert the heart.

Marfat.com

Breaking down and getting on again and again and
inspiring the heart to forge ahead
But if it were to become stubborn like a child, it would be
warned with a scow!
You the traveller, you the trail, you the full-lighted
destination
You the seeking, you the seeker and you the sought so
sweet!
Yourself expanding into an ocean of love, yourself
becoming the bork,
Yourself taking the oar and making for the far-off shore!
Mazhar, you be an ignited match and rise as a flame.
Burn yourself and spread light all around!

English Version By:

Doctor Ghulam Ali Chaudhri (Late)

Marfat.com

A Word of Prayer

By

(Syed Muhammad Kabir Ahmad Mazhar, Chairman, Department of Arabic)

Lord! Grant me good. I seek to honour my pledge of love;
Late hour, no wherewithal, far, far away my journey's end.

Cares besiege me. I am in a dire state —
My body, a breathless steed, and my soul, a wretched rider!

A steep rise in a frightful vale where my foes lie in ambush,
And a dark night with clouds clapping over me on a path unknown.

No friend or companion is here, nor any acquaintance.
Nor again is a habitation there to linger awhile, nor yet anywhere to river to the heart.

Breaking down and getting on again and again and inspiring the heart to forge ahead;
But if it were to become stubborn like a child, it would be washed with a scorn.

You the traveller, you the trail, you the full-lighted destination.
You the seeking, you the seeker and you the sought so sweet!

Yourself expanding into an ocean of love, yourself becoming the bark,
Yourself taking the oar and making for the far-off shore!

Mazhar, you be an ignited match and rise as a flame.
Burn yourself and spread light all around!

(The Sharq, 2001, Oriental College,

University of the Punjab,

Lahore)

Marfat.com

A Word of Instruction

By

Prof. Syed Muhammad Kabir Ahmad Mazhar

(Chairman, Department of Arabic)

In dear instruction Town

There live a distinct type of people.

This is a settlement of light;

All's flame here but without a fire.

Charming are the garden flowers

Out of season and without a thorn.

Hallowed Prophets put to auction,

Suffering love's separation aches.

Higher desting would ever bless you

With service to stand and wait!

Marfat.com

Plants may be heavenly But
What use if not grown by a gardener?
Stone sells at gold rate
When treated by a master.
A sketch received the divine touch
The pious went ahead with their prostrations
Going devoid of instructions,
One remains exposed to the double curse of
here and hereafter.
The mentor, if one finds him,
Gives to our lives weightly meanings.
Listen, O seeker after the Lord
May he dress you out well!

Marfat.com

Mazhar at the core of the heart's talk

There ttwinkle little stars of holy heavens!

(The Sharq, 2001, Oriental College, University of the Punjab, Lahore.)

English Version By:

Doctor Ghulam Ali Chaudhari (Late)

Ex-Chairman

Department of English Language & Literature. University of the Punjab.

Marfat.com

A Word of Prayer

By

(Syed Muhammad Kabir Ahmad Mazhar, Chairman, Department of Arabic)

Lord ! Grant me good. I seek to honour my pledge of love;
Late hour, no wherewithal, far, far away my journey's end.
Cares besiege me. I am in a dire state —
My body, a breathless steed, and my soul, a wretched rider!

A steep rise in a frightful vale where my foes lie in ambush,
And a dark night with clouds clapping over me on a path unknown.

No friend or companion is here, nor any acquaintance.
Nor again is a habitation there to linger awhile, nor yet anywhere to
Revert the heart
~~Breaking down and getting~~ ..on .. ~~again and again and inspiring~~ the heart to forge ahead;
But if it were to become stubborn like a child, it would be warned with a scowl.

You the traveller, you the trail, you the full-lighted destination.
You the seeking, you the seeker and you the sought so sweet!
Yourself expanding into an ocean of love, yourself becoming the bark,
yourself taking the oar and making for the far-off shore!
Mazhar, you be an ignited match and rise as a flame.
Burn yourself and spread light all around!

(The Sharq, 2001, Oriental College,

University of the Punjab,

Lahore)

Marfat.com

اسماء الرجال

(الف ممدود)

آدم علیہ السلام، حضرت، ص:۱۸۹، ۲۶۰

آزردہ، صدرالدین مولوی دہلوی، ص:۷۲، ۷۵

آمنہ بی بیؒ، حضرت (زوجہ محترمہ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ)، ص:۱۰۴

(الف)

اِبراہیمؑ، حضرت، ص:۱۷۶

اجمل چشتی، پروفیسر، ص:۱۲۵، ۱۲۸

احمد، شیخ (بڈھا)، ص:۵۷

احمد اسلام، حضرت مولانا حکیم حافظ، ص:۱۲۲

احمد حسن کانپوری، مولانا، ص:۶۸

احمد خان، سرسیّد، ص:۱۴

احمد الدین بگویؒ، حضرت مولانا، ص:۴۵، ۶۱، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۱۳۳، ۱۳۴

احمد دین سہروردی (بن شرف الدین)، حافظ مولوی، ص:۴۵، ۶۵، ۶۶، ۱۳۴

احمد رضا خان بریلویؒ، مولانا، ص:۱۰۱

احمد (فاروقی) سرہندیؒ، امام ربانی حضرت مجدّد الف ثانی شیخ، ص:۱۴۲، ۱۵۰، ۱۵۳، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۸۴، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۱، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۱۰، ۲۳۲، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۶۸، ۲۸۴، ۲۹۵،

احمد سعید امروہیؒ، مولوی حکیم، ص:۷۶

احمد سعید مجددی دہلویؒ، شاہ، ص:۷۸

احمد علی خان شوقؔ، ص:۷۷

احمد علی سہارنپوریؒ، مولانا محدث، ص:۷۳

احمد مینائی، منشی امیر، ص:۷۷

احمد ندیم قاسمی (احمد شاہ)، ص:۶۲

احمد بن علی البونی، امام، ص:۵۱

احمد بن محمد بن عیاد الشافعی، ص:۵۲

الاخنس بن حبیب المھاجریؓ، ص:۲۱۲

ادریسؑ، حضرت، ص:۱۷۷

ادولکؒ، خواجہ، ص:۱۲۵

ارسطوئے زمانہ (نواب سیّد کلب علی خان)، ص:۴۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰

الارقم بن ابی الارقم المھاجریؓ، ص:۲۱۲

اسحاقؑ، حضرت، ص:۱۷۷

اسحاق گاذرونیؒ، حضرت خواجہ، ص:۱۷۳

اسداللہ علی گڑھی، ص:۸۳

Marfat.com

اسعد بن یزید الخزرجیؓ، ص:۲۱۲
اسمٰعیلؑ، حضرت، ص:۱۷۷
اسمٰعیل مرادآبادی، مولوی محمد، ص:۷۵
اشرف لکھنوی، مولوی محمد، ص:۷۵
اشرف نقشبندی، محمد، ص:۴۰
اصغر علی رادوریؒ، معروف بہ حضرت جرنیل صاحبؒ، مولانا، ص:۲۳، ۳۷، ۶۸، ۶۹، ۱۲۲
اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ، ص:۶۰، ۶۴
اقبال مجددی، محمد، ص:۴۱
اکرام حسینؒ، سیّد، ص:۱۴، ۲۸
اکرام حسین توکلیؒ، سیّد، ص:۳۰، ۳۳، ۳۸
اکرام حسین کرنالیؒ، مولوی، ص:۲۷
اکرام حسین نقویؒ، سیّد، ص:۳۳، ۴۰
اکرام الحق، حکیم، ص:۱۱۴
الطاف محمود ہاشمی، لیفٹیننٹ کرنل، ص:۵۵، ۵۶، ۱۱۲
اللہ رکھا، حضرت مولانا خواجہ، ص:۱۲۲
امداد اللہ مہاجر مکی مدنیؒ، حضرت حاجی، ص:۶۰، ۷۲
انس بن مالکؓ، حضرت، ص:۲۰۲، ۲۱۲
انشاء اللہ، مولوی، ص:۸۵
انیس بن قتادۃ الاوسیؓ، ص:۲۱۲
اوس بن خولی الخزرجیؓ، ص:۲۱۲
ایاس بن البکیر، ص:۱۸۰، ۲۱۲
ایشان، ص:۱۱۴، ۱۷۹، ۱۹۰
ایوب علیہ السلام، حضرت، ص:۱۷۷
ابن جبیر، ص:۲۰۰
ابن الحاج المغربی، محمد بن محمد بن العبدری التلمسانی، ص:۵۱
ابن عباسؓ، حضرت، ص:۸۷، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۲
ابن عربیؒ، شیخ اکبر محی الدین حضرت (ابی بکر محمد بن علی)، ص:۵۲، ۲۳۷
ابن العماد الحنبلی، ص:۳۶، ۴۱، ۲۸۸
ابن ماجہؒ (امام) ص:۱۷۸، ۲۰۵
ابواسید الانصاری، ص:۱۸۳
ابوبکر صدیقؓ، حضرت، ص:۱۷۲، ۱۷۹، ۲۰۹، ۲۹۲
ابوبکر النساج، ص:۳۷
ابوحذیفہ بن عتبہ، ص:۱۸۰
ابو زید الانصاری، ص:۱۸۱
ابوحنیفہؒ (نعمان بن ثابت) امام اعظم حضرت امام، ص:۱۷۲، ۲۸۸
ابوسعید مجددی دہلویؒ، شاہ، ص:۷۸، ۲۹۶
ابوطالب، ص:۲۰۲، ۲۰۳، ۲۱۱
ابوعثمان مغربیؒ، خواجہ، ص:۳۶

Marfat.com

ابوالقاسم (علی بن عبداللہ گورگانی ؒ) کرگانی ؒ، حضرت خواجہ، ص:۲۲، ۳۶، ۲۸۸، ۲۹۳

ابو لبابة الانصاری، ص:۱۸۱

ابومنصور ماتریدیؒ، حضرت امام، ص:۱۷۲

ابونعیم عبدالرحیمؒ، ص:۱۱۵

ابوہریرہؓ، حضرت، ص:۱۵۱

ابی بن کعبؓ الخزرجیؓ، ص:۲۱۲

ابی سعید الخدریؓ، ص:۸۸

(ب)

بایزید بسطامیؒ، حضرت، ص:۲۶۶، ۲۸۷، ۲۹۲، ۲۹۳

بجیر بن ابی بجیرؓ، ص:۲۱۲

بحاث بن ثعلبة الخزرجیؓ، ص:۲۱۲

البخاریؒ، امام محمد بن اسماعیل، ص:۱۵۶، ۱۸۳، ۱۸۴، ۲۰۵، ۲۰۸

بدرالدین سرہندیؒ، حضرت، ص:۴۰

البرآء بن معرورن الخزرجیؓ، ص:۲۱۲

برکت علی، حضرت مولانا خلیفہ، ص:۱۲۲

برکت علی، ڈپٹی، ص:۶۱

برہان احمد فاروقی، ڈاکٹر، ص:۴۱

بسبسة بن عمروٍ والخزرجیؓ، ص:۲۱۲

بسطامیؒ، سلطان العارفین ابویزید طیفور بن عیسیٰ، ص:۲۸۷، ۲۹۳

بشارت علی، مولوی، ص:۷۶

بشر بن البرآء الخزرجیؓ، ص:۲۱۲

بشیر احمد قدر آفاقی ایم اے، ص:۶، ۷

بشیر النساء بیگمؒ، حضرت سیدہ، ص:۱۰۵

بشیر بن سعدٍ الخزرجیؓ، ص:۲۱۲

بلال بن رباح مولی ابی بکر القرشی، ص:۱۸۰، ۲۱۲

بنوہاشم، ص:۱۰۵، ۱۱۱، ۱۳۸

بوعلی فارمدیؒ (فضل بن محمد بن علیؒ)، حضرت خواجہ، ص:۳۶، ۳۷، ۲۸۸، ۲۹۳

بوعلی قلندر، حضرت، ص:۱۵

بیہقیؒ، امام، ص:۱۵۱، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۹۷، ۲۰۱

(ت)

الترمذیؒ، امام ابوعبداللہ محمد بن علی بن حسین، ص:۱۹۷

التلسمانی، ابن الحاج المغربی محمد بن محمد بن محمد العبدری، ص:۵۱

تمیم مولیٰ خراشٍ الخزرجیؓ، ص:۲۱۳

تمیم مولیٰ بنی غنم السلم الاوسیؓ، ص:۲۱۳

Marfat.com

تمیم بن یعارن الخزرجیؓ، ص:۲۱۳

(ث)

ثابت بن اقرم الاوسیؓ، ص:۲۱۳
ثابت بن ثعلبہ الخزرجیؓ، ص:۲۱۳
ثابت بن خالد الخزرجیؓ، ص:۲۱۳
ثابث بن عمر الخزرجیؓ، ص:۲۱۳
ثابت ھزال الخزرجیؓ، ص:۲۱۳
ثعلبہ بن حاطب الاوسیؓ، ص:۲۱۳
ثعلبۃ بن عمرو الخزرجیؓ، ص:۲۱۳
ابن عمرو المھاجریؓ، ص:۲۱۳
ثعلبۃ بن عمر المھاجریؓ، ص:۲۱۳
ثعلبۃ بن عنمۃ الخزرجیؓ، ص:۲۱۳
ثقف ابن عمرو المھاجریؓ، ص:۲۱۳

(ج)

جابر بن عبداللہ ابن رباب الخزرجیؓ، ص:۲۱۴
جابر بن عبداللہ بن عمرو الخزرجیؓ، ص:۲۱۴
جامیؒ، نورالدین عبدالرحمٰن، ص:۴۱
جبر بن عتیک الاوسیؓ، ص:۲۱۴
جبار بن صخر الخزرجیؓ، ص:۲۱۴
جبیر بن ایاس الاوسیؓ، ص:۲۱۴
جعفر صادقؒ، حضرت امام، ص:۲۹۳
جلال الدین، ماسٹر، ص:۸۵
جلال الدین رومیؒ، حضرت مولانا، ص:۲۰۴
جمال الدینؒ، حضرت مولانا حافظ، ص:۲۴، ۱۲۲
جمال الدین، فقیر، ص:۶۱
جمال مکی محدث لکھنویؒ، شیخ، ص:۷۵
جنید بغدادیؒ، حضرت، ص:۳۷

(ح)

حارثۃ بن الربیع، ص:۱۸۱
الحارث بن اوس رافع الاوسیؓ، ص:۲۱۴
الحارث ابن اوس بن معاذ الاوسیؓ، ص:۲۱۴
الحارث بن ابی خزمۃ الاوسیؓ، ص:۲۱۴
الحارث بن خزمۃ الاوسیؓ، ص:۲۱۴
الحارث بن خزمۃ الخزرجیؓ، ص:۲۱۴
الحارث بن الصمۃ الخزرجیؓ، ص:۲۱۴
الحارث بن عرفجۃ الاوسیؓ، ص:۲۱۴
الحارث بن قیس الاوسیؓ، ص:۲۱۴
الحارث بن قیس الخزرجیؓ، ص:۲۱۴
الحارث بن النعمان الاوسیؓ، ص:۲۱۴
الحارثۃ بن سراقۃ الخزرجی الشھیدؓ،

Marfat.com

ص:۲۱۵
الحارثة بن النعمان الخزرجیؓ، ص:۲۱۵
حاطب بن ابی بلتعة المهاجریؓ، ص:۲۱۵
حاطب بن عمرو المهاجریؓ، ص:۲۱۵
الحباب بن المنذر الخزرجیؓ، ص:۲۱۵
حبیب بن الاسود الخزرجیؓ، ص:۲۱۵
حبیب اللہ، شیخ، ص:۱۵۹
حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، مولانا، ص:۶۷، ۶۸
حریث بن زیدٍ الخزرجیؓ، ص:۲۱۵
حسن علی صغیر محدث لکھنویؒ، مرزا، ص:۷۵
حسن علی قریشیؒ، حضرت میاں (باباری داڑھی والا)،
ص:۱۲۲، ۱۲۳
حسین رضی اللہ عنہ، حضرت امام، ص:۳۷، ۱۶۵، ۱۶۶
حسین، سید، شیخ، مانک پوری، ص:۱۸۴
حسین واعظ الکاشفی، مولانا، ص:۴۰
الحصین بن الحارث المهاجریؓ، ص:۲۱۵
حلال بن المعلی الخزرجیؓ، ص:۲۱۵
حلیمہ بی بیؒ، حضرت، ص:۱۰۴
حمزة بن عبدالمطلب المهاجریؓ،
ص:۲۱۴
حمزة بن الحمیر الخزرجیؓ، ص:۲۱۵
حمزہ اوّلؒ، ص:۵۷
حمزہ ثانیؒ، ص:۵۷

(خ)

خادم حسین دہلوی، سیّد، ص:۲۵، ۲۶
خارجة بن زیدٍ الخزرجیؓ، ص:۲۱۵
خالد بن البکیر المهاجریؓ، ص:۲۱۵
خالد قیس الخزیؓ، ص:۲۱۵
خالد مراد، ص:۱۲۵، ۱۲۹
خباب بن الارث المهاجریؓ، ص:۲۱۵
خباب مولیٰ عتبة المهاجریؓ، ص:۲۱۵
خبیب بن اساف الخزرجیؓ، ص:۲۱۵
خبیب بن عدی، ص:۱۸۱
خدا بخش حوالدار، ص:۲۴، ۳۸
خدا یار، ص:۵۷
خراش بن الصمة الخزرجیؓ، ص:۲۱۵
خراش بن قتادة الاوسیؓ، ص:۲۱۶
خزیمة بن فاتک المهاجریؓ، ص:۲۱۶
خضر علیہ السلام، حضرت، ص:۵۰
خلاد بن رافع الخزرجیؓ، ص:۲۱۶
خلاد بن عمرو الخزرجیؓ، ص:۲۱۶
خلید بن قیس الخزرجیؓ، ص:۲۱۶

Marfat.com

خلیفة بن عدی الخزرجیؓ، ص:۲۱۶
خلیل ابراہیم، ڈاکٹر، ص:۴۰
خلیل الرحمٰن، ص:۵۷
خنیس بن خدافة السهمی، ص:۱۸۱
خواث بن جبیرِ الاوسیؓ، ص:۲۱۶
خورشید عالم، صاحبزادہ، ص:۸۴، ۱۰۳
خولی بن ابی خولی المهاجریؓ، ص:۲۱۶
خیر محمد جالندھری، مولانا، ص:۵۷

(د)

دادا جی، ص:۵۷
الدروبی، ابراہیم عبدالغنی، ص:۹۸
درویش محمد، مولانا، ص:۴۲، ۴۳
دوست محمد ولایتیؒ، مولانا مفتی، ص:۷۶
الدیلمیؒ، الحافظ شیر ویه الکبیر بن شهردار بن شیرویه، ص:۸۷
دین محمد، ملک، ص:۴۱

(ذ)

ذکوان بن عبیدالمهاجریؓ، ص:۲۱۶
ذوالکفلؑ، حضرت، ص:۱۷۷
ذی شمالین ابن عبدعمروِ المهاجریؓ، ص:۲۱۶

(ر)

راشد بن المعلیٰ الخزرجیؓ، ص:۲۱۶
رافع بن الحارث الخزرجیؓ، ص:۲۱۶
رافع بن غنجدة الاوسیؓ، ص:۲۱۶
رافع بن مالک الخزرجیؓ، ص:۲۱۷
رافع بن المعلی الخزرجی الشهیدؓ، ص:۲۱۷
رافع بن یزید الاوسیؓ، ص:۲۱۷
ربعی بن رافعِ الاوسیؓ، ص:۲۱۷
الربیع بن ایاس الخزرجیؓ، ص:۲۱۷
ربیعة بن اکثم المهاجریؓ، ص:۲۱۷
رحمان علی، مولوی، ص:۷۶
رحیلة بن ثعلبة الخزرجیؓ، ص:۲۱۷
رحمت علی شاہؒ، خلیفہ حضرت مولانا، ص:۱۲۳
رحمت علی مہاجر مکی، مولانا، ص:۷۶
رحیم بخش، میاں، ص:۴۵، ۶۲
رفاعة بن الحارث الخزرجیؓ، ص:۲۱۷
رفاعة بن رافع، ص:۱۸۱، ۲۱۷
رفاعة بن عبدالمنذر، ص:۱۸۱، ۲۱۷
رفاعة بن عمرو الخزرجیؓ، ص:۲۱۷
رفیع الدینؒ، حضرت شاہ، ص:۱۰۱

Marfat.com

رکن عالم نقشبندیؒ، عارف باللہ حضرت مولانا،
ص:۴۲،۴۳،۵۶،۵۸
رُومیؒ، مولانا جلال الدین، ص:۱۲۱،۱۷۶،۱۷۸،
۱۸۵،۱۹۰،۲۰۴
رؤف احمد، حضرت شاہ، ص:۱۸۷،۲۰۶،۲۰۹،۲۱۰

(ز)

الزبیربن العوام المهاجری، ص:۱۸۱،۲۱۱
زیدابن سہل ابوطلحہ انصاری، ص:۱۸۱
زیاد بن السکن الاوسیؓ، ص:۲۱۷
زیادبن عمروالخزرجیؓ، ص:۲۱۷
زیاد بن لبید الخزرجیؓ، ص:۲۱۷
زیدبن اسلم الاوسیؓ، ص:۲۱۷
زید بن حارثة المهاجریؓ، ص:۲۱۷
زید بن الخطاب المهاجریؓ، ص:۲۱۷
زید بن المزین الخزرجیؓ، ص:۲۱۸
زید بن المعلی الخزرجیؓ، ص:۲۱۸
زیدفاروقی، مولاناابوالحسن، ص:۴۱

(س)

سالم مولیٰ ابی حذیفة المهاجریؓ،
ص:۲۱۸
سالم بن عمیر الاوسیؓ، ص:۲۱۸
السائب بن عثمان بن مظعون
المهاجریؓ، ص:۲۱۸
سبرة بن فاتک المهاجریؓ، ص:۲۱۸
سراقة بن عمرو الخزرجیؓ، ص:۲۱۸
سراقة بن کعب الخزرجیؓ، ص:۲۱۸
سجادمیرٹھی، زین العابدین، ص:۸۴
سعدبن ابی وقاص المهاجریؓ، ۲۱۱
سعدبن خولۃ، ص:۱۸۱، ۲۱۸
سعدبن مالک، ص:۱۸۱
سعد مولیٰ حاطب المهاجریؓ، ص:۲۱۸
سعیداحمد شاہ مجددی دہلویؒ، مولانا، ص:۸۷
سعیدبن زید، ص:۱۸۱
سعیدبوصیریؒ، ص:۱۹۱
سعیدبن زیدالمهاجریؓ، ص:۲۱۱
سعد بن خیثمة الاوسی الشهیدؓ، ص:۲۱۸
سعد بن الربیع الخزرجیؓ، ص:۲۱۸
سعدبن زیدالاوسیؓ، ص:۲۱۸
سعد بن سعد الخزرجیؓ، ص:۲۱۸
سعد بن سهیل الخزرجیؓ، ص:۲۱۸
سعد بن عبادة الخزرجیؓ، ص:۲۱۸
سعد بن عبید الاوسیؓ، ص:۲۱۸

Marfat.com

سعد بن عثمان الخزرجیؓ، ص:۲۱۹
سعد بن معاذ الاوسیؓ، ص:۲۱۹
سعید نفیسی، پروفیسر، ص:۴۰
سفیان بن نسر الخزرجیؓ، ص:۲۱۹
سکینہ بی بیؒ، حضرت سیدہ، ص:۱۰۴، ۱۱۰، ۱۱۲
سلطان محمود نامی نقشبندی للہیؒ، قدوۃ العلماء قاضی،
ص:۴۴، ۶۲، ۶۳، ۱۳۳
سلمٰی بی بیؒ، حضرت سیّدہ، ص:۹۸
سلمۃ بن ثابت الاوسیؓ، ص:۲۱۹
سلمۃ بن سلامۃ الاوسیؓ، ص:۲۱۹
سلیط بن قیس الخزرجیؓ، ص:۲۱۹
سلیم بن ملحان الخزرجیؓ، ص:۲۱۹
سلیمان علیہ السلام، حضرت، ص:۱۷۷
سلیمان بن احمد، ص:۲۰۵
سماک بن سعد الخزرجیؓ، ص:۲۱۹
السمهودی (نوالدین علی بن احمد)، علامہ،
ص:۸۶، ۲۰۶
سنان ابن ابی سنان المهاجریؓ، ص:۲۱۹
سنان بن صیفی الخزرجیؓ، ص:۲۱۹
سنیہ خانم، بیگم، ص:۱۲۷
سہل بن حنیف، ص:۱۸۱، ۲۱۹
سہل بن رافع الخزرجیؓ، ص:۲۱۹
سہل بن عتیک الخزرجیؓ، ص:۲۱۹
سہل بن قیس الخزرجیؓ، ص:۲۱۹
سہیل بن رافع الخزرجیؓ، ص:۲۱۹
سہیل بن وہب المهاجریؓ، ص:۲۲۰
سواد بن رزین الخزرجیؓ، ص:۲۲۰
سواد بن غزیۃ الخزرجیؓ، ص:۲۲۰
سویبط بن حرملۃ المهاجریؓ، ص:۲۲۰

(ش)

الشافعی، احمد بن محمد بن عیادؒ، ص:۵۲
شاہ بغدادی، ص:۵۷، ۷۶
شاہ دولہ دریائیؒ (حضرت کبیر الدین)، حضرت،
ص:۱۷۳
شاہ عالم ثانی، ص:۴۲، ۱۲۳
شاہ محمد فاروقی لدھیانویؒ، حضرت مولانا، ص:۴۵،
۶۷، ۶۸، ۱۳۴
شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا، ص:۱۰۱
شجاع بن وہب المهاجریؓ، ص:۲۲۰
شرف الدین حسین، ص:۱۶۰
شریک بن انس الاوسیؓ، ص:۲۲۰
شماس بن عثمان المهاجریؓ، ص:۲۲۰

Marfat.com

شہابُ الدّین سُہروردیؒ، خواجہ، ص:۱۸۵
شہابی، انتظام اللہ، ص:۸۴
شیر عالمؒ، صاحبزادہ، ص:۱۰۴
شیر محمد ولائتی، اخوند، ص:۷۵
شیرویه الکبیر الحافظ بن شهردار بن
شیرویه الدیلمی، ص:۸۷

(ص)

صالحہ بی بی، حضرت صاحبزادی صاحبہ سیدہ،
ص:۱۰۴، ۱۱۱، ۱۱۲
صبیح مولیٰ ابی العاص المہاجریؓ، ص:۲۲۰
صدرالدین آزردہ، مولوی، ص:۷۱، ۷۵
صدیق احمد شاہؒ، حضرت مولانا صاحبزادہ، ص:۵۵،
۵۶، ۵۸، ۱۰۵، ۱۱۰، ۱۱۲، ۱۱۴، ۱۱۹، ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۲۶
صفوان بن وہب المہاجریؓ الشہید، ص:۲۲۰
صہیب بن سنان المہاجریؓ، ص:۲۲۰
صیفی بن سواد الخزرجیؓ، ص:۲۲۰

(ض)

الضحاک بن حارثۃ الخزرجیؓ، ص:۲۲۰
الضحاک بن عبد عمرو الخزرجیؓ، ص:۲۲۰
ضمرۃ بن عمرو الخزرجیؓ، ص:۲۲۰

(ط)

الطبرانی، الحافظ سلیمان بن احمد، ص:۸۶، ۲۰۸
طلحة بن عبیدالله المهاجریؓ، ص:۲۱۱
طیار، ص:۵۷
طیبؒ، حضرت، ص:۹
طیفور بن عیسیٰ بسطامیؒ، سلطان العارفین ابویزید،
ص:۲۸۷، ۲۹۳
الطفیل بن الحارث المہاجریؓ، ص:۲۲۱
الطفیل بن مالک الخزرجیؓ، ص:۲۲۱
الطفیل بن النعمان الخزرجیؓ، ص:۲۲۱
طلب بن عمیر المہاجریؓ، ص:۲۲۱

(ظ)

ظہور اللہ لکھنوی، مولوی، ص:۷۵
ظہور الدینؒ، مولوی، ص:۱۶
ظہیر بن رافع، ص:۱۸۱

(ع)

عاشق علی امیٹھیؒ، مولانا، ص:۱۰۱
عاصم بن ثابت، ص:۱۸۲
عاصم بن ثابت الاوسیؓ، ص:۲۲۱
عاصم بن عدی الاوسیؓ، ص:۲۲۱
عاصم بن العکیر الخزرجیؓ، ص:۲۲۱
عاصم بن قیس الاوسیؓ، ص:۲۲۱

Marfat.com

عاقل بن البکیر المہاجریؓ،ص:۲۲۱
عالم شاہ،حضرت مولانا خلیفہ،ص:۲۲۱
عالم علی نگینوی،مولانا،ص:۸۳
عامر بن امیۃ الخزرجیؓ،ص:۲۲۱
عامر بن البکیر المہاجریؓ،ص:۲۲۱
عامر بن ربیعۃ المہاجریؓ،ص:۲۲۱
عامر بن سعد الخزرجیؓ،ص:۲۲۱
عامر بن سلمۃ الخزرجیؓ،ص:۲۲۱
عامر بن فہیرۃ المہاجریؓ،ص:۲۲۱
عامر بن مخلد الخزرجیؓ،ص:۲۲۱
عامر بن السکن الخزرجیؓ،ص:۲۲۲
عامر بن ربیۃ،ص:۱۸۲
عائذ بن ماعص الخزرجیؓ،ص:۲۲۲
عباد بن بشیر الخزرجیؓ،ص:۲۲۲
عباد بن قیس الخزرجیؓ،ص:۲۲۲
عبادۃ بن الصامت الخزرجیؓ،ص:۲۲۲
عائشہؓ،حضرت،ص:۱۵۷
عباداللہ،ص:۵۷
عبادہ بن الصامت،ص:۱۸۲
عباس علمدارؓ،حضرت،ص:۴۲،۵۷،۸۷،۱۵۹،
۱۶۲،۱۶۰
عباس بن عبدالمطلب،حضرت،ص:۲۰۸
عبدربہ بن حق الخزرجیؓ،ص:۲۲۳
عبدالاحد وحدت گل،شیخ،ص:۳۷
عبداللہ انصاری،خواجہ،ص:۴۱
عبداللہ خانؒ،حضرت مولانا،ص:۱۲۳
عبداللہ بن ثعلبۃ الخزرجیؓ،ص:۲۲۲
عبداللہ بن جبیر الاوسیؓ،ص:۲۲۲
عبداللہ بن جحش المہاجریؓ،ص:۲۲۲
عبداللہ بن جد الخزرجیؓ،ص:۲۲۲
عبداللہ بن الحمیر الخزرجیؓ،ص:۲۲۲
عبداللہ بن الربیع الخزرجیؓ،ص:۲۲۲
عبداللہ بن رواحۃ الخزرجیؓ،ص:۲۲۲
عبداللہ بن زید الخزرجیؓ،ص:۲۲۲
عبداللہ بن سراقۃ المہاجریؓ،ص:۲۲۲
عبداللہ بن سلمۃ الاوسیؓ،ص:۲۲۲
عبداللہ بن سہل الاوسیؓ،ص:۲۲۲
عبداللہ بن سہیل المہاجریؓ،ص:۲۲۲
عبداللہ بن شریک الاوسیؓ،ص:۲۲۲
عبداللہ بن طارق الاوسیؓ،ص:۲۲۳
عبداللہ بن عامر الخزرجیؓ،ص:۲۲۳
عبداللہ بن عبد مناف الخزرجیؓ،ص:۲۲۳

Marfat.com

عبداللہ بن عرفطۃ الخزرجیؓ،ص:۲۲۳

عبداللہ بن عمرو الخزرجیؓ،ص:۲۲۳

عبداللہ بن عمیر الخزرجیؓ،ص:۲۲۳

عبداللہ بن قیس الخزرجیؓ،ص:۲۲۳

عبداللہ بن قیس بن صخر الخزرجیؓ،ص:۲۲۳

عبداللہ بن کعب الخزرجیؓ،ص:۲۲۳

عبداللہ بن مخرمۃ المہاجریؓ،ص:۲۲۳

عبداللہ بن مسعود المہاجریؓ،ص:۲۲۳

عبداللہ بن مظعون المہاجریؓ،ص:۲۲۳

عبداللہ بن نعمان الخزرجیؓ،ص:۲۲۳

عبداللہ بن اسعد الیافعی،امام،ص:۵۱

عبداللہ بن عثمانؓ،ص:۱۸۱

عبداللہ بن مسعودؓ،ص:۱۸۱

عبدالباری،مولانا،ص:۴۲،۵۷

عبدالحق حقانی دہلویؒ،مولانا،ص:۱۴،۵۲،۸۳

عبدالحق کانپوری،مولانا شاہ،ص:۷۶

عبدالحق مُحدث دہلویؒ،شیخ،۳۷،۱۱۶،۱۷۹،۱۸۰،۲۰۵

عبدالحمید ثانی،سلطان،ص:۵۰

عبدالحیؒ،مولانا حکیم سید،ص:۸۴

عبدالخالق،حضرت صاحبزادہ،ص:۱۸،۲۰،۲۹

عبدالخالق غجدوانیؒ،حضرت خواجہ،ص:۴۰،۲۶۲،
۲۶۶،۲۸۷،۲۹۳

عبدالرحمٰن بن جبر الاوسیؓ،ص:۲۲۳

عبدالرحمٰن بن عوف المھاجریؓ،ص:۱۸۳،۲۱۱

عبدالرحمٰن،ڈاکٹر،ص:۱۳

عبدالرحمٰن پنجابیؒ،حافظ،ص:۲۲،۳۸

عبدالرحمٰن جامیؒ،حضرت مولانا نورالدین،ص:۴۱

عبد الرحمن ظهير الدين المحض القادری
الجیلانیؒ،نقیب الاشراف حضرت سیّد،ص:۵۱

عبدالرحیمؒ،مولانا،ص:۱۱۵

عبدالرحیم مسکین،مولوی،ص:۱۷

عبدالرسول،شاہ،ص:۲۱

عبدالرسول،مولانا،ص:۶۳

عبدالرشید،مولانا،ص:۸،۷۹،۲۰۶

عبدالرشید توکلی،حضرت میاں(نوٹاں والی سرکار)،
ص:۱۲۵

عبدالستار،بابو،ص:۲۴

عبدالعزیز،ص:۵۷

عبدالعزیز دہلویؒ،حضرت،شاہ،ص:۶۷،۷۵

عبدالعزیز محدث ثانیؒ(مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ)
شاہ،ص:۷۰

عبدالغفار کانپوری،مولانا شاہ،ص:۷۶

Marfat.com

عبدالغنی مجددیؒ (دہلوی)، حضرت شاہ، ص: ۶۰، ۷۰، ۷۲
عبدالکریم سُنامی، ملاّ، ص: ۱۵۹
عبدالقادر جیلانیؒ، (حضرت غوث اعظم) غوث الثقلین شیخ سید، ص: ۵۱، ۹۵، ۹۶، ۱۳۲، ۱۷۲
عبدالقادر دہلویؒ (بن حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ)، حضرت شاہ، ص: ۶۷
عبدالقادر فاروقی لدھیانویؒ، مولانا، ص: ۴۵، ۶۶، ۶۷، ۱۳۴
عبدالقدوس گنگوہیؒ، شیخ، ص: ۷۲
عبدالقدوس ہاشمی، ص: ۱۰۲
عبدالکریم، ص: ۱۹، ۵۷
عبدالکریم خان، مولوی، ص: ۷۶
عبدالکریم القشیریؒ، ص: ۳۷
عبدالمالک رامپوری، مولوی، ص: ۷۶
عبدالمجید احمد سیفی، حکیم، ص: ۲۰۶، ۲۰۹
عبدالحفوظ، ص: ۵۷
عبدالملک بن سعید بن جبیر، ص: ۲۰۰
عبدة بن الحسحاس الخزرجیؓ، ص: ۲۲۳
عبیدة بن الجراح المهاجریؓ، ص: ۲۱۱
عبس بن عامر الخزرجیؓ، ص: ۲۲۳
عبید بن اوس الاوسیؓ، ص: ۲۲۳
عبید بن زید الخزرجیؓ، ص: ۲۲۴
عبید بن عبیدة الاوسیؓ، ص: ۲۲۴
عبیدة بن الحارث المهاجری الشهیدؓ، ص: ۲۲۴
عبیدہ بن الحارثؓ، ص: ۱۸۲
عتبان من مالکؓ، ص: ۱۸۲، ۲۲۴
عتبة بن غزوان المهاجریؓ، ص: ۲۲۴
عثمان بن مظعون المهاجریؓ، ص: ۲۲۴
عُثمان غنیؓ، حضرت سیّدنا، ص: ۱۸۲، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۶۵، ۲۸۰
عُثمان بن حُنَیف (بہ تصغیر) الانصاریؓ، حضرت، ص: ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱
عثمانیؒ، مولانا شبیر احمد، ص: ۱۰۱
العجلان بن النعمان الخزرجیؓ، ص: ۲۲۴
عدی بن ابی الزغباء الخزرجیؓ، ص: ۲۲۴
عدیلؔ، میر عوض علی، ص: ۷۷
عزیز الرحمٰن جامی لدھیانوی، ص: ۶۸
عصمة بن الحصین الخزرجیؓ، ص: ۲۲۴
عصیمة الخزرجیؓ، ص: ۲۲۴
عطیة بن نویرة الخزرجیؓ، ص: ۲۲۴
عقبة بن عامرؓ، ص: ۲۲۴

Marfat.com

سیدنا عقبۃ بن عثمان الخزرجیؓ،ص:۲۲۴
عقبۃ بن وہب الخزرجیؓ،ص:۲۲۴
عقبۃ بن وہب المہاجریؓ،ص:۲۲۴
عکاشۃ بن محصن المہاجریؓ،ص:۲۲۵
علی کرم اللہ وجہہ،حضرت،ص:۴۲،۵۷،
۱۵۷،۱۸۲،۱۹۹،۲۰۲،۲۱۱،۲۶۵،۲۷۵،۲۸۰
علی اصغر،ڈاکٹر،ص:۴۰
علی جان،میرزا،ص:۱۶۲
علی حسین خان،مولوی حکیم،ص:۷۶
علی خرقانیؒ،حضرت خواجہ،ابوالحسن ص:۳۶،
۲۸۸،۲۹۳
علی ندوی،ابوالحسن،ص:۴۷
علی بن احمد السمہودی،نورالدین،ص:۸۶،۲۰۶
علی بن عثمان ھجویریؒ،حضرت داتا گنج بخش،ص:
۳۷،۴۱،۱۷۳،۲۰۶
عمار بن یاسر المہاجریؓ،ص:۲۲۵
عمارۃ بن حزم الخزرجیؓ،ص:۲۲۵
عمارۃ بن زیاد الاوسیؓ،ص:۲۲۵
عمرو بن ایاس الخزرجیؓ،ص:۲۲۵
عمرو بن ثعلبۃ الخزرجیؓ،ص:۲۲۵
عمرو بن الجموع الخزرجیؓ،ص:۲۲۵
عمرو بن الحارث المہاجریؓ،ص:۲۲۵
عمرو بن سراقۃ المہاجریؓ،ص:۲۲۵
عمرو بن ابی سرح المہاجریؓ،ص:۲۲۵
عمرو بن طلق الخزرجیؓ،ص:۲۲۵
عمرو بن معاذ الاوسیؓ،ص:۲۲۵
عمرو بن معبد الاوسیؓ،ص:۲۲۵
عمرو بن حرام الخزرجیؓ،ص:۲۲۵
عمر بخش مست،حضرت مولانا(مست عمرا)ص:۱۲۳
عمر فاروق رضی اللہ عنہ(خلیفہ دوم امیر المومنین
حضرت فاروق اعظمؓ)،حضرت،ص:۱۸۲،۲۱۱
عمرو بن عوفؓ،ص:۱۸۲
عمری مجذوبہ،حضرت مائی،ص:۱۲۳
عمیر بن الحام الخزرجی الشہیدؓ،ص:۲۲۵
عمیر بن عامر الخزرجیؓ،ص:۲۲۶
عمیر بن عوف المہاجریؓ،ص:۲۲۶
عمیر بن ابی وقاص المہاجری الشہیدؓ،ص:۲۲۶
عنایت اللہ،ص:۵۷
عون(قطب شاہ بغدادی)،ص:۵۷
عوف بن الحارث الخزرجی الشہیدؓ،ص:۲۲۶
عویم بن ساعدۃ الاوسیؓ،ص:۲۲۶
عیاض بن زہیر المہاجریؓ،ص:۲۲۶

Marfat.com

عیسیٰ علیہ السلام، حضرت، ص:۱۷۷

(غ)

غلام احمد قادیانی، مرزا، ص:۵۰
غلام جیلانیؒ، حضرت مولانا منشی، ص:۱۲۳
غلام حسین مائی صاحبہ، ص:۲۵
غلام رسولؒ، مولانا، ص:۴۵، ۶۱
غلام رسول حسینی، ص:۸۳
غلام رسول مہر، مولانا، ص:۸۵
غلام سرور چوہدری، مفتی، ص:۶۴
غلام علی مجددی دہلویؒ، حضرت شاہ، ص:۴، ۳۷، ۴۱، ۶۴، ۷۱، ۱۸۷، ۲۰۶، ۲۰۹، ۲۸۷، ۲۹۶
غلام محمد، حاجی، ص:۱۷
غلام محمد بگویؒ، مولانا، ص:۶۱، ۶۵
غلام مرتضیٰ نقشبندی بریلویؒ، مولانا، ص:۶۳
غلام نبی للہیؒ، مولانا حضرت، ص:۴۳، ۶۳
غنام بن اوس الخزرجیؓ، ص:۲۲۶
غیاث الدین عزت، ص:۷۷

(ف)

فاطمہؓ، حضرت، ص:۱۵۷
الفاکہ بن بشر الخزرجیؓ، ص:۲۲۶
فتح محمد امرتسری، مولوی، ص:۸۴
فتح محمد خان جالندھریؒ، مولانا، ص:۵۳، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۲۳
فتح محمد رئیسؒ (اچھرہ، لاہور)، حضرت مولانا حافظ، ص:۱۲۴
فخر الدین خان دہلویؒ، حکیم، ص:۱۲
فخر الدین علی، ص:۴۰
فرزند علی شاہ جہان پوری، حکیم، ص:۷۶
فروۃ بن عمرو الخزرجیؓ، ص:۲۲۶
فرید الدین کاکورویؒ، مولوی، ص:۷۶
فضل احمدؒ، حضرت مولانا حافظ، ص:۱۲۶
فضل حق خیر آبادیؒ، ص:۷۷
فضل بن محمد بن علی (بوعلی فارمدیؒ)، حضرت خواجہ، ص:۳۷، ۲۶۲، ۲۸۸، ۲۹۳
فقیر محمد جہلمی، ص:۶۴، ۷۷، ۱۲۸
فیروز دین امرتسری، بابو، ص:۱۲۸
فیض احمد فیض، مولانا، ص:۶۳
فیض عالم نقشبندیؒ، حضرت مولانا، ص:۴۲، ۴۳، ۵۶، ۵۹، ۱۳۳

(ق)

قادر بخش جہان خیلانیؒ، حضرت خواجہ، ص:۱۲، ۱۳، ۱۶۷، ۲۶۳، ۲۷۰، ۲۹۶

Marfat.com

قاسمؒ، حضرت، ص:۲۶۲، ۲۶۵
قاسم یعلیؒ، ص:۵۷
قاسمی، احمد ندیم، ص:۶۲
قتادة بن النعمان، ص:۱۸۲، ۲۲۶
قدامة بن مظعونؓ، ص:۱۸۲، ۲۲۶
قدر آفاقی، بشیر احمد، ص:۶، ۷
قطب الدین خان بہادرؒ، حضرت مولانا نواب، ص:۱۱۶
قطبة بن عامر الخزرجیؓ، ص:۲۲۶
قطب شاہ بغدادیؒ (عون)، ص:۵۷
قمر الدینؒ، مولانا، ص:۶۳
قیس بن عمرو الخزرجیؓ، ص:۲۲۶
قیس بن مخلد الخزرجیؓ، ص:۲۲۷

(ک)

کالے خان نقشبندیؒ، حضرت، ص:۶۸
کثیر بن محمد بن رفاعة، ص:۲۰۰
کرامت بی بی (کراما/کرامن)، ص:۱۱۲
کرگانیؒ (گورگانی)، حضرت خواجہ ابوالقاسم علی بن عبداللہ، ص:۲۲، ۳۶، ۲۸۸، ۲۹۳
کرم الٰہیؒ، حضرت مولانا منشی، ص:۱۲۴، ۱۲۸
کریم بخشؒ، حاجی، ص:۹، ۱۷، ۲۶
کعب بن جمازہ الخزرجیؓ، ص:۲۲۷
کعب بن زید الخزرجیؓ، ص:۲۲۷
کلب علی خان، نواب سیّد، ص:۴۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰

(ل)

لبدة بن قیس الخزرجیؓ، ص:۲۲۷
لطف اللہ خان، مفتی، ص:۴۷، ۷۶، ۷۸
لطیف اللہ، مولانا، ص:۴۲

(م)

ماتریدیؒ، امام ابو منصور، ص:۱۷۲، ۲۸۸
مالک بن ابی خولی المہاجریؓ، ص:۲۲۷
مالک بن ربیعة، ص:۱۸۲، ۲۲۷
مالک بن رفاعة الخزرجیؓ، ص:۲۲۷
مالک بن عمرو المہاجریؓ، ص:۲۲۷
مالک بن قدامة الاوسیؓ، ص:۲۲۷
مالک بن مسعود الخزرجیؓ، ص:۲۲۷
مالک بن نمیلة الاوسیؓ، ص:۲۲۷
مالک بن عبد المنذر الاوسیؓ، ص:۲۲۴
المجذر بن زیاد الخزرجیؓ، ص:۲۲۷
محبوب رضوی، سیّد، ص:۴۷
محبوب عالم نقشبندیؒ، حضور انور حضرت مولانا مفتی ابوالہاشم خواجہ محمد مصطفیٰ ص:۸، ۹، ۱۰، ۱۳، ۱۵، ۱۶،

Marfat.com

۱۷، ۱۹، ۲۰، ۲۳، ۲۵، ۳۱، ۳۳، ۴۰، ۴۲، ۴۳، ۴۴،
۴۷، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۸، ۵۹، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵،
۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۳،
۸۴، ۸۵، ۸۸، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳،
۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵
۱۱۶، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۷،
۱۲۸، ۱۳۰، ۱۳۳، ۱۳۵، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰،
۱۵۰، ۱۶۵، ۱۷۱، ۲۰۷، ۲۶۳، ۲۷۰، ۲۸۰، ۲۸۷،
۲۹۷

محبوب علی مرادآبادی، مولوی، ص: ۷۵

محرر بن عامر الخزرجیؓ، ص: ۲۲۸

محرز بن نضلۃ المہاجریؓ، ص: ۲۲۸

محفوظ علی خان، خلیفہ، ص: ۱۲

محفوظ علی خان، منشی، ص: ۳۲

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت نبی کریم
ص: ۱۵، ۹۰، ۸۶، ۸۸، ۱۲۶، ۱۵۱، ۱۵۲،
۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۲، ۱۷۵، ۱۷۹، ۱۸۶، ۲۰۶، ۲۰۷،
۲۳۲، ۱۸۹، ۱۹۲، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۷، ۱۹۸، ۲۰۰،
۲۰۸، ۲۱۱، ۲۳۳، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۸، ۲۷۸،
۲۷۹، ۲۹۲

مُحمد، اِمام، ص: ۱۹۱

محمد ابراہیم لکھنوی، حکیم، ص: ۷۶

محمد احمد، صاحبزادہ، ص: ۵۵

محمد اسحاق محدث دہلویؒ، حضرت مولانا شاہ،
ص: ۶۴، ۷۵، ۱۱۶

محمد اسلم سیالکوٹی، ص: ۱۲۵، ۱۲۸

محمد اسمٰعیل، حضرت مولانا حافظ (میاں وڈا)، ص: ۶۵

محمد اقبال، ملک، ص: ۴۰

محمد اقبال، سلیم گاھندری، ص: ۴۱

محمد اقبال مجدّدی، ص: ۴۱

محمد امیر حنفی دہلویؒ، ص: ۸۳

محمد ایوب قادری، ص: ۷۶

محمد بخش رامپوری، مولوی، ص: ۷۱

محمد پارساؒ، خواجہ، ص: ۴۰

محمد تقی، خواجہ، ص: ۱۵۷

محمد توکل شاہ انبالویؒ، حضرت خواجہ سیّد، ص: ۸، ۹،
۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۹، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶،
۲۷، ۲۸، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۸، ۴۹، ۵۲، ۱۰۵، ۱۱۰،
۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۹، ۱۷۲، ۲۹۷

محمد جعفر محجوب، ص: ۴۱

محمد حبیب اللہ نقشبندیؒ، قطب الارشاد قیوم زمان،
حضرت مولانا سیّد، ص: ۸، ۹، ۱۰، ۳۲، ۵۶،

Marfat.com

۵۸، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۸، ۶۹، ۷۱، ۷۴، ۷۹،
۸۱، ۸۲، ۸۴، ۸۵، ۹۸، ۱۰۲، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲،
۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۹، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۴، ۱۲۶، ۱۲۷،
۱۵۹، ۱۷۵، ۲۰۷، ۲۵۵، ۲۶۳، ۲۷۵، ۲۷۸،
۲۸۲، ۲۹۷
محمد حسن، ص: ۵۷
محمد حیات پنجابی، مولوی، ص: ۷۵
محمد دین کلیم، ص: ۶۵
محمد زکریا سہارنپوری، حضرت مولانا، ص: ۷۴
محمد زمان علی، ص: ۵۷
محمد سعد اللہ خان رامپوری، مفتی، ص: ۴۶، ۴۷، ۱۳۵
محمد سعید خان، منشی، ص: ۲۲
محمد سعد اللہ خان مراد آبادی، ص: ۷۴
محمد سلیم اسماعیل، ص: ۱۰۲
محمد سمیع الدین خان دہلویؒ، حکیم، ص: ۱۲
محمد شاہ عالم، خلیفہ، ص: ۱۲۳
محمد شریف، حکیم، ص: ۱۲۹
محمد شفیع، ڈاکٹر مولوی، ص: ۴۱
محمد صادق، ص: ۵۷
محمد صادق، خواجہ، ص: ۱۶۳
محمد صادق الاسلامؒ، صوفی، ص: ۱۱۲، ۱۱۴، ۱۲۱، ۱۲۴،
۱۲۸، ۱۳۰
محمد صدیق دہلویؒ، شیخ، ص: ۱۲
محمد عابد نقشبندیؒ، حضرت خواجہ، ص: ۲۲، ۳۷، ۲۹۶
محمد عارف ریوگریؒ، حضرت خواجہ، ص: ۲۸۷
محمد قاسم نانوتوی، مولانا، ص: ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۴
محمد قاسم نقشبندیؒ، حاجی سیٹھ، ص: ۴۹، ۵۰
محمد کبیر احمد مظہر، پروفیسر سیّد، ص: ۶، ۱۰، ۱۱، ۴۲،
۱۱۶، ۱۲۱
محمد کریم چھٹے والے، حضرت مولانا منشی صوفی ص: ۱۲۴
محمد محسنؒ، حضرت خواجہ، ص: ۲۲، ۳۷، ۲۶۳، ۲۹۵
محمد بن مسلمۃ الاوسیؓ، ص: ۲۲۸
محمد محمود اختر نقشبندیؒ، حضرت مولانا حکیم سیّد، ص: ۱۲۴
محمد محمود شاہ جالندھریؒ، حضرت حاجی سیّد، ص: ۲۹۶
محمد معصوم سرہندیؒ، حضرت خواجہ، ص: ۳۷
محمد معصوم شیرازی، ص: ۴۱
محمد ناصر، ص: ۵۷
محمد نواب افغانی، ملا، ص: ۷۷
محمد نور العین، حضرت مولانا، ص: ۱۲۵
محمدی بیگم، حضرت، ص: ۲۴، ۲۵، ۳۸
محمد یحییٰ (محمد بخش)، ص: ۵۷
محمد یحییٰ کاندھلویؒ، مولانا، ص: ۷۴

Marfat.com

محمد یعقوب نانوتوی، (حضرت) مولانا،ص:۴۶، ۶۹، ۷۰، ۷۲، ۷۳، ۱۱۳، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۳۴، ۱۳۵
محمد یوسف نقشبندیؒ، فاروق طریقت حضرت مولانا سیّد،ص:۸۵، ۹۸، ۱۲۷
محمد یونس بٹ،ص:۳۳، ۴۰
محمود حسن، شیخ الہند حضرت مولانا،ص:۴۸، ۶۸، ۶۹
محمود عابدی، ڈاکٹر،ص:۴۱
محمود علی جالندھریؒ، حضرت حاجی،ص:۱۲
مدلاج بن عمرو المہاجریؓ،ص:۲۲۸
مرارۃ بن الرّبیع الانصاری،ص:۱۸۳
مرثد بن ابی مرثدِ المہاجریؓ،ص:۲۲۸
مردان علی خان، حضرت مولانا چوہدری،ص:۱۲۵
مِسطح بن اُثاثة بن عبّاد ابن المطلب بن عبد مناف،ص:۱۸۳، ۲۲۸
مسعود بن اوس الخزرجیؓ،ص:۲۲۸
مسعود بن خلدۃ الخزرجیؓ،ص:۲۲۸
مسعود بن ربیعۃ المہاجریؓ،ص:۲۲۸
مسعود بن زید الخزرجیؓ،ص:۲۲۸
مسعود بن سعد الخزرجیؓ،ص:۲۲۸
مسعود بن عبد سعد الاوسیؓ،ص:۲۲۸
مصعب بن عمیر المہاجریؓ،ص:۲۲۸
معاذ بن جبل الخزرجیؓ،ص:۲۲۸
معاذ بن الحارث الخزرجیؓ،ص:۲۲۸
معاذ بن الصمۃ الخزرجیؓ،ص:۲۲۸
معاذ بن عمرو الخزرجیؓ،ص:۲۲۸
معاذ بن ماعص الخزرجیؓ،ص:۲۲۸
معبد بن عباد الخزرجیؓ،ص:۲۲۹
معبد بن قیس الخزرجیؓ،ص:۲۲۹
معتب بن عبید الاوسیؓ،ص:۲۲۹
معتب بن عوف المہاجریؓ،ص:۲۲۹
معتب بن قشیر الاوسیؓ،ص:۲۲۹
معقل بن المنذر الخزرجیؓ،ص:۲۲۹
معمر بن الحارث المہاجریؓ،ص:۲۲۹
معن بن عدی الاوسیؓ،ص:۲۲۹
معن بن یزید المہاجریؓ،ص:۲۲۹
معوذ بن الحارث الخزرجیؓ،ص:۲۲۹
المقداد بن الاسود المہاجریؓ،ص:۲۲۹
ملیل بن وبرۃ الخزرجیؓ،ص:۲۲۹
المنذر بن عمرو الخزرجیؓ،ص:۲۲۹
المنذر بن قدامۃ الاوسیؓ،ص:۲۲۹
المنذر بن محمد الاوسیؓ،ص:۲۲۹

Marfat.com

مہجع بن صالح المہاجری الشہید مولیٰ عمر بن الخطاب
المہاجریؓ، ص:۲۲۹
مظفر علی خانؒ خلیفہ، ص:۱۷
مظہر جان جاناں شہیدؒ، مرزا، ص:۲۹۶،۳۷
معاذ بن عمرو بن الجموح، ص:۱۸۲
معاویہ، حضرت امیر، ص:۲۳۴،۱۹۶
معصومہ بی بی، حضرت سیّدہ، ص:۷۹،۵۹،۵۸،
۱۱۹،۱۱۲،۱۱۱،۱۱۰،۱۰۹،۱۰۴،۹۸
معن بن عدی الانصاری، ص:۱۸۳
مُعوّذ بن عفراء، ص:۱۸۲
معین الدین چشتی اجمیریؒ، حضرت خواجہ، ص:۱۷۳،۲۱
مغلی شاہؒ، سائیں، ص:۱۷،۱۹،۲۰،۲۸،۲۹،۳۰،
۳۲
ملائے رولا، حضرت، ص:۱۲۵
مملوک علی، مولانا، ص:۷۰،۷۱
مولا بخشؒ، حافظ، ص:۱۹
مہر علی شاہ گولڑویؒ، حضرت پیر، ص:۶۸،۶۳
مینائی، منشی امیر احمد، ص:۷۷

(ن)

نجف ولایتی، ملا، ص:۷۶
نجم الدین ٹھیکدار، منشی، ص:۶۱،۴۵
نذیر احمد، ڈپٹی، ص:۱۰۱
نذیر حسین شاہؒ، سیّد، ص:۲۲،۲۴،۳۲،۳۷،۳۸،۳۹
نذیر حسین محدث نگینویؒ، حضرت مولانا سید، ص:۸۳
نضر بن الحارث الاوسیؓ، ص:۲۳۰
نظام الدین، مولوی، ص:۷۴
النعمان الاعرج الخزرجیؓ، ص:۲۳۰
النعمان بن ابی خزمۃ الاوسیؓ، ص:۲۳۰
النعمان بن سنان الخزرجیؓ، ص:۲۳۰
النعمان بن عمرو الخزرجیؓ، ص:۲۳۰
النعمان بن عبد عمرو الخزرجیؓ، ص:۲۳۰
النعمان بن مالک الخزرجیؓ، ص:۲۳۰
نعیم اللہ بھڑا ایچی دہلوی، ص:۴۱
نواب مہاجر، ملا، ص:۷۶
نور احمد، مولانا، ص:۱۲،۲۱،۳۰
نور احمد چشتی، ص:۶۲،۶۳،۶۴،۶۵،۱۳۴
نور احمد نورؒ، ص:۳۴،۴۰،۶۰،۶۱
نُور بخش توکلی، حضرت مولانا، ص:۸۹،۲۰۶،
۱۶،۲۶،۲۷،۲۸،۳۱،۳۳،۳۴،۴۰
نور الدین، علی بن احمد السمہودی، حضرت مولانا،
ص:۸۶،۲۰۶
نور شاہ، مولانا سید، ص:۱۲۸

Marfat.com

نورعالم نقشبندی مجددیؒ، حضرت مولانا، ص:۵۳، ۱۲۵، ۱۲۹
نورمحمد بدایونیؒ، حضرت مولانا سیّد، ص:۲۷، ۲۹۶
نوفل بن عبداللہ الخزرجیؓ، ص:۲۳۰

(و)

واحد، حضرت، ص:۲۷۲،۹
واقد بن عبداللہ المہاجریؓ، ص:۲۳۰
ودفتہ بن ایاس الخزرجیؓ، ص:۲۳۰
ودیعتہ بن عمرو الخزرجیؓ، ص:۲۳۰
ولی اللہ محدث دہلویؒ، حضرت شاہ، ص:۶۷، ۷۵، ۲۰۵
ولی النبی مجددی، حضرت مولانا، ص:۷۹
وہب بن ابی سرح المہاجریؓ، ص:۲۳۰
وہب بن سعد المہاجریؓ، ص:۲۳۰
ولیم۔ایل لینگر، ص:۸۴

(ہ)

ہانی بن نیار الاوسیؓ، ص:۲۳۱
ہاشم علی محدث لکھنوی، مرزا، ص:۷۵
ہاشمی فریدآبادی، سید، ص:۵۹
ہبیل بن وبرۃ الخزرجیؓ، ص:۲۳۱
ہدایت احمد، مولانا، ص:۱۷
ہلاکوخان، ص:۴۲

(ے)

الیافعی، امام عبداللہ بن اسعد، ص:۵۱
یزید بن الاخنس المہاجریؓ، ص:۲۳۱
یزید بن الحارث الخزرجی الشہیدؓ، ص:۲۳۱
یزید بن خزام الخزرجیؓ، ص:۲۳۱
یزید بن السکن الاوسیؓ، ص:۲۳۱
یزید بن المنذر الخزرجیؓ، ص:۲۳۱
یوسف علی خان، نواب سید، ص:۷۵، ۷۷

اسماء الکتب

(الف ممدود)

ابوالوقت، ص:۷۹
احیاء علوم الدین، ص:۹۲، ۹۴، ۱۷۸، ۲۰۵
اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جلد ۹، ص:۱۲۶
اسرار التوحید، ص:۴۰
اشعۃ اللمعات (فارسی)، ص:۱۱۶، ۱۸۰، ۲۰۵
الہامات غیبی معروف بہ کمالات توکلی، ص:۳۳، ۴۰
انسائیکلوپیڈیا تاریخ عالم، ص:۸۴
انوار مرتضٰی، ص:۶۳

Marfat.com

انیس الطالبین وعدة السالکین (فارسی)،ص:۴۰

(ب)

البیان فی علوم القرآن (مقدمہ تفسیر قرآن مجید)، ص:۸۴

(پ)

پندنامہ،ص:۴۳

(ت)

تاج العروس شرح القاموس،ص:۷۵

تاریخ جنگ روم ویونان،ص:۸۵

تاریخ دارالعلوم دیوبند،ص:۸۲

تاریخ مسلمانان پاکستان وبھارت،ص:۵۹،۶۰

تاریخ ملت،ص:۸۴

تحقیقات چشتی،ص:۶۰،۶۲،۶۴

تذکرہ توکلیہ،ص:۲۴،۲۹،۳۰،۳۳،۳۴،۳۵، ۳۸،۳۹

تذکرہ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ،ص:۸۴

تذکرہ علمائے اہلسنت وجماعت،لاہور،ص: ۶۰،۶۴،۶۵

تذکرہ علمائے ہند،ص:۷۴،۱۲۱

تذکرہ کاملان رامپور،ص:۷۷،۷۹،۸۰

تذکرہ مشائخ نقشبندیہ،ص:۱۱،۲۹،۳۱،۳۲، ۳۳،۳۴،۳۵،۳۹،۴۰

تعلیق نامی (التعلیق النامی)،ص:۸۴

تفسیر حقانی،ص:۱۴،۵۰

تقویم تاریخی،ص:۱۰۲

تنویر الابصار لمن ارادان یتمسک بجنود الابرار،ص:۱۰،۵۸،۱۳۰

تورات،ص:۱۷۷

تیسرا شجرہ مثلث،ص:۳۸

(ج)

جامع ترمذی،ص:۷۳

(ح)

حضرات القدس دفتر اوّل،ص:۴۰،۴۱

حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی مجددی توکلیؒ احوال وآثار،ص: ۷۹

حیوۃ الروح،ص:۹۸،۱۲۸

(خ)

خیرالخیر،ص:۱۰،۵۶،۵۷،۱۲۸،۱۳۰،۱۴۰،۱۵۰،

خیر کثیر،ص:۱۰،۱۳۰

(د)

دائرہ نعیم،ص:۵۱

Marfat.com

الدرالنظیم فی فضائل و خواص القرآن
العظیم، ص:۵۱
دلائل الخیرات، ص:۱۸

(ذ)

ذکرِ خیر، ص:۱۰، ۱۳، ۲۰، ۲۵، ۳۱، ۳۳، ۳۴، ۳۵،
۳۸، ۳۹، ۴۰، ۵۵، ۵۷، ۸۳، ۱۰۱، ۱۱۰، ۱۱۹،
۱۳۰، ۱۶۶
ذکرِ کثیر، ص:۱۰، ۱۳۰، ۲۸۷
ذکرِ محبوب، ص:
۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۲، ۶۶، ۶۸، ۷۱، ۷۴،
۷۹، ۸۰، ۸۲، ۸۳، ۹۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸
ذکرِ محمود، ص:۱۲۵، ۱۲۸

(ر)

رساله ضاحبیه(فارسی)، ص:۴۰
رساله فی خواص و دعوة اسم غوث اعظمؒ
"یا شیخ عبد القادر جیلانی شیأَلِلّٰه"، ص:۱۳۲
رساله فی خواص ودعوة تسخیر ظل نوری /
سایه نوری، ص:۱۳۲
رساله فی خواص و دعوة چهل کاف
بامؤکل، ص:۱۳۱
رساله فی خواص و دعوة حزب برهیته
بامؤکل، ص:۱۳۲
رساله فی خواص و دعوة حزب د هرود
شیه بامؤکل، ص:۱۳۱
رساله فی خواص و دعوة حسبنا الله ونعم
الوکیل باموکل ، ص:۱۳۰
رساله فی خواص و دعوة حسبی الله لا اله الا
هو علیه توکلت و هو رب العرش العظیم
بامؤکل، ص:۱۳۰
رساله فی خواص و دعوة خاتم شریف
بامؤکل ، ص:۱۳۱
رساله فی خواص و دعوة دائره شریف
بامؤکل، ص:۱۳۱
رساله فی خواص و دعوة سورة اخلاص،
بامؤکل، ص:۱۳۱
رساله فی خواص و دعوة سورة جن بامؤکل،
ص:۱۳۱
رساله فی خواص و دعوة سورة الشمس
بامؤکل ، ص:۱۳۱
رساله فی خواص و دعوة سورة مزمل
بامؤکل، ص:۱۳۱
رساله فی خواص ودعوة سورة یٰسین، ص:

Marfat.com

۱۳۲
رسالہ فی خواص ودعوۃ سیف المومنین
حزب النصر امام شازلی بامؤکل ،ص:۱۳۰
رسالہ فی خواص و دعوۃ یا باسط بامؤکل ،
ص:۱۳۱
رسالہ فی خواص ودعوۃ یا وھاب با مؤکل ،
ص:۱۳۲
رسالہ قدسیہ (فارسی)،ص:۴۰
رشحات عین الحیات (فارسی)،ص:۴۰
الرشید (ماہنامہ) تاریخ دارالعلوم دیوبند نمبر،
ص:۶۰،۶۸،۶۹،۷۴،۸۲
رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ اور
ہندوستان کی جنگ آزادی،ص:۶۸

(س)

سراج الاخبار (ماہنامہ)،ص:۱۰۲،۱۲۸
سلطنت عثمانیہ اور اسکی باجگزار ریاستوں کی موجودہ
حالت مع موازنہ ۱۸۹۶ء،ص:۸۵
سفینۃ الاولیاء،ص:۳۶،۴۱
سیرت رسول عربیؐ،ص:۹۰،۹۲،۲۰۶،۲۰۷،۲۰۸

(ش)

شب حسیں برعرش بریں،ص:۱۳۰
شرح ملا جامی،(الفوائد الضیائیہ)ص:۴۵،۱۳۴
شذرات الذہب،ص:۳۶،۴۱،۲۸۸
شمس المعارف الکبریٰ و لطائف العوراف،
ص:۵۱
شموس الانوار و کنوز الاسرار،ص:۵۱

(ص)

صحاح ستہ،ص:۲،۷۲،۸۳،۱۱۵،۱۱۶،۱۱۸،۱۳۵
صحیح بخاری،ص:۹،۱۷۹،۱۸۰،۲۰۸
صرف میر،ص:۴۴

(ض)

ضیائے مجدّدی،ص:۴۱

(ط)

طبقات الصوفیہ (فارسی)،ص:۴۱
طرائق الحقائق (فارسی)،ص:۴۱

(ع)

عوارف المعارف،ص:۴۸،۲۰۶

(ف)

فتح الحمید،ص:۱۰۰،۱۰۱،۱۰۲،۱۲۳،۱۷۴
فتح المنان فی تفسیر القرآن،ص:۸۴
فتوحات مکیہ،ص:۲۳۷

Marfat.com

فردوس الا خبار بمأ ثور الخطاب،ص:۸۵
فصوص الحکم،ص:۲۳۷

(ق)

قرآن مجید،ص:
۱۳، ۴۵، ۵۱، ۵۳، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۷۱، ۸۴، ۹۹،
۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۱۵، ۱۲۳، ۱۳۴، ۱۵۶، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۴،
۱۶۸، ۱۷۱، ۱۷۶، ۱۷۶، ۱۹۰، ۱۹۵، ۲۰۴، ۲۰۵،
۲۰۶، ۲۰۷، ۲۳۴، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۴۵
قصیدہ فراق محبوب،ص:۵۴

(ک)

کشف المحجوب(فارسی)،ص:۴۱، ۲۰۶
کلیات باقی باللہؒ(فارسی)،ص:۴۱
کمالات توکلی،ص:۱۱، ۲۴، ۲۹، ۳۳، ۳۵، ۳۸، ۴۰
الکوکب الدری،ص:۴۳

(ل)

لاہور کے اولیائے سہرورد،ص:۶۵

(م)

مثنوی معنوی رومیؒ،ص:۴۸، ۱۲۱، ۲۴۰، ۲۰۷
المختصر فی تاریخ شیخ الا سلام سید نا عبد القادر الکیلانی واولادہٗ،ص:۹۸
مشکوٰۃ شریف،ص:۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۸۳

مظاہر حق،ص:۱۱۶
المعجم الکبیر للطبرانی الحافظ سلیمان بن احمد،
ص:۸۶، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۸
معمولات مظہریہ ومحبوب العارفین(فارسی)،ص:۴۱
المفاخر العلیہ فی المآ ثر الشاذلیہ ،ص:۵۲
مقامات مظہری(فارسی)،ص:۳۷
مقامات مظہری(اردو ترجمہ)،ص:۴۱
مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ،مکتوب نمبر ۱۴،ص:۲۰۵
مکتوب نمبر ۲۸،ص:۱۵۳، ۱۶۳، ۲۰۶، ۲۰۹
مکتوب نمبر ۳۶،ص:۱۵۷
مکتوب نمبر ۶۱،ص:۱۶۳
مکتوب نمبر ۸۹،ص:۱۶۲
مکتوب نمبر ۴۷،ص:۲۵۵
مکتوب نمبر ۷۷،ص:۱۶۴
مکتوب نمبر ۸۴،ص:۲۰۶، ۲۱۰
مکتوب نمبر ۹۲،ص:۲۵۴
مکتوب نمبر ۱۰۴،ص:۱۶۱
مکتوب نمبر ۱۰۶،ص:۱۵۸
مکتوب نمبر ۱۵۹،ص:۱۶۰
مکتوب نمبر ۱۷۱،ص:۱۵۰

Marfat.com

مکتوب نمبر ۲۷۸، ص:۱۵۹

مکتوب نمبر ۲۹۲، ص:۱۴۰

ملفوظات توکلی، ص:۱۱

مہر منیر، ص:۶۳

موقوف الیہ (کتب)، ص:۴۵، ۴۶، ۶۳، ۶۵،
۱۰۳، ۱۳۴

(ن)

نام حق، ص:۴۳

نحو میر، ص:۴۴

نفحات الانس من حضرات القدس
(فارسی)، ص:۳۷، ۴۱

(و)

وسیلۂ نجات، ص:۱۰، ۲۳، ۳۸، ۱۸۶، ۱۸۷، ۲۶۴

وفاء الوفا، ص:۸۶

(ہ)

ہندوستان کی قدیم اسلامی درسگاہیں، ص:۴۷

(ے)

یہ تیرے پراسرار بندے، تذکرہ حضرت میاں
عبدالرشید قلندر المعروف نوٹاں والی سرکار، ص:۱۲۹

اسماء المقامات

(الف ممدود)

آزاد کشمیر، ص:۱۲۵

آستانہ عالیہ حبیبیہ، بیرون شیشیاں والا دروازہ، محلّہ
نیو مسلم آباد، گجرات، ص:۱۲۴

آگرہ (صوبہ)، ص:۴۷

(الف)

اچھرہ، ص:۱۲۴

ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد ص:۱۰۲

ازمیر، ص:۵۰، ۸۴

اسلام آباد (محلّہ)، ص:۱۲۴، ۱۲۸

افغانستان، ص:۵۰، ۵۲، ۱۳۷، ۱۳۸، ۲۹۳

امرتسر، ص:۱۲۳، ۲۰۶، ۲۰۷

انارکلی، لاہور، ص:۶۱

انبالہ چھاؤنی، ص:۱۲، ۲۱، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۳۰،
۳۱، ۳۴

انبالہ شریف (شہر)،
ص:۱۲، ۲۵، ۳۲، ۳۸، ۴۹، ۸۳، ۱۱۳، ۱۲۰، ۱۳۶، ۱۳۷،
۱۳۸، ۲۹۷

انجمن ترقی اردو، پاکستان، ص:۵۹

Marfat.com

انگہ،ص:۶۲
ایران،ص:۴۰،۴۱،۲۹۳

(ب)

بادشاہی مسجد، لاہور،ص:۴۹،۶۵
باغبان پورہ،ص:۶۶،۱۳۴
بحرمتوسط،ص:۵۰
برصغیر،ص:۴۲،۴۴،۴۵،۵۰،۵۲،۱۰۵
برصغیر پاک و ہند،ص:۴۲
بریلی،ص:۶۹
بصرہ،ص:۵۱،۱۳۸
بغداد شریف،ص:۴۲،۵۱،۵۲،۵۴،۱۰۵،۱۰۹،
۱۱۱،۱۳۷،۱۳۸،۱۳۹
بگہ،ص:۴۵،۶۲
بمبئی،ص:۵۰،۱۳۷
بندیال،ص:۴۴،۱۳۷
بنڈالہ،ص:۱۲۵
بوہت (موضع)،ص:۱۲۴
بھابڑہ،ص: ۴۴،۱۳۳
بھارت،ص:۶۰،۱۲۲،۱۲۳،۲۰۷
بھگوان پور (موضع)،ص:۱۲۳
بھمبر،ص:۱۲۵
بیت اللہ،ص:۸۷،۸۹
بیربل شریف،ص:۶۳
بیروت،ص:۳۶،۸۷،۹۳،۹۶،۲۰۵،۲۰۶،
۲۰۷،۲۸۸
بیرون ہند،ص:۷۳

(پ)

پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی، ۷۷،۱۲۱
پانڈووال،ص:۴۲،۴۳،۱۰۴،۱۳۷
پٹیالہ،ص:۲۷
پٹی (موضع)،ص:۱۲۳
پرگنہ،ص:۴۲
پشاور،ص:۱۰۰،۲۰۶
پنجاب،ص:۵۳،۱۷۳
پنجاب پبلک لائبریری، لاہور، ۵۳
پنجاب یونیورسٹی، لاہور،ص:۱۰۲
پھالیہ،ص:۴۲،۵۲،۵۵،۱۰۴،۱۲۲،۱۲۵،۱۳۸،
۲۹۷
پھلراں سیداں (موضع)،ص:۱۲۵

(ت)

تاج کمپنی، لاہور،ص:۵۳،۸۶،۹۹،۱۰۰
تجلی برقی پریس، دہلی،ص:۵۸

Marfat.com

ترکی،ص:۵۰، ۸۲، ۸۴، ۸۵، ۹۹، ۱۳۷، ۱۳۹
تلمبہ (موضع)،ص:۱۲۳
تہران،ص:۳۶، ۴۰

(ٹ)

ٹونک (ریاست)،ص:۷۶

(ث)

الثغر پرنٹر، لاہور،ص:۱۲۹

(ج)

جالندھر،ص:۹۸، ۱۰۰، ۱۲۴، ۱۲۷، ۲۹۶
جامع مسجد،ص:۴۴، ۴۵، ۴۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۱۰۳، ۱۳۳
جامع مسجد عالمگیری،ص:۶۰
جامع مسجد مسلم، انبالہ شریف،ص:۴۹
جامع مسجد نیلا گنبد، لاہور،ص:۴۴، ۴۵، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۱۳۳
جامعہ رشیدیہ، ساہیوال،ص:۶۸
جدہ،ص:۵۰، ۱۳۷
جنت،ص:۱۶۷، ۱۸۶، ۲۵۸، ۲۶۰
جہلم،ص: ۴۳، ۵۳، ۱۰۲، ۱۲۵

(چ)

چونڈہ دیوی (موضع)،ص:۱۲۲، ۱۲۳
چھاؤنی میاں میرؒ،ص: ۶۱

(ح)

حمیدیہ سٹیم پریس، لاہور،ص: ۸۵
حیدرآباد (دکن)،ص:۸۴

(خ)

خاص پور،ص:۱۲۲
خانقاہ قدوسیؒ،ص:۲۷
خانقاہ عالیہ توکلیہ،ص:۱۳، ۳۲

(د)

دارالاشاعت، کراچی،ص:۶۸
دارالعلوم دیوبند،ص:۴۵، ۴۸، ۴۹، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۳، ۷۴، ۱۱۳، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶
دارالکتاب العربی، ص:۸۷
دارالمصنفین، ص:۴۷
درس میاں وڈا،ص:۱۳۴
درگاہ عالیہ توکلیہ،ص:۳۰، ۳۱، ۳۲، ۱۰۵
درگاہ میاں وڈا، ۶۶
دوزخ،ص:۱۸۶، ۲۰۳، ۲۵۷، ۲۶۸
دومنزلی مسجد،ص:۴۵، ۱۳۴
دہلی،ص:۱۲، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۳۴، ۳۷، ۴۲، ۴۵،

Marfat.com

۴۹، ۶۷، ۶۸، ۷۱، ۷۲، ۷۷، ۷۸، ۸۳، ۱۰۰،
۱۰۳، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۹، ۱۱۳، ۱۲۰، ۱۳۶، ۱۳۸، ۲۹۵،
۲۹۶

(ر)

رادور شریف، ص:۱۲۲
رامپور، ص: ۴۷، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰،
۸۱، ۱۱۳، ۱۱۹، ۱۳۵، ۱۳۶
راہوالی، ص:۱۲۳
رسول نگر، ص:۱۲۴
ریلوے سٹیشن، ص:۹۸

(س)

سادھوڑہ، ص:۳۳، ۴۰
ساہیوال، ص:۷۵، ۶۸، ۱۲۳
سجادہ (موضع)، ص:۱۲۳
سرحد (صوبہ)، ص:۵۳
سرگودھا، ص:۴۴، ۴۵، ۶۳، ۱۲۵، ۱۳۳
سکندریہ، ص:۵۰، ۸۵، ۱۳۷
سلطنت عثمانیہ، ص:۸۵
سمرنا، ص:۵۰
سہارنپور، ص:۴۵، ۷۰، ۷۴، ۱۳۴
سیالکوٹ، ص:۴۰

سید اشریف، ص: ۴۷، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۶۷، ۹۸،
۱۰۳، ۱۰۵، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۳، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۵،
۱۲۶، ۱۲۸، ۱۳۵، ۱۳۸، ۲۹۷

(ش)

شاملی، ص:۷۲
شاہ آباد (موضع)، ص:۱۰۵، ۱۱۰، ۱۱۲، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۳۹
شاہ پور، ص:۶۳
شاہی مسجد، ص:۴۴، ۶۰، ۶۱، ۶۵
شعبہ اردو، گورنمنٹ دیال سنگھ کالج، لاہور،
ص:۱۲۵
شعبہ عربی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ص:۱۰۲
شیخ سنز پبلشرز، لاہور، ص:۱۲۸

(ف)

فراش خانہ، دہلی (محلّہ)، ص:۱۰۳، ۱۰۷، ۱۳۶
فضل نور اکیڈمی، ص:۳۳، ۴۰
فیصل آباد، ص:۸۴، ۱۲۷

(ق)

قادر آباد، ص:۱۲۴

(ک)

کانپور، ص:۸۳
کانجو (سوات)، ص:۱۲۵

Marfat.com

کٹھالہ شیخاں، ص:۱۲۲
کچہری، کوتوالی، ص:۷۵
کراچی، ص: ۴۱، ۵۹، ۶۸، ۷۶، ۸۸، ۹۸، ۱۲۱، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۸، ۲۳۱
کردستان، ص:۸۴، ۸۵
کرنال، ص: ۴۹، ۷۱، ۱۰۵، ۱۰۹، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۲۰، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۳۶، ۱۳۸، ۱۳۹
کہروڑپکا، ملتان، ص:۱۲۵
کندھوال، ص:۶۲
کوٹ میاں سنگھ والا، ص:۴۵، ۶۱

(گ)

گجرات، ص:۳۳، ۴۰، ۵۳، ۱۲۴، ۱۲۹، ۱۷۳، ۲۹۷
گمتھلا، ص:۸۳
گنگوہ، ص: ۴۶، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۱۳۴
گوجرانوالہ، ص:۵۳، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۸
گورنمنٹ کالج، اجمیر، ص:۷۰

(ل)

لاہور، ص:۲۳، ۳۸، ۴۴، ۴۵، ۵۳، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۷۷، ۷۹، ۸۴، ۸۵، ۹۸، ۹۹، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۸، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۶۸، ۲۰۴، ۲۰۷، ۲۰۹، ۲۳۱، ۲۵۴، ۲۵۵
لدھیانہ، ص:۱۴، ۴۵، ۶۶، ۶۷، ۱۳۴
لکھنؤ، ص:۷۵، ۱۰۰

(م)

متحدہ پنجاب، ص:۵۳
مجیٹھا شریف، ص:۹۸، ۱۲۷
مدرسہ حسین بخش دہلی، ص: ۴۹، ۱۰۷، ۱۱۳، ۱۲۰، ۱۳۶
مدرسہ رحیمیہ، لاہور، ص: ۴۵، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۱۳۳
مدرسہ شاہی، ص:۷۵
مدرسہ عالیہ کلکتہ، ص:۸۳
مدرسہ عربیہ، مدرسہ علوم عالیہ نواب فیض اللہ خان، ص:۶۶، ۱۳۵
مدرسہ علوم عالیہ اسلامیہ توکلیہ، انبالہ شریف، ص:۱۳، ۱۱۳، ۱۲۰
مدرسہ علوم عالیہ اسلامیہ توکلیہ، سیدا شریف، ص:۱۳، ۱۱۱، ۱۲۰
مدرسہ علوم عالیہ اسلامیہ، کرنال، ص: ۴۹، ۱۱۳، ۱۲۰، ۱۳۶
مدرسہ فتح پوری، ص:۸۳

Marfat.com

مدرسہ مظاہر العلوم، سہارنپور، ص:۷۴
مدینہ منورہ، ص:۴۴، ۶۰، ۸۵، ۱۹۰، ۲۰۵، ۲۹۲، ۲۹۳
مڈھ رانجھا، ص:۴۴، ۱۳۳
مرادآباد، ص:۷۴، ۷۵، ۸۳، ۸۵
مسجد اقصیٰ، ص:۸۹، ۹۱، ۹۲
مسجد جوائی کنجری، ص:۶۲
مسجد شاہ عبدالرسول والی، ص:۲۱
مسجد نبویؐ، ص:۸۹، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۷
مظفر نگر، ص:۷۲
مکتبہ حسن سہیل، لاہور، ص:۶۴
مکتبہ نبویہ، ص:۶۰، ۲۰۷
مکہ مکرمہ، ص:۴۴، ۶۰، ۸۷، ۲۹۲
ملتان، ص:۱۲۳، ۱۲۵
منڈی، ص:۱۰۷
منڈی بہاؤ الدین، ص:۴۲، ۴۳، ۵۲، ۵۵، ۹۸، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۲۲، ۱۲۴، ۱۲۵، ۲۹۷
موتی بازار، ص:۶۲
موج پورہ (محلّہ)، ص:۴۵، ۶۷، ۱۳۴

(ن)

نندووال (موضع)، ص:۱۲۹

(ہ)

ہند، ص:۳۷
ہندوستان، ص:۵۳، ۶۸، ۷۴

(ی)

یونان، ص:۵۰، ۸۴، ۸۵

Marfat.com

حضرت مصنف سیّد محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت برکاتہ

Marfat.com

حضرت پروفیسر سیّد محمد توقیر احمد اظہر نقشبندی قادری علیہ الرحمة

۱۹۶۸ء — ۲۰۰۷ء

جن کے نام اس کتاب کا دوسرا انتساب ہے۔

Marfat.com